e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 43 Saturday , November 07 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۴۳) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۷-نومبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۶ جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

ہندوستان اور میانمار کے درمیان پہلی مشترکہ فوجی آفات سے نمٹنے کی مشق شروع

نئی دہلی،06 نومبر (یواین آئی) ہندوستان اور میانمار کی تینوں مسلح افواج کا پہلی مشترکہ انسانی امداد اور آفات سے متعلق راحتی مشق راحت مترچنئی میں شروع ہوگئی ہے۔وزارت دفاع نے جمعہ کو بتایا کہ جمعرات کو شروع ہونے والی دوروزہ اس مشق میں دونوں ممالک کے 300 سے زیادہ فوجی اہلکار حصہ لے رہے ہیں۔راحت متر مشق کا مقصد دونوں ممالک کی مسلح افواج کے درمیان تعاون، باہمی اعتماد اور تال میل کو فروغ دینا ہے۔ اس مشق کا موضوع انسانیت کے لیے ساتھ، شراکت داری سے مضبوطی ہے۔ہندوستانی بحریہ کے تال میل سے منعقد ہونے والی اس مشق میں تینوں مسلح افواج کے جوان اور افسران حصہ لے رہے ہیں۔اس کے تحت دونوں ممالک کے فوجی اہلکار اپنے تجربات کا تبادلہ کریں گے اور آفات کے وقت راحت اور بچاؤ کی کارروائیاں انجام دینے کی تیاریوں کو بہتر بنائیں گے۔

سپریم کورٹ کا ترون تیج پال کی سزا پر روک لگانے سے انکار

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے عصمت دری کے ایک معاملے میں 10 سال قید کی سزا کاٹ رہے صحافی اور تہلکہ میگزین کے سابق مدیر ترون تیج پال کو راحت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ عدالت نے ان کی سزا پر روک لگانے کی درخواست مسترد کرنے کے ساتھ ہی دیوالی کے دوران جیل سے باہر رہنے کی اپیل بھی خارج کردی۔تیج پال نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ انہیں دیوالی کے موقع پر کچھ دن جیل سے باہر رہنے کی اجازت دی جائے۔جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پرسنا بی ورالے پر مشتمل سپریم کورٹ کی بنچ نے تیج پال کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے یہ حکم دیا۔سماعت کے دوران گوا حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے ان کی درخواست کی مخالفت کی۔تیج پال اور گوا حکومت کے وکلا کے دلائل سننے کے بعد بنچ نے واضح کیا کہ وہ اس معاملے میں سزا پر روک لگانے کے حق میں نہیں ہے۔

4543 نومنتخب سب انسپکٹروں کو تقرری نامے تقسیم

شفاف اور غیر جانب دار بھرتی سے نوجوانوں کی صلاحیتوں کو ریاست کی ترقی میں بروئے کار لایا جارہا ہے: یوگی



لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ریاستی حکومت نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔شفاف، غیر جانب دار اور مقررہ وقت میں بھرتی کے عمل کے ذریعے ریاست کے نوجوانوں کی صلاحیتوں سے اترپردیش کی خوشحالی اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ترقی یافتہ اور خود کفیل ہندوستان کے عزم کو پورا کرنے میں مدد لی جارہی ہے۔وزیر اعلیٰ آج یہاں ریزرو پولیس لائنز میں اترپردیش پولیس کی مختلف وِنگز کے لیے منتخب 4543 سب انسپکٹروں کو تقرری نامے تقسیم کرنے کے بعد منعقدہ پروگرام سے خطاب کررہے تھے۔اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے نومنتخب سب انسپکٹروں کے ساتھ سیلفی بھی لی۔وزیر اعلیٰ نے نومنتخب امیدواروں کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ تقرری نامے حاصل کرنا ان کے اہل خانہ کے لیے بھی خوشی کا موقع ہے۔اس کے ساتھ ہی ریاست کے شہریوں کو اپنی حفاظت کے حوالے سے ایک نیا اعتماد حاصل ہورہا ہے۔دھن تیرس کے مبارک موقع پر تقرری ناموں کی تقسیم کو انہوں نے نوجوانوں اور ان کے اہل خانہ کے لیے دیوالی کا تحفہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ نوجوان اپنی صلاحیتوں، توانائی، محنت اور جدوجہد سے ریاست کے عوام کو فائدہ پہنچائیں گے تو اس سے ریاست کی معیشت کو بھی رفتار ملے گی اور لوگوں کی زندگیوں میں خوش حالی آئے گی۔وزیر اعلیٰ نے نومنتخب سب انسپکٹروں سے توقع ظاہر کی کہ وہ اترپردیش پولیس کو عام لوگوں کے اعتماد کی علامت بنائیں۔ ہر شہری کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے اور کسی بھی شخص کو خود کو نظرانداز کیا ہوا محسوس نہیں ہونا چاہیے۔غریب، مظلوم اور محروم شخص جب اپنی شکایت لے کر پولیس افسر کے پاس پہنچے تو اس کی تکلیف کے تئیں پولیس اہلکار کی حساسیت نمایاں ہونی چاہیے۔ پولیس کی ہمدردی غریب، مظلوم اور محروم افراد کے ساتھ ہونی چاہیے، جب کہ سخت مجرموں اور مافیا کے خلاف ہونی چاہیے۔کوئی بھی قصوروار کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو، اسے قانون کے دائرے میں لانا پولیس کا عزم ہونا چاہیے۔قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے اور قانون کی حکمرانی کو چیلنج کرنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عوام کا اعتماد حاصل کرنا سب سے بڑا چیلنج ہے۔جس پولیس اہلکار یا افسر نے عوام کا اعتماد حاصل کرلیا، اس نے سب سے بڑا سرمایہ حاصل کرلیا۔نومنتخب سب انسپکٹر اپنے کردار، حساسیت، غیر جانب داری اور کام کے طریقہ کار سے یہ اعتماد قائم کریں۔ زندگی میں ملنے والی ذمہ داری کو پوری لگن اور بہترین انداز میں نبھانا چاہیے۔ انسان کو اپنے عزم کے ساتھ بغیر رکے، بغیر جھکے اور بغیر ڈگمگائے آگے بڑھتے رہنا چاہیے۔ اترپردیش پولیس نے گزشتہ ساڑھے نو برسوں میں اسی جذبے کے ساتھ کام کیا ہے۔اترپردیش پولیس کی نئی شناخت کو مزید مؤثر انداز میں آگے بڑھانے کے لیے نومنتخب سب انسپکٹروں کو اپنے کام سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ پولیس عوام کی حفاظت، انصاف اور اعتماد کی مضبوط بنیاد ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اترپردیش پولیس کی مختلف وِنگز کو نئے سب انسپکٹر ملنے سے پولیس فورس کی صلاحیت اور کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔ آج تقرری نامے حاصل کرنے والے 4543 نومنتخب سب انسپکٹروں میں شہری پولیس کے 3394 مرد سب انسپکٹر، 848 خواتین سب انسپکٹر، پی اے سی کے 135 مرد پلاٹون کمانڈر/سب انسپکٹر (مسلح پولیس)، خصوصی حفاظتی دستے کے 60 مرد پلاٹون کمانڈر/سب انسپکٹر اور خواتین بٹالین کے لیے شہری پولیس کی 106 خواتین سب انسپکٹر شامل ہیں۔تربیت کے دوران انہیں پولیس کے روایتی طریقۂ کار کے ساتھ ساتھ جدید قوانین اور تکنیکی موضوعات کی بھی معلومات فراہم کی جائیں گی۔ تربیت میں تین نئے فوجداری قوانین، سائبر سکیورٹی، مصنوعی ذہانت (آرٹیفیشل انٹیلی جنس) اور ڈرون ٹیکنالوجی جیسے موضوعات شامل کیے جائیں گے۔ریاست میں جدید ترین سہولتوں سے آراستہ تربیتی مراکز تیار کیے گئے ہیں۔نومنتخب امیدواروں کو تربیت کے دوران ان جدید وسائل سے فائدہ حاصل ہوگا۔تربیت مکمل کرنے کے بعد وہ اپنی کارکردگی، نظم وضبط اور جذبۂ خدمت سے ایک نئی شناخت قائم کریں۔ بدلتے وقت کے چیلنجوں کے مطابق پولیس فورس کو تکنیکی طور پر اہل بنانا ضروری ہے۔جرائم کے نئے طریقوں سے نمٹنے کے لیے پولیس افسران کو جدید ٹیکنالوجی اور نئے قوانین کی معلومات ہونی چاہیے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت سرکاری بھرتیوں کا عمل شفاف، غیر جانب دار اور مقررہ وقت میں مسلسل مکمل کررہی ہے۔انہوں نے نومنتخب امیدواروں سے پوچھا کہ کیا انتخابی عمل کے دوران کسی کو سفارش، لین دین یا کسی بھی طرح کے دباؤ کا سامنا کرنا پڑا؟ نومنتخب امیدواروں نے ایک آواز میں جواب دیا کہ نہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھرتی کے عمل میں کسی بھی طرح کی سفارش، اقربا پروری، امتیاز یا بے ضابطگی کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔آج ریاست میں اہلیت اور میرٹ کی بنیاد پر ریزرویشن کے ضابطوں پر عمل کرتے ہوئے انتخاب کیا جارہا ہے۔ریاست کے ہر ضلع کے نوجوانوں کو یکساں مواقع مل رہے ہیں۔سال 2012 سے 2017 اور اس سے پہلے کی حکومتوں کے دورِ اقتدار میں بھرتی کے عمل میں بے ضابطگیوں کے متعدد معاملات سامنے آئے۔ نوجوانوں کی زندگیوں سے کھلواڑ کرنے والے بدعنوان لوگوں کی جائیدادیں ضبط کی جانی چاہئیں، تاکہ مستقبل میں کوئی بھی بھرتی کے عمل میں بے ضابطگی کرنے کی ہمت نہ کرسکے۔سال 2017 میں ریاست میں پولیس کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ عہدے خالی تھے۔موجودہ حکومت نے بھرتی کا عمل شفاف طریقے سے مکمل کرتے ہوئے خالی عہدوں کو پُر کرنے کا کام کیا ہے۔

ایس آئی آر: حذف ووٹرس کو جوڑنے کے لیے

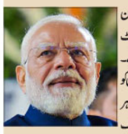
دہلی و مہاراشٹر سمیت 7 ریاستوں میں چلے گی خصوصی مہم

الیکشن کمیشن کی ہدایت، بی ایل او گھر گھر پہنچ کر ووٹروں کی تصدیق کریں گے



نئی دہلی۔ ہندوستان کے الیکشن کمیشن (ECI) نے چھ ریاستوں بی مہاراشٹر، ہریانہ، آندھرا پردیش، جھارکھنڈ، تلنگانہ اور ناگالینڈ بی اور مرکز کے زیر انتظام علاقے دہلی کے چیف الیکشن افسران (CEOs) کو ہدایت دی ہے کہ وہ ان ووٹروں کو ایک اور موقع دیں، جن کے نام خصوصی گہری نظرثانی (SIR) کے عمل کے دوران ووٹر فہرست کے مسودے میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ 6 نومبر کے ایک خط میں کمیشن نے کہا ہے کہ جن ووٹروں کو 'اینومیریشن فارم' (گنتی کا فارم) جاری کیے گئے تھے، لیکن بعد میں انہیں ASDD (غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ یا ڈپلیکیٹ) قرار دے کر ووٹر فہرست سے خارج کر دیا گیا تھا، انہیں حتمی ووٹر فہرست میں شامل ہونے کے لیے اپنے فارم دوبارہ جمع کرنے کی اجازت دی جائے گی۔کمیشن کے مطابق یہ ووٹر اپنے موجودہ معمول کے رہائشی پتے سے متعلق الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر (ERO) یا اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر (AERO) کے پاس مکمل طور پر پُر کیا ہوا اینومیریشن فارم جمع کرا سکتے ہیں۔ان ہدایات کے تحت ASDD زمروں میں نشان زد ووٹروں کی بوتھ وار فہرست متعلقہ پولنگ مراکز، پنچایت بھونوں اور شہری بلدیاتی اداروں کے دفاتر کے نوٹس بورڈ پر دوبارہ آویزاں کی جائے گی۔اس کے ساتھ ہی یہ فہرستیں متعلقہ چیف الیکشن افسران کی ویب سائٹوں پر قابلِ مطالعہ پی ڈی ایف فارمیٹ میں بھی اپ لوڈ کی جائیں گی۔ ان فہرستوں میں ووٹر فہرست کے مسودے میں ووٹروں کے نام شامل نہ ہونے کی ممکنہ وجوہات بھی درج ہوں گی۔ای سی آئی نے ضلع الیکشن افسران اور الیکشن رجسٹریشن افسران کو یہ بھی ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے ECINET ڈیش بورڈ کے ذریعے جزوی طور پر پُر کیے گئے اینومیریشن فارم نئے سرے سے تیار کریں۔ بوتھ لیول افسران (BLOs) کو ہدایت دی جائے گی کہ وہ متعلقہ ووٹروں سے رابطہ کریں اور ان تک یہ فارم پہنچانا یقینی بنائیں۔اس مقصد کے لیے فارم براہِ راست فراہم کیے جاسکتے ہیں یا جہاں رابطے کی تفصیلات دستیاب ہوں، وہاں واٹس ایپ، ای میل یا ایس ایم ایس کے ذریعے بھی بھیجے جاسکتے ہیں۔جن ووٹروں کے نام فہرست سے خارج کر دیے گئے ہیں، وہ اپنے اسی EPIC نمبر کا استعمال کرتے ہوئے ای سی آئی کی ویب سائٹ یا ECINET ایپ کے ذریعے فارم ڈاؤن لوڈ کر کے پُر کر سکتے ہیں۔کمیشن نے ان ووٹروں کے لیے الگ الگ طریقۂ کار طے کیا ہے جنہوں نے اپنی رہائش تبدیل نہیں کی ہے اور ان کے لیے بھی جنہوں نے اسی ریاست کے اندر اپنا رہائشی مقام تبدیل کرلیا ہے۔

وزیر اعظم نے ملک کے عوام کو دھن تیرس کی مبارک باد دی



نئی دہلی، 6 نومبر (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو ملک کے عوام کو دھن تیرس کی دلی مبارک باد دی۔انہوں نے بھگوان دھنونتری کا آشیرواد لیتے ہوئے ہر گھر میں خوشی، امن، خوشحالی اور اچھی صحت کی پرارتھنا کی۔وزیر اعظم مسٹر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے پیغام میں امید ظاہر کی کہ بھگوان دھنونتری کی کرپا سے سب کی زندگی میں خوشی، امن اور اچھی صحت برقرار رہے۔ انہوں نے یہ بھی پرارتھنا کی کہ ہر خاندان میں جوش و خروش اور خوشی کا چراغ ہمیشہ روشن رہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ میرے تمام ہم وطنوں کو دھن تیرس کی دلی مبارک باد۔بھگوان دھنونتری کی کرپا سے سب کی زندگی میں خوشی، امن اور بہترین صحت کی روشنی ہمیشہ قائم رہے۔ ہر خاندان میں جوش و خروش اور خوشی کا چراغ ہمیشہ روشن رہے۔انہوں نے تہوار کی مبارک باد کے ساتھ بھگوان دھنونتری سے منسوب ایک سنسکرت پرارتھنا بھی شیئر کی۔ ہندو روایت میں بھگوان دھنونتری کو دیو یا ویدیا اور آیوروید اور طب کا دیوتا مانا جاتا ہے۔نمامی دھنونتریم آدی دیوم سے شروع ہونے والی اس پرارتھنا میں بھگوان دھنونتری کو دیوتاؤں اور اسوروں کے ذریعے پوجے جانے والے اولین دیوتا کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اتراکھنڈ پہلا پڑاؤ ہوگا: امت شاہ

ریاستی یوم تاسیس پر 1475 کروڑ کی 62 ترقیاتی اسکیموں کا افتتاح، سنگ بنیاد



دہرادون، 6 نومبر (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ و امدادِ باہمی امت شاہ نے جمعہ کو کہا کہ 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے سفر میں اتراکھنڈ پہلا پڑاؤ ثابت ہوگا۔امت شاہ نے آج اتراکھنڈ کے دارالحکومت دہرادون کے پریڈ گراؤنڈ میں منعقدہ ریاستی یومِ تاسیس کی تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے ریاست کی ترقی سے متعلق 1475 کروڑ روپے کی لاگت والی 62 ترقیاتی اسکیموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔انہوں نے اتراکھنڈ فلم پالیسی کے تحت اعلان کردہ لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ کے علاوہ مختلف شخصیات کو اتراکھنڈ گورو سمان※ اور وزیر اعلیٰ ریاستی بہادری ایوارڈ برائے اطفال※ بھی پیش کیے۔امت شاہ نے کہا کہ اتراکھنڈ کا یومِ تاسیس فخر، کامیابی اور عزم کے طور پر منایا جارہا ہے۔ فخر اس بات کا ہے کہ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے اتراکھنڈ ریاست کی تشکیل کی۔کامیابی اس پیش رفت کا نام ہے جو وزیر اعظم نریندر مودی اور ریاست کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی قیادت میں ترقی یافتہ اتراکھنڈ کی تعمیر کے لیے کی جارہی ہے، جبکہ عزم ریاست کے ثقافتی ورثے اور ماحولیات کے تحفظ کا ہے۔مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ بہادری اتراکھنڈ کے عوام کی پہچان رہی ہے۔نئی نسل کو ویر انگنا تیلو راوتیلی، ویر مادھو سنگھ بھنڈاری، وکٹوریہ کراس یافتہ دربان سنگھ نیگی اور گبر سنگھ نیگی، ویر چندر سنگھ گڑھوالی اور جنرل بپن راوت کے نقش قدم پر چلنے کا عزم کرنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ ان کا تعلق گجرات سے ہے، جہاں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ چار دھام کی یاترا کے بغیر انسان کو نجات حاصل نہیں ہوتی۔ آج انہیں بھگوان بدری وشال، بابا کیدارناتھ، گنگوتری، یمونوتری، سکھوں کے مقدس تیرتھ استھل ہیم کنڈ صاحب اور کمبھ نگری ہریدوار کی مقدس سرزمین، دیو بھومی آنے کا موقع ملا ہے۔سابق وزیر اعظم بھارت رتن آنجہانی اٹل بہاری واجپائی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اٹل جی نے اتراکھنڈ ریاست کی تشکیل کر کے ریاستی تحریک کے کارکنوں کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کیا، جبکہ آج وزیر اعظم نریندر مودی اتراکھنڈ کو ترقی کی نئی بلندیوں تک پہنچانے کا کام کررہے ہیں۔مرکزی وزیر نے کہا کہ گزشتہ دس برسوں کے دوران اتراکھنڈ کی ترقی کی رفتار میں تیزی آئی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس تقریب میں مختلف شعبوں کی ممتاز شخصیات کو اعزازات سے نوازا جارہا ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ریاستی حکومت ترقی کے سفر میں تعاون کرنے والے ہر فرد کی خدمات کا اعتراف کرتی ہے۔

مظفر نگر فسادات: مسجد میں توڑ پھوڑ اور آتشزنی کے مقدمہ میں ثبوت کی عدم دستیابی پر پانچ افراد بری

مظفرنگر: ایک وکیل نے جمعہ کے روز بتایا کہ ایک مقامی عدالت نے عدم ثبوت کی بنا پر 2013 کے مظفر نگر فسادات کے دوران ایک مسجد اور ایک رہائشی مکان میں توڑ پھوڑ اور آتشزنی سے متعلق 13 سال پرانے مقدمے میں پانچ افراد کو بری کر دیا ہے۔سرکاری وکیل نریندر شرما کے مطابق، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج وجے کمار نے جمعرات کو انوج، اروند، نیتو، انکت اور رام کمار کو بری کرتے ہوئے ریمارکس دیے کہ استغاثہ ملزمان کے خلاف الزامات ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔شرما نے بتایا کہ اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) نے بھورا کلاں تھانے کی حدود میں واقع موضع متھ بھر میں 8 ستمبر 2013 کو پیش آنے والے واقعے کی تفتیش کے بعد ان پانچوں ملزمان کے خلاف فردِ جرم داخل کی تھی۔ملزمان پر الزام تھا کہ انہوں نے فسادات کے دوران مسجد میں توڑ پھوڑ کی، اسے نذر آتش کیا اور اس عبادت گاہ میں جمع شدہ تقریباً ایک لاکھ روپے نقدی لوٹ لیے۔متاثرہ شخص شہاب الدین کی جانب سے درج کرائی گئی شکایت کے مطابق، ۵۰ سے زائد افراد نے مبینہ طور پر مسجد میں توڑ پھوڑ کر کے اسے آگ لگادی تھی۔

او بی سی کریمی لیئر کے تعین پر سپریم کورٹ کا مرکز کو جھٹکا

والدین کی تنخواہ اور زرعی آمدنی کو تنہا بنیاد نہیں بنایا جاسکتا، 11 مارچ کا فیصلہ برقرار



نئی دہلی۔او بی سی ریزرویشن میں کریمی لیئر طے کرنے کے معیار کو لے کر سپریم کورٹ نے مرکز کی مودی حکومت کو بڑا جھٹکا دیا ہے۔عدالت نے مرکزی حکومت کی درخواست خارج کرتے ہوئے 11 مارچ 2026 کو دیے گئے اپنے فیصلے کو برقرار رکھا ہے۔ جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آر مہادیون کی بنچ نے واضح کیا کہ کریمی لیئر کا تعین کرنے کے لیے والدین کی تنخواہ اور زراعت سے ہونے والی آمدنی کو تنہا بنیاد نہیں بنایا جاسکتا۔سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو ہدایت دی ہے کہ سول سروس امتحان پاس کرنے کے باوجود محکمۂ عملہ وتربیت (ڈی او پی ٹی) کی جانب سے غلط طریقے سے تقرری سے محروم کیے گئے اہل امیدواروں کو تقرری دی جائے۔ان میں آئی اے ایس، آئی پی ایس، آئی آر ایس سمیت دیگر مرکزی خدمات کے لیے منتخب امیدوار شامل ہیں، جو عدالت کے مقرر کردہ معیار کے تحت او بی سی نان کریمی لیئر کے اہل پائے جاتے ہیں۔عدالت کے حکم کے بعد اس معاملے کی پیروی کرنے والے وکیل ششانک رتنوں نے اسے او بی سی طبقے کی بڑی جیت قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ اس سے تقریباً ایک دہائی سے جاری ناانصافی کا خاتمہ ہوا ہے۔دراصل یہ تنازعہ ان او بی سی امیدواروں سے متعلق ہے، جنہوں نے سول سروس امتحان پاس کیا تھا، لیکن ان کے والدین کی تنخواہ کو کریمی لیئر طے کرنے کی بنیاد بنا کر انہیں او بی سی نان کریمی لیئر کا فائدہ دینے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ ان امیدواروں کے والدین سرکاری شعبے کے اداروں (پی ایس یو)، بینکوں اور نجی اداروں میں کام کرتے تھے۔محکمۂ عملہ وتربیت نے ان کی تنخواہ اور آمدنی کی بنیاد پر کریمی لیئر کا تعین کیا تھا۔اس کے نتیجے میں کچھ امیدواروں کو او بی سی ریزرویشن کے تحت خدمات الاٹ نہیں کی گئیں۔امیدواروں نے اس فیصلے کو چیلنج کیا۔مرکزی انتظامی ٹریبونل کے علاوہ مدراس، دہلی اور کیرالہ ہائی کورٹ سے بھی انہیں راحت ملی۔اس کے بعد مرکزی حکومت نے ان احکامات کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا۔ 11 مارچ 2026 کو سپریم کورٹ نے 'یونین آف انڈیا بنام روہت ناتھن' معاملے میں مرکزی حکومت کی اپیل خارج کر دی تھی۔ جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آر مہادیون کی بنچ نے کہا تھا کہ او بی سی کریمی لیئر کا تعین صرف آمدنی کی بنیاد پر نہیں کیا جاسکتا۔ عدالت نے 1993 کے سرکاری آفس میمورنڈم اور 2004 کے وضاحتی خط کی تشریح کرتے ہوئے کہا تھا کہ والدین کی تنخواہ اور زرعی زمین سے ہونے والی آمدنی کو آمدنی و دولت کے معیار کے تحت دیگر آمدنی کے ساتھ جوڑ کر کریمی لیئر کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ بنچ نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ والدین کے عہدے اور ان کی ملازمت کے زمرے کی اہمیت ہے۔سرکاری ملازمین، سرکاری شعبے کے اداروں (پی ایس یو) اور نجی شعبے میں کام کرنے والے ملازمین کے بچوں کے لیے الگ الگ معیار اپنا کر یکساں صورت حال رکھنے والے امیدواروں کے ساتھ امتیاز نہیں کیا جاسکتا۔قابل ذکر ہے کہ 11 مارچ کے فیصلے کے بعد مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ میں وضاحت اور تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہوئے درخواست دائر کی تھی۔حکومت کا موقف تھا کہ اس فیصلے کو پرانی اور پہلے ہی مکمل ہوچکی تقرریوں پر نافذ کرنے سے انتظامی اور ملازمت سے متعلق پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔مرکز نے فیصلہ پر عمل درآمد کے لیے اضافی وقت اور اس کے اثرات کے بارے میں وضاحت طلب کی تھی۔حکومت کو خدشہ تھا کہ اس سے پرانے انتخاب، خدمات کی الاٹمنٹ، کیڈر اور سینیارٹی سے متعلق معاملات متاثر ہوسکتے ہیں، لیکن سپریم کورٹ نے 11 مارچ کے اپنے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے مرکزی حکومت کی درخواست خارج کر دی ہے۔ بہرحال، سپریم کورٹ کے تازہ فیصلہ سے ان او بی سی امیدواروں کو راحت مل سکتی ہے، جنہوں نے سول سروس امتحان پاس کیا، لیکن والدین کی تنخواہ کو کریمی لیئر کی بنیاد بنائے جانے کے سبب انہیں تقرری یا خدمات کی الاٹمنٹ نہیں ملی۔ سپریم کورٹ نے پہلے ہی ہدایت دی تھی کہ مقررہ معیار کے تحت نان کریمی لیئر کے اہل پائے جانے والے امیدواروں کو جگہ دینے کے لیے ضرورت پڑنے پر اضافی یعنی سپر نیومیری عہدے بھی تخلیق کیے جائیں۔اس کے لیے اہلیت کی دیگر شرائط پوری کرنا بھی ضروری ہوگا۔

وسط مدتی انتخابات کے بعد ٹرمپ انتظامیہ کو پہلا بڑا جھٹکا

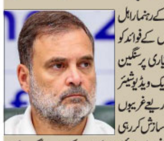
ہندوستانی نژاد ہرمیت ڈھلون نے شہری حقوق ڈویژن کے سربراہ کے عہدے سے استعفیٰ دیا



واشنگٹن۔امریکہ میں وسط مدتی انتخابات میں ریپبلکن پارٹی کی شرمناک شکست کے بعد صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ میں ہلچل دیکھنے کو مل رہی ہے۔ٹرمپ انتظامیہ میں استعفوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے، جس نے برسر اقتدار طبقہ کے لیے مشکل حالات پیدا کر دیے ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہندوستانی نژاد امریکی اسسٹنٹ اٹارنی جنرل ہرمیت ڈھلون نے امریکی محکمہ انصاف کے شہری حقوق ڈویژن کے سربراہ کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ہرمیت امریکہ میں وسط مدتی انتخابات کے بعد ٹرمپ انتظامیہ چھوڑنے والی پہلی سینئر افسر ہیں۔اٹارنی جنرل ٹاڈ بلانش نے 5 نومبر کو ہرمیت ڈھلون کے استعفیٰ کی تصدیق کی۔سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے بلانش نے کہا کہ ڈھلون نے پورے عزم و حوصلہ کے ساتھ شہری حقوق ڈویژن کی قیادت کی۔ٹاڈ بلانش نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ انہوں نے ہر امریکی کی شہری آزادیوں کا تحفظ کیا اور کسی خوف یا جانبداری کے بغیر قانون نافذ کیا۔محکمہ ان کی وقف شدہ عوامی خدمات کے لیے شکرگزار ہے اور ان کی آئندہ کوششوں میں کامیابی کی خواہش کرتا ہے۔قابل ذکر ہے کہ ہرمیت ڈھلون نے اپریل 2025 میں یہ عہدہ سنبھالا تھا اور تقریباً 18 ماہ تک اس ذمہ داری کو نبھایا۔انہوں نے واضح کیا ہے کہ عہدہ چھوڑنے کا فیصلہ انہوں نے انتخابی نتائج آنے سے پہلے ہی کرلیا تھا۔ ہرمیت نے بتایا کہ تقریباً 3 ہفتہ قبل انہوں نے استعفیٰ دینے کی خواہش ظاہر کی تھی، لیکن وائٹ ہاؤس کی چیف آف اسٹاف سوسی وائلز نے ان سے وسط مدتی انتخابات تک عہدے پر برقرار رہنے کی درخواست کی تھی۔واضح رہے کہ چنڈی گڑھ کے ایک پنجابی سکھ خاندان میں پیدا ہونے والی ہرمیت ڈھلون کا خاندان پہلے لندن گیا اور بعد میں امریکہ میں آباد ہوگیا۔صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی قریبی معاون ہرمیت نے محکمہ انصاف میں تقرری سے پہلے سان فرانسسکو میں کئی سال تک اپنی قانونی فرم چلائی۔

سرکاری اسکیموں کے فوائد کو ووٹر شناختی کارڈ سے جوڑنا

جمہوریت اور غریبوں کے حقوق پر حملہ: راہل گاندھی



نئی دہلی، 6 نومبر (یواین آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی نے مرکزی حکومت کی جانب سے سرکاری اسکیموں کے فوائد کو آدھار کارڈ کے بجائے ووٹر شناختی کارڈ سے جوڑنے کی تیاری پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔انہوں نے مرکزی وزیر للن سنگھ کی ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ مودی حکومت ووٹر لسٹ کے ذریعے غریبوں کے حقوق کو کنٹرول کرنے اور جمہوری نظام کو کمزور کرنے کی سازش کررہی ہے۔مسٹر گاندھی نے کہا کہ ووٹر لسٹ سے خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کے نام پر کروڑوں لوگوں کے نام کاٹے جارہے ہیں اور اگر اسے نہیں روکا گیا تو مستقبل میں مزید لوگوں کے نام ہٹا دیے جائیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بنیادی طور پر ان لوگوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے، جن میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کے خلاف ناراضگی ہے۔مسٹر گاندھی نے الیکشن کمیشن کی غیر جانب داری پر سوال اٹھاتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر بی جے پی کے ساتھ ملی بھگت اور ووٹ چوری میں ملوث ہونے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی ووٹر لسٹ تیار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، جس میں بی جے پی کی اکثریت یقینی ہو اور مستقبل میں اسی فہرست کی بنیاد پر سرکاری اسکیموں کے فوائد بھی طے کیے جائیں۔

دہلی فسادات 2020: کرکرڈوما کورٹ سے چھ مسلمان باعزت بری



نئی دہلی، 6 نومبر 2026: دہلی فسادات 2020 سے متعلق ایک مقدمے میں کرکرڈوما عدالت نے چھ ملزمان کو تمام الزامات سے بری کر دیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ پولیس عملہ ملزمان کے خلاف پیش کیے گئے ثبوتوں کو قانونی طور پر درست ثابت نہیں کرسکا۔یہ فیصلہ 5 نومبر کو ایڈیشنل سیشن جج، شمال مشرقی ضلع، کرکرڈوما عدالت نے سنایا۔یہ مقدمہ تھانہ نیو عثمان پور میں درج ایف آئی آر نمبر 2020/87 سے متعلق تھا۔ اس میں محمد مکرم، ناصر عرف ارباز، محمد نعیم، امان عباس، گلو عرف ارشد زیدی اور شعیب کو بری کیا گیا ہے۔ایک دیگر ملزم عمران کی وفات کے بعد اس کے خلاف مقدمے کی کارروائی پہلے ہی ختم کردی گئی تھی۔قابل ذکر ہے کہ اس مقدمے میں محمد مکرم کی قانونی پیروی صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی قیادت میں جمعیۃ علماء ہند کے لیگل سیل کی جانب سے ایڈوکیٹ سلیم ملک نے کی۔عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ پولیس کا مقدمہ بنیادی طور پر ایک زخمی گواہ کی گواہی اور سی سی ٹی وی فوٹیج پر مبنی تھا۔ پولیس نے اسی فوٹیج کی مدد سے ملزموں کی شناخت کرائی تھی، لیکن عدالت نے پایا کہ فوٹیج کے ساتھ پیش کیا گیا قانونی سرٹیفکیٹ درست نہیں تھا۔اس کے علاوہ پولیس یہ بھی ثابت نہیں کرسکی کہ فوٹیج کو محفوظ رکھنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے دوران قانونی طریقہ کار پر پوری طرح عمل کیا گیا تھا۔عدالت نے اسی وجہ سے سی سی ٹی وی فوٹیج کو ثبوت کے طور پر قبول نہیں کیا۔چونکہ گواہ نے بھی ملزموں کی شناخت اسی ویڈیو کی بنیاد پر کی تھی، اس لیے اس کی گواہی کو ملزمان کے خلاف کافی ثبوت نہیں مانا گیا۔عدالت نے استغاثہ کی جانب سے الزامات ثابت نہ ہونے پر تمام چھ ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کردیا۔عدالت نے یہ بھی کہا کہ اکثر تفتیشی افسران کو الیکٹرانک ثبوت پیش کرنے کے قانونی طریقے کی پوری معلومات نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے اہم ثبوت بھی عدالت میں قبول نہیں ہوپاتے۔عدالت نے دہلی پولیس کمشنر کو فیصلے کی نقل بھیجنے کی ہدایت دی ہے، تاکہ تفتیشی افسران کو سی سی ٹی وی فوٹیج اور دیگر الیکٹرانک ثبوت جمع کرنے اور عدالت میں پیش کرنے کے قانونی طریقوں کی تربیت دی جاسکے۔

عدالت نے مشورہ دیا کہ افسران کو دوبارہ تربیت دی جائے۔ جمعیۃ علماء ہند کی قانونی کوششوں سے اب تک 153 باعزت بری

ٹرمپ کی ایران کو مزید حملوں کی دھمکی، سفارتی کوششیں بھی تیز

قطر کی ثالثی میں جوہری معاہدے پر بات چیت جاری



قطر، 6 نومبر (یواین آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ ایران کو تباہ کرنا نہیں چاہتے تاہم انہوں نے مزید حملوں کا حکم دینے کا امکان بھی مسترد نہیں کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس بارے میں فیصلہ جلد ہی سامنے آجائے گا۔ یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب واشنگٹن اور تہران ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق تجاویز کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ٹرمپ نے جمعرات کو یہ بیان امریکہ میں وسط مدتی انتخابات میں ریپبلکن پارٹی کی بھاری شکست کے دو دن بعد دیا۔ ٹرمپ اور نائب صدر جے ڈی وینس نے اس انتخابی نقصان کی ایک وجہ ایران کے خلاف غیر مقبول جنگ اور اس کے معاشی اثرات کو بھی قرار دیا ہے۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنے کے لیے فوجی کارروائی کو ایک تاریخی مہم قرار دے کر اس کا دفاع کیا تھا، تاہم انتخابات کے بعد انہیں سخت تنقید اور سوالات کا سامنا ہے۔ ٹرمپ نے البتہ عوامی طور پر ان کی حمایت کی ہے۔ دھمکی آمیز بیانات کے ساتھ ہی سفارتی سرگرمیاں بھی تیز ہوگئی ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے جمعرات کو پانچ عہدیداروں کے حوالے سے بتایا کہ ان میں دو ایرانی اور ایک امریکی عہدیدار بھی شامل ہیں، تہران قطر کی قیادت میں ثالثوں کی جانب سے پیش کردہ ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق ٹھوس تجاویز کا جائزہ لے رہا ہے۔ ایک سینئر ایرانی عہدیدار نے بھی انکشاف کیا کہ واشنگٹن قطر کے ذریعے تہران کی بھیجی گئی جوہری تجویز کا جائزہ لے رہا ہے۔ تاہم ان کے مطابق بات چیت اسی صورت میں ہوگی جب امریکہ ایران کے اگست میں پیش کردہ سات مطالبات پر غور کرے گا۔ ان مطالبات میں جنگ سے ہونے والے نقصانات کا معاوضہ، منجمد ایرانی اثاثوں کی واپسی، پابندیوں کا خاتمہ، امریکی بحری ناکہ بندی ختم کرنا، خطے سے امریکی فوجیوں کا انخلا، ایران اور اس کے اتحادیوں بشمول حزب اللہ کے خلاف جنگ کا مستقل خاتمہ اور ایران کو دوبارہ دھمکی نہ دینے کی ضمانت شامل ہیں۔ وائٹ ہاؤس میں جمعرات کو جب ٹرمپ سے ایرانی مذاکرات کاروں کی جانب سے تجاویز کا جائزہ لینے سے متعلق اطلاعات پر سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا وہ ہماری منظوری کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ انہوں نے مزید کہا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کس چیز کا جائزہ لے رہے ہیں۔ انہیں جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیا جائے گا۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ امریکہ ایران میں اپنی مرضی کی ہر چیز پر کنٹرول رکھتا ہے اور ملک کو دوبارہ تعمیر کرنے میں 25 سال لگیں گے۔ انہوں نے کہا اب ہم فیصلہ کریں گے کہ آیا ہمیں مزید آگے بڑھ کر اس بات کی تصدیق کرنی ہے کہ ایسا دوبارہ کبھی نہیں ہوگا۔ ٹرمپ نے مزید کہا، اگر ممکن ہوا تو میں باقی ملک کو تباہ نہیں کرنا چاہوں گا، لیکن شاید مجھے ایسا کرنا پڑے۔ آپ کو جلد ہی معلوم ہوجائے گا۔ ادھر قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد آل ثانی نے جمعرات کو ٹرمپ سے ٹیلی فون پر بات چیت کی، جس میں خطے میں کشیدگی کم کرنے کے لیے سفارتی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ قطر کے ایک بیان کے مطابق، دونوں رہنماؤں نے ایران کے ساتھ جامع معاہدہ طے کرانے اور علاقائی بحران ختم کرنے کے لیے دوحہ کی ثالثی کی کوششوں پر گفتگو کی۔ قطری امیر نے کشیدگی میں مزید اضافے کو روکنے، آبنائے ہرمز میں بحری آمدورفت کی آزادی برقرار رکھنے اور توانائی کی فراہمی کو محفوظ بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بھی جمعرات کو اپنے اماراتی ہم منصب شیخ عبداللہ بن زاید سے علاقائی صورت حال اور سفارتی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا۔ عراقچی کے ٹیلی گرام چینل پر جاری بیان میں یہ اطلاع دی گئی۔ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو ایران کے خلاف فوجی کارروائی شروع کی تھی، جس میں ایرانی قیادت، بیلسٹک میزائلوں اور جوہری پروگرام کو نشانہ بنایا گیا۔ اس شدید حملے میں ایران کے متعدد اعلیٰ سیاسی اور فوجی رہنما ہلاک ہوگئے تھے۔ اس حملے کے جواب میں تہران نے اسرائیل اور عرب ممالک پر حملے کیے اور آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کردی، جہاں سے دنیا کی تقریباً پانچویں حصے کی تیل کی ترسیل ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں عالمی توانائی کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ اپریل میں غیر یقینی جنگ بندی نافذ ہونے کے کچھ ہی عرصے بعد واشنگٹن نے ایرانی بندرگاہوں کی اپنی ناکہ بندی کردی، جس کے بعد ایران پر اسرائیلی فضائی حملے بڑی حد تک رک گئے۔ تاہم آبنائے ہرمز پر کنٹرول کے معاملے میں امریکی اور ایرانی افواج کے درمیان وقفے وقفے سے جھڑپیں جاری ہیں۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق، آج اسلامی جمہوریہ کی نیم فوجی تنظیم پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) نے دعویٰ کیا کہ دو تیل بردار جہاز آبنائے ہرمز سے غیر مجاز راستوں سے گزرنے کی کوشش کے دوران بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے، جس کے بعد ان میں آگ لگ گئی۔

حوثیوں کے 51 ارب ڈالر معاوضے کے مطالبے کی سعودی عرب نے تردید کی

وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ من گھڑت قرار، ریاض کا سخت ردعمل



ریاض، 6 نومبر (یواین آئی) سعودی عرب نے امریکی اخبار دی وال اسٹریٹ جرنل (ڈبلیو ایس جے) کی اس رپورٹ کو مسترد کردیا ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ یمن کی حوثی تحریک نے جنگ بندی کے لیے 51 ارب ڈالر معاوضے اور ملک کی حکمراں اتھارٹی کے طور پر باضابطہ تسلیم کیے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اخبار نے جمعرات کو بات چیت سے واقف نامعلوم ذرائع کے حوالے سے بتایا تھا کہ ریاض نے تنازع کے خاتمے کی شرائط پر غور کرنے کے لیے ایران کی حمایت یافتہ حوثی تحریک سے رابطہ کیا تھا۔ ان مذاکرات میں سرحدی جھڑپوں، بحیرہ احمر میں بحری جہازوں پر حملوں اور میزائل حملوں کے خطرات جیسے معاملات شامل تھے۔ لیک ہونے والی تفصیلات کے مطابق حوثیوں نے مبینہ طور پر سخت شرائط پیش کرتے ہوئے 51 ارب ڈالر معاوضے کے ساتھ یمن کی حکمراں اتھارٹی کے طور پر باضابطہ تسلیم کیے جانے کا مطالبہ کیا تھا۔ تاہم، سعودی عرب کے نائب وزیر برائے عوامی سفارت کاری اور سفیر رائد کریملی نے اس رپورٹ کو دوٹوک انداز میں مسترد کرتے ہوئے ان دعوؤں کو من گھڑت قرار دیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا، میں دی وال اسٹریٹ جرنل میں اس ملیشیا کے مطالبات کے حوالے سے شائع ہونے والے دعوؤں کی واضح طور پر تردید کرتا ہوں۔ یہ سب کچھ مصنفین یا ان کے مبینہ ذرائع کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ کریملی نے حوثیوں پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے یمن کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کی، ملک میں قحط کی صورت حال پیدا کرنے میں کردار ادا کیا اور یمن کو ایسے تنازعات میں دھکیل دیا جو اس کے مفادات کے خلاف تھے۔ انہوں نے حوثی گروپ پر بحیرہ احمر میں تجارتی جہازوں کو نشانہ بنانے، شہری اور اقتصادی بنیادی ڈھانچے پر حملے کرنے اور امن کی کوششوں کو مسترد کرنے کا الزام بھی لگایا۔ انہوں نے مزید کہا، ہم اخبار کے مصنفین کو یہ بھی یاد دلانا چاہتے ہیں کہ یمن کی ایک تسلیم شدہ حکومت موجود ہے۔ ڈبلیو ایس جے کی رپورٹ اور سعودی عرب کی تردید ایسے وقت سامنے آئی ہے جب مغربی ایشیا میں جاری وسیع تر تنازع کے درمیان سعودی عرب اور حوثی جنگجوؤں کے درمیان کشیدگی ایک بار پھر بڑھ گئی ہے۔ علاقائی جنگ کا آغاز 28 فروری کو اس وقت ہوا تھا جب امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملے کیے تھے، جس کے جواب میں تہران نے خطے کے مختلف مقامات پر حملے کیے۔

انڈونیشیا کے صدر کی فون ٹیپنگ کے معاملے میں چوتھا مشتبہ ملزم نامزد

سابق پولیس سربراہ سمیت تین افسران گرفتار، نائب صدر کی اہلیت بھی زیرِ تفتیش



جکارتہ، 6 نومبر (یواین آئی) انڈونیشیا کی پولیس نے صدر پرابوو سوبیانتو کی مبینہ فون ٹیپنگ کے معاملے میں چوتھے مشتبہ شخص کو نامزد کیا ہے۔ اس اسکینڈل نے صدر اور ان کے پیش رو نیز سابق اتحادی جوکو ویدودو کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج کو مزید نمایاں کر دیا ہے، جبکہ ملک میں سکیورٹی سے متعلق خدشات بھی پیدا ہوگئے ہیں۔ پولیس نے جمعرات کی رات ایک پریس کانفرنس میں قانون نافذ کرنے والے ادارے کے ایک سینئر افسر کو، جس کی شناخت ابتدائی حروف ایس یو (ایس یو) سے ظاہر کی گئی ہے، تازہ ترین مشتبہ ملزم قرار دیا۔ اس معاملے میں رواں ہفتے پہلے ہی تین افسران کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ پولیس کے مطابق، ایس یو نے 2010 سے 2019 کے دوران انڈونیشیا کے کرمنل انویسٹی گیشن ایجنسی میں نگرانی کے شعبے کے سربراہ کے طور پر خدمات انجام دی تھیں۔ بعد میں مقامی میڈیا نے ان کی شناخت سلامت اولیاندی کے نام سے کی۔ تفتیش کاروں کا الزام ہے کہ ایس یو نے 2021 سے 2026 تک تحقیقاتی ادارے کے انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی یونٹ کے سربراہ کی حیثیت سے فون ٹیپنگ کی اجازت دی تھی۔ سائبر کرائم یونٹ کے ڈائریکٹر سوہر میتو نے پریس کانفرنس میں بتایا جب دیگر دو مشتبہ افراد فون ٹیپ کرنے والے تھے تو انہوں نے ایس یو سے منظوری حاصل کی تھی۔ ریکارڈنگ کے شواہد حذف کرنے سے پہلے بھی انہوں نے اس سے اجازت لی تھی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ صحت کی خرابی کے باعث ایس یو کو تاحال حراست میں نہیں لیا گیا ہے۔ منگل کو پولیس کے تین سینئر افسران کو گرفتار کیا گیا تھا، جن میں سابق قومی پولیس سربراہ اور صدر پرابوو کے چیف آف اسٹاف لیستیو سگیت پرابوو بھی شامل ہیں، جنہیں جوکو ویدودو کا قریبی وفادار سمجھا جاتا ہے۔ اس معاملے نے صدر پرابوو پر دباؤ مزید بڑھا دیا ہے۔ ان کی مہنگی عوامی مقبولیت پر مبنی پالیسیوں کے خلاف عوامی ناراضگی میں اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ ملک کی 5.1 ٹریلین ڈالر کی معیشت پر سرمایہ کاروں کا اعتماد بھی کمزور پڑ رہا ہے۔ پولیس صدر پرابوو کی مواصلاتی گفتگو میں مداخلت اور فون ٹیپنگ کی کوششوں کے محرکات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اب تک 13 پولیس افسران اور جرائم و انفارمیشن ٹیکنالوجی کے پانچ ماہرین سے پوچھ گچھ کی جا چکی ہے۔ قومی پولیس سربراہ نے بھی اس معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی ہے۔ پولیس کے ترجمان ترونویودو وشنو اندیکو نے یہ اطلاع دی۔ فون ٹیپنگ اسکینڈل کے انکشافات کے بعد ہزاروں فوجیوں کی تعیناتی کے باوجود جمعرات اور جمعہ کو دارالحکومت جکارتہ میں حالات پُرسکون رہے۔ شہر میں فوجی خیمے اور بسیں دیکھی گئیں، جبکہ فوجیوں کی ایک محدود تعداد بھی تعینات رہی۔ پرابوو نے 2024 میں جوکو ویدودو کے تسلسل کے امیدوار کی حیثیت سے بھاری اکثریت سے انتخاب جیتنے کے بعد صدر کا عہدہ سنبھالا تھا۔

روس کا یوکرین پر حملہ، توانائی مرکز اور مال بردار جہاز نشانہ

ماسکو، 6 نومبر (یواین آئی) روسی فوج نے جمعرات کی شب یوکرین کی توانائی تنصیبات اور یوکرینی فوج کی مدد کے لیے استعمال ہونے والے مال بردار جہازوں کو نشانہ بنایا۔ روسی وزارت دفاع نے یہ اطلاع دی ہے۔ وزارت کے مطابق، حملوں میں کیف علاقے کے بیلا ٹسرکوا میں واقع بیٹری ذخیرہ کرنے کے مرکز کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ اوڈیسا بندرگاہ پر یوکرین کے لیے دوہرے استعمال کا سامان لے جانے والے ایک خشک مال بردار جہاز پر بھی حملہ کیا گیا۔ اس سے قبل روسی مسلح افواج نے اوڈیسا علاقے میں یوکرینی فوج کے زیر استعمال بندرگاہی بنیادی ڈھانچے اور فوجی مقاصد کے لیے سامان لے جانے والے بحری جہازوں پر ڈرون حملے جاری رکھے تھے۔

اسرائیل میں نئی حکومت کی تشکیل کے لیے اتوار کو امیدوار نامزد ہوگا

گادی آئزن کوٹ کو 67 ارکان پارلیمنٹ کی حمایت، نیتن یاہو کو 46 کی تائید

یروشلم، 6 نومبر (یواین آئی) اسرائیل کے صدر اسحاق ہرزوگ نے کہا ہے کہ وہ اتوار تک ملک میں نئی حکومت تشکیل دینے کے لیے ایک امیدوار کو نامزد کریں گے۔ یہ اعلان پارلیمنٹ کے ارکان کی اکثریت کی جانب سے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے مقابلے میں اپوزیشن رہنما گادی آئزن کوٹ کی حمایت کے بعد سامنے آیا ہے۔ ہرزوگ نے جمعرات کو 120 رکنی پارلیمنٹ (کنیسٹ) میں منتخب ہونے والی سیاسی جماعتوں کے ساتھ طویل مشاورت کے بعد یہ اعلان کیا۔ ان مشاورتوں کے دوران سابق فوجی سربراہ آئزن کوٹ کو 67 ارکان پارلیمنٹ نے حکومت تشکیل دینے کے لیے اپنی حمایت دی، جبکہ 46 ارکان نے نیتن یاہو کی حمایت کی۔ مشاورت کے اختتام پر ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے ہرزوگ نے کہا کہ اگرچہ مشاورت کے نتائج بظاہر واضح دکھائی دیتے ہیں، لیکن مختلف سیاسی اتحادوں اور خود ان کے اندر ایک دوسرے کے خلاف ویٹو کے باعث یہ طے کرنا مشکل ہے کہ کون سا امیدوار حکومت بنانے کے لیے درکار اتحاد تشکیل دینے کی بہتر پوزیشن میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ جمعہ اور ہفتہ کو بعض سیاسی جماعتوں کے سربراہوں سے انفرادی طور پر بات چیت کریں گے اور اتوار کو کسی امیدوار کو نامزد کرنے کا فیصلہ کریں گے۔ اسرائیل میں 27 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات کے نتیجے میں نہ تو نیتن یاہو اور نہ ہی آئزن کوٹ کو پارلیمنٹ میں واضح اکثریت حاصل ہوسکی، جس کے باعث منقسم سیاسی منظرنامے میں صدر ہرزوگ کے لیے امیدوار کا انتخاب ایک مشکل مرحلہ بن گیا ہے۔ نیتن یاہو کی جماعت لیکوڈ 120 رکنی کنیسٹ میں 27 نشستوں کے ساتھ سب سے بڑی واحد جماعت بن کر ابھری، لیکن ان کے وسیع تر مذہبی قوم پرست اتحاد کو مجموعی طور پر صرف 53 نشستیں حاصل ہوئیں۔ دوسری جانب آئزن کوٹ کے چار یہودی اکثریتی جماعتوں پر مشتمل اتحاد نے، جس میں مرکز سے بائیں بازو اور دائیں بازو تک کی جماعتیں شامل ہیں، 48 نشستیں حاصل کیں۔ انتخابات سے قبل رائے عامہ کے جائزوں میں دونوں جانب سخت مقابلے کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ اسرائیل کی فلسطینی اقلیت کی نمائندگی کرنے والی دو جماعتوں نے مجموعی طور پر 19 نشستیں حاصل کیں، جو ایک غیر معمولی کامیابی ہے۔ آئزن کوٹ نے بھی نیتن یاہو کی طرح عرب قیادت والی جماعتوں کے ساتھ حکومت بنانے کے امکان کو مسترد کیا ہے، تاہم ان دونوں جماعتوں نے اس کے باوجود آئزن کوٹ کی حمایت کی سفارش کی، جس سے انہیں ارکان پارلیمنٹ کی واضح اکثریت کی تائید حاصل ہوگئی۔ عرب جماعتوں کے اتحاد جوائنٹ لسٹ کے سینئر رہنما احمد طیبی نے ایسوسی ایٹڈ پریس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہم اس مجرمانہ حکومت کو ہٹانے کے لیے وہ اقدامات کرنا چاہتے ہیں جو ہم نے ماضی میں نہیں کیے۔ آئزن کوٹ کی جماعت یاشار نے کہا کہ انہیں 67 ارکان پارلیمنٹ کی حمایت حاصل ہوئی ہے، جو 2015 کے بعد سے کسی بھی امیدوار کو ملنے والی سب سے زیادہ حمایت ہے۔ جماعت نے صدر ہرزوگ سے مطالبہ کیا کہ وہ جلد از جلد آئزن کوٹ کو حکومت تشکیل دینے کا اختیار دیں تا کہ وہ قومی ہنگامی حکومت قائم کر سکیں۔



ادھر نیتن یاہو کو جمعرات کو اس وقت ایک اور سیاسی دھچکا لگا جب طویل عرصے سے ان کی اتحادی الٹرا آرتھوڈوکس جماعت یونائیٹڈ توراہ جوڈازم نے کسی بھی امیدوار کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا۔ ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق، اس جماعت نے نیتن یاہو سے اس معاملے پر اختلاف کے بعد فاصلہ اختیار کیا ہے کہ ان کے اتحاد نے الٹرا آرتھوڈوکس مردوں کو فوجی خدمات سے مستثنیٰ قرار دینے کے لیے قانون سازی نہیں کی۔ آئزن کوٹ کے اتحاد میں شامل جماعت ڈیموکریٹس کے رہنما یاریو اوپن ہائیمر نے الجزیرہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ صدر ہرزوگ اتوار کو آئزن کوٹ کو حکومت تشکیل دینے کا اختیار نہ دیں۔ ان کے مطابق، یونائیٹڈ توراہ جوڈازم نے اشارہ دیا ہے کہ مناسب پیش کش کی صورت میں اس کی حمایت حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس لیے اگر آئزن کوٹ اس جماعت کو قابل قبول پیش کش کرتے ہیں تو انہیں حکومت بنانے کے لیے درکار ارکان کی تعداد مل سکتی ہے۔ اوپن ہائیمر نے مزید کہا یہ بالکل واضح ہے کہ نیتن یاہو کے پاس حکومت تشکیل دینے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ صدر ہرزوگ کی جانب سے نامزدگی کے بعد متعلقہ امیدوار کو حکومت بنانے کے لیے اتحاد تشکیل دینے کی غرض سے 28 دن ملیں گے، جس میں مزید 14 دن کی توسیع بھی ممکن ہے۔ اگر نئی حکومت تشکیل دینے میں کامیابی نہیں ملتی تو نیتن یاہو نگراں وزیر اعظم کی حیثیت سے عہدے پر برقرار رہیں گے، یا پھر ایک اور انتخاب کرانا پڑے گا۔ اقتدار سے محروم ہونے کے خدشے کے درمیان نیتن یاہو نے انتخابی حکام کی جانب سے ووٹوں میں ممکنہ چھیڑ چھاڑ کی تحقیقات کو بنیاد بنا کر انتخابی نتائج پر سوال اٹھائے ہیں اور عرب قیادت والی جماعتوں پر ووٹ چوری کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ تاہم ان کے ناقدین کا کہنا ہے کہ نیتن یاہو اور ان کے اتحادی انتخابی نتائج کو مشکوک بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کی نیتن یاہو تردید کرتے ہیں۔ اسرائیل کی مرکزی انتخابی کمیٹی نے بدھ کو کہا تھا کہ انتخابات کی شفافیت متاثر نہیں ہوئی ہے۔ کمیٹی کے سربراہ اور سپریم کورٹ کے جج نوعام سولبرگ نے منتخب نمائندوں پر زور دیا کہ وہ عوام کا جمہوری نظام پر اعتماد برقرار رکھیں، نہ کہ اسے متزلزل کریں۔

پوتن سے ایرانی سلامتی کونسل کے سکریٹری کی ملاقات، مجتبیٰ خامنہ ای کا خط پیش

جنگ بندی کے لیے روسی تعاون پر تبادلہ خیال، ایران کی سات شرائط پر قائم رہنے کی تاکید



نئی دہلی، 6 نومبر (یواین آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے ماسکو میں ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سکریٹری محسن رضائی سے ملاقات کی، جس میں علاقائی سلامتی اور امریکہ و اسرائیل کی ایران کے خلاف جنگ ختم کرنے کی سفارتی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران رضائی نے ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کا ایک خط بھی پوتن کے حوالے کیا۔ ایرانی سرکاری نشریاتی ادارے پریس ٹی وی کے مطابق، یہ ملاقات جمعرات کو ہوئی۔ ملاقات کے بعد رضائی نے بتایا کہ بات چیت میں خطے کی سلامتی کے انتظامات اور امریکہ کی جانب سے ایران کے خلاف جاری جارحیت ختم کرانے میں روس کے تعاون پر خصوصی توجہ دی گئی۔ انہوں نے کہا پوتن کے ساتھ خطے کے اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا اور جنگ کے بعد کی صورتحال اور علاقائی سلامتی کے انتظامات کے حوالے سے اہم گفتگو ہوئی۔ رضائی کے مطابق، دونوں رہنماؤں نے توانائی کے شعبے میں تعاون کو فروغ دینے کے منصوبوں پر بھی بات کی، جن میں روس سے ایران تک گیس پائپ لائن کی تعمیر شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خامنہ ای نے انہیں جلد از جلد پوتن تک اپنا پیغام پہنچانے کی ہدایت دی تھی۔ ان کے مطابق، ماسکو کا یہ دورہ تقریباً ایک ماہ قبل طے کیا گیا تھا، لیکن خطے کی فوجی صورتحال پر روزانہ ہونے والی مشاورت کے باعث اسے ملتوی کرنا پڑا۔ تاہم انہوں نے خامنہ ای کے خط کے مندرجات ظاہر نہیں کیے۔ خامنہ ای نے بدھ کو اپنے ایک تحریری بیان میں کہا تھا کہ امریکہ کے سامنے کسی بھی طرح کی سر تسلیم خم کرنے کی معمولی سی گنجائش بھی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے ایران کو مزید مضبوط بنانے اور اسے مکمل بازدارانہ صلاحیت کے مقام تک پہنچانے پر بھی زور دیا تھا۔ رضائی کی پوتن سے ملاقات ایسے وقت میں ہوئی ہے جب قطر ایران کے خلاف جنگ ختم کرانے کے لیے سفارتی کوششیں تیز کر رہا ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ امریکی وسط مدتی انتخابات کے بعد واشنگٹن ایران پر دوبارہ حملے کر سکتا ہے۔ منگل کو ہونے والے انتخابات میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی ایوان نمائندگان اور سینیٹ، دونوں کا کنٹرول کھو چکی ہے۔ ایران کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عوامی ناراضگی کو اس شکست کی ایک اہم وجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ جنگ کے خاتمے کے لیے جاری سفارتی کوششوں میں آبنائے ہرمز کی مستقبل کی حیثیت، ایرانی بندرگاہوں کی امریکی ناکہ بندی، ایران پر عائد پابندیوں اور اس کے جوہری پروگرام پر مذاکرات کی بحالی جیسے معاملات مرکزی اہمیت رکھتے ہیں۔ رضائی نے جمعرات کو کہا کہ جب تک امریکہ تہران کے پیش کردہ سات مطالبات پورے نہیں کرتا، ایران جنگ کے خاتمے اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے معاملے پر واشنگٹن سے کوئی بات چیت نہیں کرے گا۔

ملائیشیا کے سابق وزیر اعظم نجیب رزاق کی گھر میں نظر بندی کا حکم

اٹارنی جنرل نے منتقلی روک دی، 50 ملین رنگٹ جرمانہ ادا

کوالالمپور، 6 نومبر (یواین آئی) ملائیشیا کے سابق وزیر اعظم نجیب رزاق کو جیل سے گھر میں نظر بندی میں منتقل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کی جماعت کی جانب سے 2.1 کروڑ ڈالر جرمانے کی ادائیگی کے بعد یہ پیش رفت ہوئی، تاہم اٹارنی جنرل نے جمعہ کو ان کی منتقلی عارضی طور پر روکنے کا اعلان کر دیا۔ نجیب کے وکیل فرحان شفیع نے جمعہ کو صحافیوں کو بتایا کہ انہیں منتقلی کا حکم مل گیا ہے اور وہ اسے فوری طور پر کاجنگ جیل پہنچائیں گے۔ ان کے مطابق، تمام امور منصوبے کے مطابق انجام پائے تو نجیب جمعہ ہی سے گھر میں نظر بندی شروع کر سکتے ہیں۔ تاہم اٹارنی جنرل کے دفتر نے ایک بیان میں کہا کہ نجیب کی جیل میں موجودہ حراستی حیثیت برقرار رہے گی، کیونکہ ان کی مشروط شاہی معافی کی تشریح سے متعلق بعض قانونی سوالات کی وضاحت ضروری ہے۔ نجیب، جو اپنے خلاف الزامات کی تردید کرتے ہیں، 2022 سے جیل میں ہیں۔ انہیں سرکاری سرمایہ کاری فنڈ ون ملائیشیا ڈیولپمنٹ برہاد (آئی این ڈی بی) سے اربوں ڈالر کی بدعنوانی اور خرد برد کے الزام میں سزا سنائی گئی تھی۔ انہوں نے 2009 سے 2018 تک اقتدار میں رہتے ہوئے اس فنڈ کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ حکم ملائیشیا کے بادشاہ سلطان ابراہیم کی جانب سے ستمبر میں نجیب کو شاہی معافی دینے کے فیصلے کے بعد سامنے آیا ہے، جس کے تحت انہیں اپنی باقی سزا گھر میں گزارنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اطلاعات کے مطابق، نجیب کی جماعت یونائیٹڈ ملائیز نیشنل آرگنائزیشن (یوایم این او) نے چندہ مہم کے ذریعے 50 ملین رنگٹ (تقریباً 2.1 کروڑ ڈالر) جرمانے کی رقم جمع کی، کیونکہ نجیب کے بینک کھاتے منجمد ہیں۔ کوالالمپور سے الجزیرہ کے نامہ نگار روب میک برائیڈ کے مطابق، اس فیصلے سے ملائیشیا کی سیاست میں ہلچل پیدا ہوسکتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس معاملے کے سیاسی اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے اور شاہی معافی پر موجودہ سیاسی حالات کے اثرات سے متعلق بھی کئی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم انور ابراہیم نے ملک میں بدعنوانی کے خلاف مہم کے نمایاں چہرے کی حیثیت سے اس معافی پر عوامی سطح پر تشویش ظاہر کی ہے۔ تاہم یہ قیاس آرائیاں بھی کی جا رہی ہیں کہ نجیب کی جماعت کے دباؤ کے باعث انہوں نے پس پردہ اس معافی کی راہ ہموار کرنے میں مدد کی ہو۔ تحقیق کاروں کے مطابق، آئی این ڈی بی کے سرکاری فنڈ سے تقریباً 4.5 ارب ڈالر کی رقم چوری کی گئی، جس میں سے ایک ارب ڈالر سے زیادہ کا تعلق نجیب سے جوڑا گیا ہے۔ نجیب کا کہنا ہے کہ عالمی سطح پر پھیلے اس پیچیدہ مالیاتی فراڈ کا سارا الزام ان پر ڈال دیا گیا، جب کہ وہ کسی بھی غلط کاری میں ملوث ہونے سے انکار کرتے ہیں۔



واشنگٹن میں ٹرمپ کے مجوزہ یادگاری محراب کی تعمیر پر امریکی عدالت کی روک

واشنگٹن، 6 نومبر (یواین آئی) امریکہ کی ایک وفاقی عدالت نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے مجوزہ 250 فٹ (76 میٹر) بلند یادگاری محراب کی تعمیر عارضی طور پر روکنے کا حکم دیا ہے۔ امریکی ڈسٹرکٹ جج تانیا چٹکن نے جمعہ کو جاری حکم میں منصوبے پر 14 دن تک کسی بھی قسم کی تعمیراتی سرگرمی پر پابندی عائد کردی۔ اس سے قبل ٹرمپ انتظامیہ نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ تعمیراتی کام جمعرات سے شروع ہوسکتا ہے۔ نیشنل کیپیٹل پلاننگ کمیشن (این سی پی سی) نے جمعرات کو اس منصوبے پر نو گھنٹے طویل سماعت کی تھی، جس کے بعد درجنوں افراد کی مخالفت کے باوجود کمیشن نے 8 کے مقابلے میں 4 ووٹوں سے محراب کی تعمیر کی منظوری دے دی تھی۔ جج کا یہ فیصلہ منصوبے کے خلاف دائر متعدد مقدمات کے بعد سامنے آیا ہے۔ ان میں ویتنام جنگ کے سابق فوجیوں کے ایک گروپ کی جانب سے فروری میں دائر کیا گیا مقدمہ بھی شامل ہے۔ ٹرمپ نے یہ محراب آرلنگٹن نیشنل قبرستان کے قریب تعمیر کرنے کی تجویز دی ہے، جہاں جنگوں میں ہلاک ہونے والے فوجیوں کو دفن کیا گیا ہے۔ اس منصوبے پر خدشات ظاہر کیے گئے ہیں کہ اس سے قبرستان اور لنکن میموریل کے درمیان موجود تاریخی منظر کا نظارہ متاثر ہوسکتا ہے۔ سابق فوجیوں نے عدالت میں دائر درخواست میں کہا کہ دونوں مقامات کے درمیان نظر آنے والا راستہ خانہ جنگی کے بعد ملک کے اتحاد اور متحدہ قوم کی طاقت کی علامت کے طور پر خاص طور پر ترتیب دیا گیا تھا۔ ٹرمپ نے گزشتہ سال امریکہ کی آزادی کے 250 سال مکمل ہونے کی مناسبت سے اس محراب کی تعمیر کی تجویز پیش کی تھی۔

ٹرمپ نے یورپ کو شامل کرتے ہوئے بڑے امن معاہدے کی تیاری کا اعلان کیا

واشنگٹن، 6 نومبر (یواین آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بڑے پیمانے پر امن معاہدے کی تیاری کا اعلان کیا ہے۔ یہ معاہدہ یوکرین تنازع سے آگے بڑھ کر پورے یورپ کو بھی اس میں شامل کر سکتا ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے کہا کہ ایک معاہدہ ہونے جا رہا ہے۔ یہ ایک بڑا معاہدہ ہوگا اور اس میں صرف یوکرین ہی نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ چیزیں شامل ہوں گی۔ میں یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ اس میں پورا یورپ شامل ہوسکتا ہے۔ یہ ایک بڑا اور شاندار معاہدہ ہوگا اور ہر کوئی اس سے خوش ہوگا۔ روس، امریکہ اور یوکرین کے درمیان سہ فریقی بات چیت 10 اور 11 نومبر کو ابوظہبی میں ہونے والی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی فریق کی جانب سے صدر ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشنر اور خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف اس بات چیت میں شامل ہوں گے۔ امریکی ایلچی کشنر نے اگلے ہفتے ابوظہبی میں ہونے والی سہ فریقی بات چیت سے پہلے امریکہ کی امن حکمت عملی کا خاکہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ایسے عملی اور باہمی رضامندی سے طے کیے گئے اقدامات کی سمت میں کام کرے گا، جن سے مستقبل میں تنازع کے خطرے کو کم کیا جا سکے۔

ٹرمپ کے فیصلے نے مجھ پر بجلی گرادی ہے: اسحاق ہرزوگ

تل ابیب، 6 نومبر (یواین آئی) اسرائیلی صدر اسحاق ہرزوگ نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے اسرائیل کے لیے 4 ارب ڈالر کی امداد روکنے کے فیصلے سے متعلق پیشگی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اس صورتحال نے مجھے بجلی کے جھٹکے کی طرح ہلا کر رکھ دیا ہے۔" دی ٹائمز آف اسرائیل اخبار کی رپورٹ کے مطابق، اسرائیل میں اپوزیشن بلاک کی سب سے مضبوط جماعت یاشر کے وفد کے ساتھ ایک مشاورتی اجلاس کے دوران صدر ہرزوگ نے کہا، امریکی امداد کی بندش کا معاملہ مجھے شدید پریشان کر رہا ہے۔ بہت زیادہ پریشان۔ "ٹرمپ کی جانب سے امریکہ میں جزوی انتخابات کے دن، یعنی 3 نومبر کو، اسرائیل کے لیے 4 ارب ڈالر کی امداد روکنے کے فیصلے پر بات کرتے ہوئے ہرزوگ نے کہا کہ "اس صورتحال نے مجھ پر بجلی گرانے جیسا اثر کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ واشنگٹن کے ساتھ تعلقات کو برقرار رکھنے کے لیے اسرائیل میں حکومت کا قیام ناگزیر ہے اور ملک کو دوبارہ انتخابات کی طرف نہیں جانا چاہیے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 3 نومبر کو اعلان کیا تھا کہ اسرائیل کو دی جانے والی 4 ارب ڈالر کی امریکی امداد روک دی جائے گی۔ سال کے آخر تک اسرائیل کی امداد معطل رکھنے پر اتفاق ہونے کا ذکر کرتے ہوئے ٹرمپ نے واضح الفاظ میں کہا تھا، "اب ہم اسرائیل کو مزید رقم نہیں دیں گے۔"

اتر پردیش کے چھ شہر ملک کے آلودہ ترین شہروں میں شامل: آرادھنا مشرا

ریاست کے کسی بھی شہر کی ہوا ڈبلیو ایچ او کے محفوظ معیار کے مطابق نہیں



اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر اور رکن اسمبلی آرادھنا مشرا 'مونا' نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی سرپرستی میں اتر پردیش کی صحت خدمات ملک میں سب سے بدتر حالت میں ہیں۔ تعلیم کا نظام بدحالی کے دہانے پر ہے اور بدعنوانی و جرائم عروج پر ہیں۔ اب تو اتر پردیش کی ہوا بھی لوگوں کی جان کی دشمن بن چکی ہے۔ ریاستی کانگریس صدر آرادھنا مشرا 'مونا' نے کہا کہ آزاد تحقیقی ادارے سینٹر فار ریسرچ آن انرجی اینڈ کلین ایئر (CREA) نے 5 نومبر 2026 کو 'انڈیا منتھلی ایمبیئنٹ ایئر کوالٹی اسنیپ شاٹ، اکتوبر 2026' رپورٹ جاری کی ہے۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (CPCB) کے اعداد و شمار پر مبنی یہ رپورٹ واضح کرتی ہے کہ بی جے پی حکومت نے اتر پردیش کو ملک کے سب سے زیادہ آلودہ شہروں والی ریاست بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے دس سب سے زیادہ آلودہ شہروں میں سے چھ اتر پردیش کے ہیں، جن میں بڑوت (باغپت)، کھوڑا (غازی آباد)، گجراولا (امروہہ)، غازی آباد، نوئیڈا (گوتم بدھ نگر) اور میرٹھ شامل ہیں۔ پہلے تین مقامات پر بھی اتر پردیش کے ہی شہر ہیں۔ محترمہ مشرا نے کہا کہ پی ایم 2.5 ہوا میں معلق انتہائی باریک ذرات ہوتے ہیں، جو انسانی بال کے مقابلے میں تقریباً 30 گنا باریک ہوتے ہیں۔ یہ سانس کے ذریعے براہِ راست پھیپھڑوں اور خون تک پہنچ جاتے ہیں اور دمہ، دل اور پھیپھڑوں کی بیماریوں کی بڑی وجہ بنتے ہیں۔ عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے مطابق ہوا میں ان ذرات کی مقدار 15 مائیکروگرام فی مکعب میٹر سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ **بڑوت (باغپت)، ملک میں پہلا مقام:** انہوں نے کہا کہ باغپت ضلع کا بڑوت پورے ملک میں سب سے زیادہ آلودہ شہر رہا۔ اکتوبر کے پورے مہینے میں یہاں کی ہوا میں پی ایم 2.5 کی اوسط مقدار 87 مائیکروگرام فی مکعب میٹر رہی، جو عالمی ادارۂ صحت کی مقررہ حد سے تقریباً چھ گنا زیادہ ہے۔ 29 میں سے 24 دن آلودگی عالمی ادارۂ صحت کی حد سے چار گنا سے بھی زیادہ رہی۔ 10 دن یہ چھ گنا سے تجاوز کر گئی، جبکہ پانچ دن آٹھ گنا کی حد بھی پار کر گئی۔ **کھوڑا (غازی آباد)، ملک میں دوسرا مقام:** غازی آباد ضلع کے کھوڑا میں اکتوبر کے دوران آلودگی کی اوسط مقدار 85 رہی، یعنی عالمی ادارۂ صحت کی مقررہ حد سے تقریباً چھ گنا زیادہ۔ مہینے کے 31 میں سے 28 دن، یعنی تقریباً 90 فیصد دن، یہاں کے لوگ عالمی ادارۂ صحت کی حد سے چار گنا زیادہ آلودہ ہوا میں سانس لینے پر مجبور رہے۔ 11 دن آلودگی چھ گنا سے زیادہ رہی، جبکہ دو دن آٹھ گنا کی حد بھی پار کر گئی۔ **گجراولا (امروہہ)، ملک میں تیسرا مقام:** امروہہ ضلع کے گجراولا میں اکتوبر کے دوران آلودگی کی اوسط مقدار عالمی ادارۂ صحت کی مقررہ حد سے چار سے تقریباً چھ گنا کے درمیان رہی۔ 31 میں سے 24 دن آلودگی چار گنا سے زیادہ رہی۔ 11 دن یہ چھ گنا سے تجاوز کر گئی، جبکہ دو دن آٹھ گنا کی حد بھی پار کر گئی۔ **غازی آباد:** ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ غازی آباد کی صورت حال سب سے زیادہ تشویش ناک ہے۔ یہاں اکتوبر کے دوران آلودگی کی اوسط مقدار عالمی ادارۂ صحت کی مقررہ حد سے چار سے تقریباً چھ گنا کے درمیان رہی۔ 31 میں سے 24 دن آلودگی چار گنا سے زیادہ رہی۔ آدھے مہینے، یعنی 15 دن، یہ چھ گنا سے بھی زیادہ رہی، جو ان چھ شہروں میں سب سے زیادہ ہے۔ پورے مہینے ایک بھی دن ایسا نہیں آیا جب ہوا میں آلودگی کی مقدار عالمی ادارۂ صحت کی مقررہ حد سے دو گنا سے کم رہی ہو۔ **نوئیڈا (گوتم بدھ نگر)، ملک میں نواں مقام:** ملک کی صنعتی اور آئی ٹی شناخت رکھنے والے نوئیڈا میں بھی اکتوبر کے دوران آلودگی کی اوسط مقدار عالمی ادارۂ صحت کی مقررہ حد سے چار سے تقریباً چھ گنا کے درمیان رہی۔ 31 میں سے 25 دن آلودگی چار گنا سے زیادہ رہی۔ سات دن یہ چھ گنا سے تجاوز کر گئی، جبکہ دو دن آٹھ گنا کی حد بھی پار کر گئی۔ غازی آباد کی طرح نوئیڈا میں بھی پورے مہینے ایک دن ایسا نہیں آیا جب ہوا میں آلودگی کی مقدار عالمی ادارۂ صحت کی مقررہ حد سے دو گنا سے کم رہی ہو۔ **میرٹھ، ملک میں دسواں مقام:** میرٹھ میں اکتوبر کے دوران آلودگی کی اوسط مقدار عالمی ادارۂ صحت کی مقررہ حد سے چار سے تقریباً چھ گنا کے درمیان رہی۔ 31 میں سے 23 دن آلودگی چار گنا سے زیادہ رہی۔ پانچ دن یہ چھ گنا سے تجاوز کر گئی اور ان میں سے تین دن آٹھ گنا کی حد بھی پار کر گئی۔ محترمہ مشرا نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف چند شہروں تک محدود نہیں ہے۔ رپورٹ میں شامل اتر پردیش کے 27 شہروں میں سے 13 شہروں میں اکتوبر کے دوران آلودگی کی اوسط مقدار عالمی ادارۂ صحت کی مقررہ حد سے چار سے چھ گنا کے درمیان رہی، یعنی ریاست کا تقریباً ہر دوسرا شہر اس صورت حال سے متاثر ہے۔ مزید 11 شہروں میں یہ مقدار دو سے چار گنا رہی۔ ریاست کا ایک بھی شہر ایسا نہیں ہے جہاں کی ہوا عالمی ادارۂ صحت کے محفوظ معیار کے اندر ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس صورت حال کا سب سے زیادہ خمیازہ بچوں، بزرگوں، حاملہ خواتین اور پہلے سے بیمار افراد کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ جس ریاست کا صحت نظام پہلے ہی خستہ حال ہے، وہاں زہریلی ہوا لوگوں پر دوہری مار ڈال رہی ہے۔ بی جے پی حکومت تشہیر اور تقریبات میں مصروف ہے، جبکہ ریاست کے عوام ہر سانس کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ریاستی کانگریس صدر نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس رپورٹ کا فوری نوٹس لے اور آلودگی سے نمٹنے کے لیے ٹھوس اور وقت مقرر کر کے کارروائی کرے۔ آرادھنا مشرا 'مونا' نے کہا کہ کانگریس پارٹی اتر پردیش کے شہریوں کو یقین دلاتی ہے کہ ریاست میں انڈیا اتحاد کی حکومت بننے پر ہر شہری کے لیے صاف ہوا، صاف پانی اور خالص غذا ہر حال میں یقینی بنائی جائے گی۔

نام نہاد کتھا واچکوں سے دور رہیں منتظمین اور اسپانسرز: اکھلیش یادو

سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ دورِ نو لوگوں کے سلسلے میں حکومت و انتظامیہ کے ساتھ ساتھ ان کے پروگرام منعقد کرانے والے تمام منتظمین اور اسپانسرز سے مؤدبانہ اپیل ہے کہ وہ ایسے نام نہاد کتھا واچکوں سے دور ہی رہیں۔ صرف یہی نہیں، ایسے ایک دو اور بھی نام نہاد کتھا واچک ہیں جو بولنے اور لباس سے تو کتھا واچک دکھائی دیتے ہیں، لیکن کتھا اور وعظ ان کا کاروبار ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً اپنی مادی کامیابیوں کا بھونڈا مظاہرہ کرتے اور کراتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ سستی مقبولیت حاصل کرنے کے لیے ہمیشہ بے سروپا باتیں کرتے ہیں۔ دولت ہی ان کا مذہب ہے۔ اسی لیے منتظمین اور اسپانسرز کو یہ سوچنا چاہیے کہ یہ لوگ کچھ بھی کہہ کر سیاسی سرپرستی حاصل کر کے بچ نکلیں گے، لیکن ان منتظمین اور اسپانسرز کو تو اسی شہر میں عوام کے درمیان رہنا ہے۔ ان کے نازیبا بیانات سے پیدا ہونے والی سماجی عداوت کا شکار انہیں ہی ہونا پڑے گا۔ جب عوام کو یہ لوگ نہیں ملیں گے تو عوام ایسے منفی لوگوں کو مدعو کرنے والوں ہی کو اپنے غصے اور ناراضی کا نشانہ بنائیں گے، کیونکہ عقیدت مند یہی سمجھیں گے کہ یہ بدزبان لوگ بھگوانوں کے بارے میں جو نازیبا الفاظ یا غلط خیالات ظاہر کر رہے ہیں، ان سے منتظمین اور اسپانسرز بھی متفق ہیں۔ اس طرح مقامی سطح پر ہر عقیدت مند اور ان منتظمین اور اسپانسرز کا مخالف ہو جائے گا۔ جو لوگ ایسے افراد کو بلا کر مقامی سطح پر اپنا دبدبہ قائم کرنا چاہتے ہیں، انہیں سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر بھاری نقصان اٹھانا پڑے گا اور عوام کی نظر میں ان کی شبیہ مذہب مخالف اور بھگوان مخالف بن جائے گی۔ عام الفاظ میں کہا جائے تو انہیں لینے کے دینے پڑ جائیں گے اور ان کی ساری سیاست دھری کی دھری رہ جائے گی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ اس لیے منتظمین اور اسپانسرز سے ایک بار پھر اپیل ہے کہ سماج اور سناتن دھرم کے درمیان خلیج پیدا کرنے والے ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کر کے ان کی زہریلی بیل کو نہ بڑھائیں۔

413 سالہ قدیم مسجد حضرت قاضی سید ابراہیم زیدپور میں مجلس عزا بیاد سیدہ عالمیانؑ



لکھنؤ۔ سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی اپنی سابقہ روایت کے مطابق سادات زیدپور کی 413 سالہ قدیم مسجد حضرت قاضی سید ابراہیم محلہ اہران میں بعد نماز مغربین مجلس عزا بیاد سیدہ عالمیانؑ دختر رسولؐ کا انعقاد کیا گیا جس میں اولاً مصور زیدپوری نے تلاوت قرآنی سے مجلس عزا کا آغاز کیا اس کے بعد بزرگ شاعر سعید زیدپوری نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا مجلس عزا کو مولانا سید عطا مہدی زیدپوری نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کیا جس میں کثیر تعداد میں مومنین نے شرکت کر کے شہزادی فاطمہ زہراؑ کا پرسہ امام زمانہؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ اطلاع مسجد کے نگراں و چیف پروگرام کوآرڈینیٹر ڈاکٹر سید مشیب حسین رضوی زیدپوری نے ایک پریس نوٹ میں دی۔

دھرم ویر پرجاپتی نے ڈالی باغ میں مٹی کلا مہوتسو کا دورہ کیا

لکھنؤ: 6 نومبر۔ اتر پردیش کے ہوم گارڈز اور سول ڈیفنس کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب دھرم ویر پرجاپتی نے آج لکھنؤ کے ڈالی باغ میں مٹی کلا مہوتسو کا دورہ کیا۔ تقریب کے دوران انہوں نے مختلف اسٹالوں پر آویزاں مٹی کی پرکشش اور مفید مصنوعات اور ذاتی طور پر خریدے گئے مٹی کے برتنوں اور دیگر مصنوعات کے بارے میں دریافت کیا۔ جناب دھرم ویر نے میلے میں موجود کاریگروں اور کاریگروں سے بات چیت کی، ان کی مصنوعات کے بارے میں سیکھا، اور ان کی مہارت اور محنت کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ مٹی کا فن ہماری بھرپور ہندوستانی روایت، ثقافت اور دیہی معیشت کا ایک اہم حصہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 2019 میں وزیر اعلیٰ نے انہیں ماٹی کلا بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا۔ 2020 سے، یہاں ہر سال ایک میلہ لگایا جاتا ہے، جو اتر پردیش کے مختلف اضلاع سے دکانداروں کو راغب کرتا ہے۔ یہاں خریداری کرنے سے دکانداروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ان کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے وہ دیوالی کو بہتر طریقے سے منا سکتے ہیں۔ مٹی کے برتن بنانا نہ صرف ایک روایتی فن ہے بلکہ لاکھوں کمہار خاندانوں کی روزی روٹی کا ایک بڑا ذریعہ بھی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دیوالی کے لیے یہاں سجاوٹ سے لے کر پوجا کے سامان تک سب کچھ دستیاب ہے۔ جناب دھرم ویر پرجاپتی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں مٹی کے برتنوں اور دیگر مصنوعات کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ مٹی کے برتنوں کا استعمال نہ صرف ہمارے روایتی ورثے کو محفوظ رکھے گا بلکہ مقامی کاریگروں اور کمہار خاندانوں کو معاشی طور پر بااختیار بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ مٹی کے برتنوں میں کھانا پکانا اور کھانا صحت کے لیے انتہائی مفید ہے اور روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے میلوں کے انعقاد سے مٹی کے فن سے وابستہ کاریگروں کو اپنی مصنوعات کی نمائش اور مارکیٹنگ کا بہتر موقع ملتا ہے۔ مزید برآں، عوام کو مختلف قسم کے روایتی دستکاری اور مٹی کی مصنوعات سے واقف ہونے کا موقع ملتا ہے۔ مٹی کے فن میں شامل کاریگروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مسٹر پرجاپتی نے کہا کہ ریاستی حکومت روایتی فنون اور دستکاری کو فروغ دینے اور کاریگروں کو خود انحصار بننے کے لیے بااختیار بنانے کی مسلسل کوشش کر رہی ہے۔

ایرا یونیورسٹی کی طالبہ سمیہ خان نے یوو اتسو میں نمایاں کامیابی حاصل کی

منڈل سطح کے مقابلے میں تیسری پوزیشن حاصل کر کے ادارے کا نام روشن کیا

لکھنؤ، 6 نومبر۔ ایرا یونیورسٹی کے شعبۂ فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی طالبہ سمیہ خان نے یونیورسٹی کے لٹریری کلب کی نمائندگی کرتے ہوئے اتر پردیش حکومت کے زیر اہتمام 5 نومبر 2026 کو لکھنؤ پبلک کالج آف پروفیشنل اسٹڈیز (ایل پی سی پی ایس)، لکھنؤ میں منعقدہ منڈل سطح کے یوو اتسو "سیوا سنکلپ" میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس پروگرام میں لکھنؤ ضلع اور آس پاس کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے کامیاب امیدواروں نے شرکت کی۔ اس موقع پر لوک رقص، لوک موسیقی، مصوری، تھیٹر اور شاعری سمیت مختلف ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا گیا۔ واضح رہے کہ سمیہ خان نے اس سے قبل ضلعی سطح پر سیوا سنکلپ پلیٹ فارم کے تحت منعقدہ شاعری کے مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ مقابلے کا موضوع "نشہ سے پاک نوجوان، ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے" تھا، جس کے تحت شرکاء کو موقع پر ہی اس موضوع پر نظم تحریر کرنی تھی۔



حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی شہادت کی یاد میں مجالس کا انعقاد

لکھنؤ۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے سلسلے میں روضۂ فاطمین، رستم نگر میں پانچ روزہ مجلسِ مرثیہ خوانی کی تیسری مجلس میں عون رضوی نے مرثیہ پڑھتے ہوئے حضرت فاطمہ زہراؑ پر ڈھائے گئے ظلم و ستم کے مناظر بیان کیے تو عزاداروں کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ مجلس کا اہتمام ادارہ تحفظ مرثیہ خوانی اور تنظیم فروغِ مرثیہ خوانی نے کیا ہے۔ امام باڑہ ملکہ تحسین گنج میں منعقدہ خواتین کی مجلس کو ذاکرہ شکیبہ زینب نے خطاب کیا۔ اس موقع پر شازیدی اور تزمین نے تقریر کی، جب کہ ارم زیدی نے سلام پڑھا۔ مجلس کے بعد انجمن ولیِ عصر نے نوحہ خوانی کی۔

جیویر سنگھ نے ریاست کے لوگوں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا

لکھنؤ: 6 نومبر۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دیوالی کے موقع پر ریاست کے لوگوں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے ان کی خوشی اور خوشحالی کی خواہش کی۔ دیوالی کے موقع پر اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ یہ تہوار ہمارے ثقافتی ورثے اور شاندار تاریخ کا حصہ ہے۔ اس تہوار پر ملک اور بیرون ملک کے ہندوستانی چراغ (دیے) جلاتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ تریتا یگ میں، ایودھیا کے لوگوں نے چراغ جلا کر بھگوان شری رام کی ایودھیا آمد کا جشن منایا۔

ووٹر لسٹ میں اہل شہریوں کی 100 فیصد شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے مختلف تنظیموں کا تعاون لیا جائے گا

موجودہ اور سابق پردھانوں، کونسلر، سماجی کارکنوں اور ممتاز شہریوں کا تعاون بھی لیا جائے گا

لکھنؤ: 6 نومبر۔ اتر پردیش کے چیف الیکٹورل آفیسر جناب نودیپ رنوا نے مطلع کیا کہ اسمبلی انتخابی فہرست 2027 کے خصوصی خلاصہ نظرثانی کے تحت ووٹر لسٹ میں ریاست کے تمام اہل شہریوں کے ناموں کو صد فیصد شامل کرنے کی مہم کو مزید عوام دوست بنانے کے لیے تمام ضلعی انتخابی افسروں کو ضروری رہنما خطوط جاری کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اضلاع میں واقع پبلک سیکٹر انٹرپرائزز (PSEs)، پرائیویٹ سیکٹر کے صنعتی اداروں، ریذیڈنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن (RWA)، ڈسٹرکٹ اینڈ تحصیل بار ایسوسی ایشن، ایڈووکیٹ ایسوسی ایشن، سول ڈیفنس آرگنائزیشن، لیبر آرگنائزیشن، بزنس آرگنائزیشن، میڈیکل ایسوسی ایشن اور میڈیکل ایسوسی ایشن کے ساتھ رابطہ قائم کر کے اہل شہریوں کے نام ووٹر لسٹ میں درج کرائے جائیں۔ سرکاری اداروں اور صنعتی اداروں میں کام کرنے والے اہل افراد کے اندراج کے لیے کام کی جگہوں پر خصوصی کیمپ لگائے جائیں گے۔ رہائشی سوسائٹیوں، کثیر المنزلہ اپارٹمنٹس، اور کالونیوں میں RWAs کے تعاون سے، رجسٹریشن نئے رہائشیوں، پہلی بار ووٹ دینے والے، اور اہل شہریوں کے لیے کی جائے گی جنہوں نے ابھی تک ووٹر لسٹ میں اپنا نام درج نہیں کرایا ہے۔ اسی طرح سول ڈیفنس کی تنظیموں کے رضاکاروں کی مدد سے شہری علاقوں، گنجان آباد محلوں اور کچی آبادیوں میں رہ جانے والے اہل شہریوں کی نشاندہی کی جائے گی۔ مزدور تنظیموں کے ذریعے، منظم اور غیر منظم شعبے کے کارکنوں، فیکٹریوں، صنعتی علاقوں اور تعمیراتی مقامات پر کنٹریکٹ اور یومیہ اجرت والے ملازمین کو رجسٹر کیا جائے گا۔ ووٹر بیداری اور رجسٹریشن میں ان کی فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے کاروباری تنظیموں کے ساتھ میٹنگز منعقد کی جائیں گی۔ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (آئی ایم اے)، پرائیویٹ اسپتالوں، نرسنگ ہومز اور طبی اداروں کے تعاون سے ان کے احاطے میں کیمپ لگائے جائیں گے، ساتھ ہی کچی آبادیوں اور دور دراز علاقوں میں بیداری کے پروگرام بھی منعقد کیے جائیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ علاقائی عوامی نمائندے اپنے علاقوں میں رہنے والے شہریوں کے بارے میں اچھی معلومات رکھتے ہیں۔ اس لیے ووٹر لسٹ میں اہل شہریوں کو شامل کرنے کے لیے موجودہ اور سابق گاؤں کے سربراہوں اور کونسلروں سے تعاون حاصل کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ اسی طرح سماجی کارکنوں اور بزرگ شہریوں کی مدد سے دیہی اور شہری علاقوں میں ووٹر لسٹ سے باہر رہ جانے والے اہل شہریوں کی نشاندہی کی جائے گی اور اندراج کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے تمام ضلعی انتخابی افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ خصوصی مہم کے دنوں اور دیگر مناسب مواقع پر متعلقہ اداروں اور اداروں کے عہدیداروں کے ساتھ مؤثر تال میل قائم کرتے ہوئے رجسٹریشن کیمپوں کا انعقاد کریں۔

تہوار اسپیشل ریل گاڑیاں - 2026

دیوالی اور چھٹ پوجا تہواروں کے دوران ریل مسافروں کی آسان آمد و رفت کیلئے شمالی ریلوے کے ذریعہ دیگر علاقائی ریلوں کے تعاون سے درج ذیل تہوار اسپیشل ریل گاڑیاں چلائی جائیں گی، جن کی تفصیل ذیل کے مطابق ہے:-

شمالی ریلوے نیٹ ورک سے سفر شروع کرنے والی / ختم کرنے والی تہوار اسپیشل ریل گاڑیوں کی فہرست

خصوصی گاڑی نمبر	اسٹیشن سے	براستہ	روانگی وقت	اسٹیشن تک	آمد وقت	پھیرے	چلنے کے دن	چلنے کی تاریخ
04412	حضرت نظام الدین		18:50	ویرانگنا لکشمی بائی جھانسی	06:00	تاریخ کے مطابق	سنیچر	07.11.2026 کو
04411	ویرانگنا لکشمی بائی جھانسی		06:30	حضرت نظام الدین	16:00		سنیچر، اتوار	07 اور 08.11.2026 کو
04414	غازی آباد		20:05	علی گڑھ جنکشن	22:30	تاریخ کے مطابق	سنیچر	07.11.2026 کو
04413	علی گڑھ جنکشن		23:30	غازی آباد	02:00		سنیچر، اتوار	07 اور 08.11.2026 کو
04022	نئی دہلی	براستہ لکھنؤ (این آر)	14:30	گورکھپور	04:10	تاریخ کے مطابق	جمعہ	13.11.2026 کو
04021	گورکھپور		07:00	نئی دہلی	23:10		سنیچر	07 اور 14.11.2026 کو
04058	آنندوہار (ٹرمنل)		00:20	چھپرہ	19:20	ہفتہ میں دو دن	جمعہ منگل	17.11.2026 کو
04057	چھپرہ		22:10	آنندوہار (ٹرمنل)	17:20			
05087	مئو		22:30	آنندوہار (ٹرمنل)	17:00	تاریخ کے مطابق	منگل	10.11.2026 کو
05088	آنندوہار (ٹرمنل)		19:15	مئو	14:00		بدھ	11.11.2026 تک
01903	آگرہ کینٹ		20:00	شہید کیپٹن تشار مہاجن	12:20	ہفتہ وار	اتوار	29.11.2026 تک
01904	شہید کیپٹن تشار مہاجن		16:05	آگرہ کینٹ	08:40		دوشنبہ	30.11.2026 تک
02563	برونی جنکشن		07:40	نئی دہلی	05:10	روزآنہ	اتوار، پیر، منگل، بدھ جمعرات، جمعہ، سنیچر	30.11.2026 تک
02564	نئی دہلی		17:55	برونی جنکشن	15:10			01.12.2026 تک
02569	دربھنگہ		06:30	نئی دہلی	04:00	روزآنہ	اتوار، پیر، منگل، بدھ جمعرات، جمعہ، سنیچر	30.11.2026 تک
02570	نئی دہلی		12:15	دربھنگہ	10:00			01.12.2026 تک
05579	پورنیا کورٹ		16:30	آنندوہار (ٹرمنل)	01:05	ہفتہ میں دو دن	جمعہ، اتوار	29.11.2026 تک
05580	آنندوہار (ٹرمنل)		05:15	پورنیا کورٹ	13:45		اتوار، منگل	01.12.2026 تک
05575	سہرسہ جنکشن		20:00	آنندوہار (ٹرمنل)	01:05	ہفتہ وار	منگل	24.11.2026 تک
05576	آنندوہار (ٹرمنل)		05:15	سہرسہ جنکشن	10:30		جمعرات	26.11.2026 تک
02397	شیخ پورہ جنکشن		11:30	آنندوہار (ٹرمنل)	11:40	ہفتہ وار	اتوار	29.11.2026 تک
02398	آنندوہار (ٹرمنل)		13:30	شیخ پورہ جنکشن	14:45		دوشنبہ	30.11.2026 تک
03639	دھنباد جنکشن		18:30	شکور بستی	18:40	ہفتہ میں دو دن	دوشنبہ، جمعہ	30.11.2026 تک
03640	شکور بستی		21:10	دھنباد جنکشن	23:45		منگل، سنیچر	01.12.2026 تک
05219	مظفر پور جنکشن		13:30	آنندوہار (ٹرمنل)	10:00	ہفتہ وار	جمعہ	27.11.2026 تک
05220	آنندوہار (ٹرمنل)		12:00	مظفر پور جنکشن	09:45		سنیچر	28.11.2026 تک
05193	چھپرہ جنکشن		14:00	پٹھان کوٹ	22:15	ہفتہ وار	دوشنبہ	23.11.2026 تک
05194	پٹھان کوٹ		00:30	چھپرہ جنکشن	09:15		بدھ	25.11.2026 تک
02417	پریاگ راج جنکشن		21:00	پریاگ راج جنکشن	10:05	ہفتہ میں چار دن	اتوار، دوشنبہ، جمعرات، جمعہ	14.12.2026 تک
02418	شکور بستی		21:30	پریاگ راج جنکشن	09:15		بدھ، جمعرات، سنیچر، اتوار	17.12.2026 تک
04163	نارائن پور بازار		18:00	شکور بستی	10:05	ہفتہ میں تین دن	منگل، بدھ، سنیچر	16.12.2026 تک
04164	شکور بستی		21:30	نارائن پور بازار	12:25		دوشنبہ، منگل، جمعہ	15.12.2026 تک
03257	داناپور		07:30	آنندوہار (ٹرمنل)	00:30	ہفتہ وار	اتوار	29.11.2026 تک
03258	آنندوہار (ٹرمنل)		05:00	داناپور	20:45		دوشنبہ	30.11.2026 تک
05301	مئو جنکشن		04:40	انبالہ کینٹ جنکشن	03:55	ہفتہ وار	جمعرات	26.11.2026 تک
05302	انبالہ کینٹ جنکشن		05:45	مئو جنکشن	04:30		جمعہ	27.11.2026 تک
05085	چھپرہ جنکشن		13:05	آنندوہار (ٹرمنل)	09:40	ہفتہ وار	منگل	24.11.2026 تک
05086	آنندوہار ٹرمنل		10:50	چھپرہ جنکشن	07:00		بدھ	25.11.2026 تک
03435	مالدہ ٹاؤن		09:30	آنندوہار (ٹرمنل)	13:40	ہفتہ وار	دوشنبہ	30.11.2026 تک
03436	آنندوہار (ٹرمنل)		14:50	مالدہ ٹاؤن	22:30		منگل	01.12.2026 تک
02877	رانچی جنکشن		16:25	آنندوہار (ٹرمنل)	18:00	ہفتہ وار	سنیچر	28.11.2026 تک
02878	آنندوہار (ٹرمنل)		19:30	رانچی جنکشن	19:10		اتوار	29.11.2026 تک
04123	پریاگ راج جنکشن		14:50	حضرت نظام الدین	11:35	ہفتہ میں دو دن	بدھ، اتوار	29.11.2026 تک
04124	حضرت نظام الدین		15:45	پریاگ راج جنکشن	09:10		جمعرات، دوشنبہ	30.11.2026 تک
05101	گورکھپور جنکشن		16:00	شکور بستی	11:05	ہفتہ وار	اتوار	29.11.2026 تک
05102	شکور بستی		13:15	گورکھپور جنکشن	08:30		دوشنبہ	30.11.2026 تک
03107	کولکاتہ		23:50	عالم نگر	19:45	ہفتہ وار	جمعرات	26.11.2026 تک
03108	عالم نگر		01:45	کولکاتہ	22:30		سنیچر	28.11.2026 تک
04183	پریاگ راج جنکشن		15:25	حضرت نظام الدین	11:35	ہفتہ وار	منگل	01.12.2026 تک
04184	حضرت نظام الدین		15:45	پریاگ راج جنکشن	09:10		بدھ	02.12.2026 تک
03437	مالدہ ٹاؤن		10:00	ہریدوار جنکشن	17:00	ہفتہ وار	سنیچر	28.11.2026 تک
03438	ہریدوار جنکشن		18:35	مالدہ ٹاؤن	23:55		اتوار	29.11.2026 تک
01705	جبل پور جنکشن		19:40	ایودھیادھام جنکشن	11:25	ہفتہ وار	منگل	29.12.2026 تک
01706	ایودھیادھام جنکشن		13:30	جبل پور جنکشن	06:45		بدھ	30.12.2026 تک
09309	اندور جنکشن		17:00	حضرت نظام الدین	05:00	ہفتہ میں دو دن	جمعہ، اتوار	27.11.2026 تک
09310	حضرت نظام الدین		08:20	اندور جنکشن	21:00		سنیچر، دوشنبہ	28.11.2026 تک
09257	بھاؤنگر ٹرمنس		14:20	شکور بستی	10:55	ہفتہ وار	جمعہ	27.11.2026 تک
09258	شکور بستی		13:15	بھاؤنگر ٹرمنس	08:50		سنیچر	28.11.2026 تک
09203	ویراول جنکشن		16:05	ہریدوار جنکشن	20:40	ہفتہ وار	منگل	24.11.2026 تک
09204	ہریدوار جنکشن		21:30	ویراول جنکشن	09:45		بدھ	25.11.2026 تک
09523	اوکھا		10:20	شکور بستی	10:35	ہفتہ وار	منگل	24.11.2026 تک
09524	شکور بستی		13:15	اوکھا	13:00		بدھ	25.11.2026 تک
09425	سابرمتی بی جی		18:45	ہریدوار جنکشن	20:30	ہفتہ وار	دوشنبہ	23.11.2026 تک
09426	ہریدوار جنکشن		21:45	سابرمتی بی جی	22:30		منگل	24.11.2026 تک
04811	باڑمیر		04:15	ہریدوار جنکشن	04:10	ہفتہ میں دو دن	دوشنبہ، جمعرات	30.11.2026 تک
04812	ہریدوار جنکشن		05:15	باڑمیر	06:35		منگل، جمعہ	01.12.2026 تک
09611	اجمیر جنکشن		19:45	یوگ نگری رشی کیس	12:50	ہفتہ وار	بدھ	25.11.2026 تک
09612	یوگ نگری رشی کیس		17:55	اجمیر جنکشن	09:55		جمعرات	26.11.2026 تک
09639	مدار جنکشن		04:30	روہتک جنکشن	12:50	روزآنہ	اتوار، پیر، منگل، بدھ جمعرات، جمعہ، سنیچر	30.11.2026 تک
09640	روہتک جنکشن		13:20	مدار جنکشن	22:35			30.11.2026 تک
09609	اودے پور سٹی		13:45	یوگ نگری رشی کیس	10:15	ہفتہ وار	منگل	24.11.2026 تک
09610	یوگ نگری رشی کیس		17:55	اودے پور سٹی	15:30		بدھ	25.11.2026 تک
01703	جبل پور جنکشن		15:30	ہریدوار جنکشن	14:20	ہفتہ وار	جمعرات	19.11.2026 تک
01704	ہریدوار جنکشن		15:10	جبل پور جنکشن	16:20		جمعہ	20.11.2026 تک
01707	جبل پور جنکشن		20:20	حضرت نظام الدین	14:25	ہفتہ وار	سنیچر	14.11.2026 تک
01708	حضرت نظام الدین		15:45	جبل پور جنکشن	09:30		اتوار	15.11.2026 تک
09093	اودھنا جنکشن		07:25	ایودھیا کینٹ	10:30	ہفتہ وار	جمعہ	13.11.2026 تک
09094	ایودھیا کینٹ		14:45	اودھنا جنکشن	17:15		سنیچر	14.11.2026 تک
09097	اودھنا جنکشن		06:45	ایودھیا کینٹ	11:30	ہفتہ وار	منگل	24.11.2026 تک
09098	ایودھیا کینٹ		13:30	اودھنا جنکشن	17:30		بدھ	25.11.2026 تک
02456	نئی دہلی		07:45	کانپور سینٹرل	13:15	ہفتہ میں چار دن	دوشنبہ، بدھ، جمعہ، سنیچر	30.11.2026 تک
02455	کانپور سینٹرل		15:00	نئی دہلی	20:20		دوشنبہ، بدھ، جمعہ، سنیچر	30.11.2026 تک
02458	آنندوہار ٹرمنل		07:20	کانپور سینٹرل	13:15	ہفتہ میں تین دن	منگل، جمعرات، اتوار	29.11.2026 تک
02457	کانپور سینٹرل		15:00	آنندوہار ٹرمنل	20:10		منگل، جمعرات، اتوار	29.11.2026 تک
05005	بڑھنی		15:10	جالندھر سٹی جنکشن	08:30	ہفتہ وار	بدھ	25.11.2026 تک
05006	جالندھر سٹی جنکشن		10:50	بڑھنی	04:45		جمعرات	26.11.2026 تک
01483	کھڑکی		17:30	حضرت نظام الدین	18:10	ہفتہ میں دو دن	منگل، جمعہ	20.11.2026
01484	حضرت نظام الدین		22:10	کھڑکی	22:15		بدھ، سنیچر	21.11.2026 تک
07621	حضور صاحب ناندیڑ		08:45	حضرت نظام الدین	14:00	ہفتہ وار	سنیچر	28.11.2026 تک
07622	حضرت نظام الدین		21:40	حضور صاحب ناندیڑ	00:35		اتوار	29.11.2026 تک
07021	چرل پلّی		19:20	حضرت نظام الدین	02:00	ہفتہ وار	دوشنبہ	30.11.2026 تک
07022	حضرت نظام الدین		04:00	چرل پلّی	13:50		بدھ	02.12.2026 تک
07023	چرل پلّی		19:45	حضرت نظام الدین	05:00	ہفتہ وار	منگل	24.11.2026 تک
07024	حضرت نظام الدین		07:15	چرل پلّی	17:45		جمعرات	26.11.2026 تک
09617	اودے پور سٹی		21:15	دہلی سرائے روہلا	11:15	ہفتہ میں دو دن	بدھ	25.11.2026 تک
09618	دہلی سرائے روہلا		13:45	اودے پور سٹی	04:00		جمعرات	26.11.2026 تک
01045	لوک مانیہ تلک ٹرمنس		07:35	ایودھیا کینٹ	10:15	ہفتہ میں دو دن	دوشنبہ، جمعہ	27.11.2026 تک
01046	ایودھیا کینٹ		13:50	لوک مانیہ تلک ٹرمنس	17:15		منگل، سنیچر	28.11.2026 تک
01913	کجھوراہو		22:15	حضرت نظام الدین	11:00	ہفتہ میں تین دن	دوشنبہ، بدھ، سنیچر	18.11.2026 تک
01914	حضرت نظام الدین		12:30	کجھوراہو	03:30		منگل، جمعرات، اتوار	19.11.2026 تک
06073	ترووننت پورم نارتھ		14:00	حضرت نظام الدین	23:50	ہفتہ وار	دوشنبہ	16.11.2026 تک
06074	حضرت نظام الدین		05:45	ترووننت پورم نارتھ	16:30		جمعرات	19.11.2026 تک
04209	وارانسی جنکشن	براستہ لکھنؤ (این آر)	22:15	دہلی جنکشن	13:45	ہفتہ میں تین دن	دوشنبہ، بدھ، جمعہ	27.11.2026 تک
04210	دہلی جنکشن		18:50	وارانسی جنکشن	09:50		منگل، جمعرات، سنیچر	28.11.2026 تک
04213	ایودھیا کینٹ	براستہ لکھنؤ (این آر)	18:20	آنندوہار ٹرمنل	06:10	ہفتہ میں دو دن	اتوار، جمعرات	29.11.2026 تک
04214	آنندوہار ٹرمنل		09:00	ایودھیا کینٹ	22:00		دوشنبہ، جمعہ	30.11.2026 تک
04227	وارانسی جنکشن	براستہ لکھنؤ (این آر)	11:05	چندی گڑھ جنکشن	04:20	ہفتہ میں دو دن	جمعرات، اتوار	29.11.2026 تک
04228	چندی گڑھ جنکشن		06:00	وارانسی جنکشن	00:55		جمعہ، دوشنبہ	30.11.2026 تک

ریل مسافروں سے اپیل ہے کہ کسی بھی دیگر جانکاری جیسے روٹ میں پڑنے والے اسٹیشن اور ان کا تفصیلی ٹائم ٹیبل کی جانکاری کیلئے ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ htttp://enquiry.indinrail.gov.in یا NTES App دیکھیں

اتر ریلوے

ہمیں www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ہمیں فالو کریں پر

اودھ نامہ

تاریکی پر روشنی کی فتح کی علامت

ہندو مذہبی روایت کے مطابق دیوالی یا دیپاولی کا تہوار رام چندر جی کے چودہ برس کے بن باس کے بعد ایودھیا واپس آنے کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ شری رام کی ایودھیا واپسی اماوس کی شام میں ہوئی تھی۔ جو مہینے کی سب سے تاریک رات ہوتی ہے، اس لئے بھی ان کے استقبال میں وہاں کے باشندوں نے اپنے گھروں اور راستوں کو روشن کیا تھا۔ اسی یاد میں ہر سال دیوالی کے موقع پر گھروں، بازاروں اور گلیوں کو دیوں اور روشنیوں سے سجایا جاتا ہے۔ دیوالی کا سب سے بڑا پیغام روشنی کی تاریکی پر فتح ہے۔ یہ روشنی صرف مٹی کے دیوں، برقی قمقموں اور رنگ برنگی لڑیوں تک محدود نہیں بلکہ اس کا حقیقی مفہوم انسان کے باطن کو روشن کرنا ہے۔ جہالت کے مقابلے میں علم، نفرت کے مقابلے میں محبت، ناانصافی کے مقابلے میں انصاف، مایوسی کے مقابلے میں امید اور خودغرضی کے مقابلے میں ایثار کی روشنی ہی دیوالی کے اصل پیغام کو مکمل کرتی ہے۔ اگر ہمارے گھروں میں ہزاروں چراغ روشن ہوں لیکن ہمارے دل نفرت، تعصب اور تنگ نظری کے اندھیروں میں ڈوبے رہیں تو دیوالی کی معنویت ادھوری رہ جائے گی۔

ہندوستان کی اصل طاقت اس کے تنوع میں پوشیدہ ہے۔ یہاں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، مختلف مذاہب کے ماننے والے بستے ہیں اور مختلف تہذیبی روایات پروان چڑھتی ہیں، لیکن ان سب کو جوڑنے والی ایک مشترکہ شناخت بھی ہے جسے ہندوستانیت کہا جاتا ہے۔ اس شناخت کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہے کہ دیوالی ہو یا عید، ہولی ہو یا کرسمس، ان سب تہواروں کو محبت، رواداری اور مشترکہ انسانی اقدار کے فروغ کا ذریعہ بنایا جائے۔ درحقیقت دیوالی کا پیغام کسی ایک دن یا ایک رات تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ چراغوں کی یہ روشنی ہمارے رویہ، کردار اور معاشرتی زندگی میں بھی دکھائی دینی چاہیے۔ ہمیں اپنے دلوں سے نفرت، تعصب، حسد اور تنگ نظری کے اندھیروں کو نکالنا ہوگا۔ دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنی ہوں گی، کمزوروں کا سہارا بننا ہوگا اور اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ جینے کا سلیقہ سیکھنا ہوگا۔ آیئے! اس دیوالی پر ہم صرف اپنے گھروں کو ہی نہیں بلکہ اپنے دلوں کو بھی روشن کریں۔ ایسا چراغ جلائیں جس کی روشنی کسی محروم کے گھر تک پہنچے، کسی مایوس چہرے پر مسکراہٹ بکھیرے اور کسی ٹوٹتے ہوئے رشتے میں محبت کی حرارت پیدا کرے۔ اپنے پڑوسیوں، دوستوں اور تمام ہم وطنوں کو خوشیوں میں شریک کریں۔ کیونکہ روشنی کی اصل قدر اس وقت بڑھتی ہے جب وہ دوسروں کے اندھیروں کو بھی دور کرنے کا سبب بنے۔ دیوالی کا حقیقی جشن اسی دن مکمل ہوگا جب ہمارے گھروں کے چراغوں کے ساتھ ہمارے دل بھی روشن ہوں گے، جب مٹھائیوں کی مٹھاس ہمارے رویوں میں اترے گی اور جب چراغوں کی قطاریں انسانی رشتوں میں محبت اور اعتماد کی روشنی بن کر جگمگائیں گی۔ یہی دیوالی کا پیغام ہے، یہی ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی روح اور یہی قومی یکجہتی کی اصل بنیاد ہے۔ ملک کی مشترکہ تہذیب میں دیوالی کی اہمیت اس لیے بھی غیر معمولی ہے کہ یہ صرف ایک مذہبی طبقے کی خوشی نہیں رہ گئی ہے۔ ملک کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ اس تہوار کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ کہیں غیر مسلم دوست اپنے مسلمان پڑوسیوں کو مٹھائیاں بھیجتے ہیں تو کہیں مسلمان دوست اپنے ہندو احباب کو دیوالی کی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ بازاروں میں خریداری کی رونق، گھروں میں پکوانوں کی خوش بو، بچوں کے چہروں پر مسکراہٹ اور دوستوں کے درمیان تحائف کا تبادلہ ایک ایسی فضا پیدا کرتا ہے جس میں مذہبی شناختیں انسانی رشتوں کی گرم جوشی کے سامنے ثانوی ہوجاتی ہیں۔ دیوالی کے موقع پر گھروں کی صفائی، سجاوٹ، نئے کپڑوں کی خریداری، مٹھائیوں کی تیاری، رنگولی بنانے اور دیے جلانے کی روایت ہے۔ اس موقع پر لوگ ایک دوسرے کو تحفہ تحائف نذر کرتے ہیں۔ جس سے رشتوں میں محبت کی تجدید ہوتی ہے۔

کسی ضرورت مند خاندان کے گھر راشن پہنچانا، غریب بچوں کو نئے کپڑے دینا، کسی بزرگ کی خبر گیری کرنا یا کسی تنہا شخص کے ساتھ چند لمحے گزارنا بھی روشنی کا ایک چراغ روشن کرنے کے مترادف ہے۔ اصل خوشی وہ نہیں جو صرف اپنے گھر کی چار دیواری میں سمٹ کر رہ جائے بلکہ وہ ہے جو دوسروں کی زندگیوں میں بھی امید اور مسرت پیدا کرے۔ آج کے دور میں جب معاشرہ مذہبی، لسانی، نسلی اور سیاسی تعصبات کی زد میں ہے، دیوالی جیسے تہواروں کا محبت اور یکجہتی کا پیغام پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ اختلافات انسانی معاشرے کا فطری حصہ ہیں، لیکن اختلاف کو دشمنی میں بدل دینا کسی بھی مہذب معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے۔ مذہب، زبان، لباس اور رسم و رواج کے اختلافات کے باوجود انسانیت ایک مشترکہ قدر ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ کسی شخص سے اختلاف رکھنے کا مطلب اس سے نفرت کرنا نہیں ہے۔ ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کرتے ہوئے بھی محبت، دوستی اور تعاون کے رشتے قائم رکھے جاسکتے ہیں۔

روشنی کسی ایک گھر، گلی یا مذہب کی ملکیت نہیں ہوتی۔ چراغ جہاں بھی جلتا ہے، اپنے آس پاس کے ماحول کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح محبت بھی کسی مذہب، ذات یا طبقے کی پابند نہیں ہوتی۔ اس کی روشنی ہر انسان کے لیے یکساں ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ دیوالی کی خوشیوں کو محض نمائش اور صارفیت کا ذریعہ نہ بننے دیا جائے۔ مہنگے تحائف، قیمتی لباس اور غیر ضروری خریداری کے بجائے سادگی، خلوص اور محبت کو اہمیت دی جائے۔ تہواروں کی روح بازاروں کی چمک دمک سے نہیں بلکہ انسانی رشتوں کی گرم جوشی سے زندہ رہتی ہے۔ ایک چھوٹا سا دیا بھی اتنی ہی روشنی پھیلا سکتا ہے جتنی ایک بڑی آرائشی لائٹ، بشرطیکہ اس کے پیچھے محبت اور خلوص کا جذبہ موجود ہو۔

موجودہ نظامِ حکومت کے قول اور فعل میں تضاد

گھر کے باہر 'وسودھیو کٹمبکم' اور گھر کے اندر 'بلڈوزر'

آکار پٹیل

میرا استدلال یہ ہے کہ ہندوتوا کے زیر اثر ہندوستان ابھی پوری طرح ایک فرقہ وارانہ ملک نہیں بن پایا ہے۔ میں اس موضوع پر پہلے بھی لکھ چکا ہوں، لیکن میرا بنیادی استدلال یہ ہے کہ 2008 سے پہلے نیپال اسمرتیوں میں بیان کردہ مذہبی اصولوں کو قانون بنا کر 'ہندو راشٹر' کے حقیقی اور مکمل تصور کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہا تھا۔ یہی صورت حال ہندوستان پر بھی نافذ ہوتی ہے۔ یہ ایک ساختیاتی مسئلہ ہے، جس کا حل ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کی مثالی ریاست کے بارے میں گرو گولوالکر کے خیالات اور ان کے تصورات بی جے پی کے انتخابی منشوروں کا حصہ نہیں بنتے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ریاست یعنی نظام حکمرانی کا ڈھانچہ اپنے اندر سیکولر اور غیر فرقہ وارانہ بنے رہنے کا ایک فطری رجحان برقرار رکھتا ہے۔ ہم اسے کیسے دیکھ سکتے ہیں؟ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جب حکومت بیرونی دنیا کے ساتھ رابطہ کرتی ہے تو اس کا رویہ کیسا ہوتا ہے۔ جب ہمارے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ دنیا کو نصیحتیں دینے اور اس سے عزت و اعزاز حاصل کرنے کے لیے بیرون ملک دورے کرتے ہیں تو وہاں ان کی زبان اور بیانات ویسے نہیں ہوتے، جیسے وہ ہندوستان کے اندر دیتے ہیں۔ وہ 'وسودھیو کٹمبکم' اور 'سرو دھرم سمبھاؤ' کی باتیں کرتے ہیں۔ وہ دنیا کو یہ نہیں بتاتے کہ ہندوستان کے اندر ان کی پالیسی میں بلڈوزر، گائے کے گوشت کے نام پر موب لنچنگ، سی اے اے-این آر سی اور 'لو جہاد' شامل ہیں۔ وہ اقوام متحدہ اور دیگر پلیٹ فارموں پر نہرو وادی لبادہ اوڑھ کر جاتے ہیں۔ 'ہرمیٹ کریب' (ایک قسم کا کیکڑا) نام کا ایک جاندار ہوتا ہے۔ اس کا اپنا کوئی خول نہیں ہوتا، وہ کسی مردہ جاندار کا خول لے کر اسے اپنی حفاظت کے لیے استعمال کرتا ہے۔ دنیا کے سامنے جانے پر بی جے پی بھی نہرو وادی سیکولرزم کے ساتھ بالکل ایسا ہی کرتی ہے۔ دنیا کے سامنے وہ جس آفاقیت کی باتیں کرتے ہیں اور جس جامع نقطہ نظر کو اپنانے کا دکھاوا کرتے ہیں، وہ ملک کے اندر ان کے طرز عمل سے بالکل میل نہیں کھاتا۔ اس کی تصدیق ان تمام قوانین سے ہوتی ہے، جو انہوں نے 2015 سے اب تک مختلف برسوں میں بنائے ہیں۔ مثال کے طور پر 2015 میں گائے کے گوشت پر پابندی کو مجرمانہ شکل دینا، 2018 میں بین مذہبی شادی کو جرم کے زمرے میں لانا، 2019 میں مسلم طلاق کو جرم قرار دینا اور شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) سے مسلمانوں کو باہر رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

اس سے ایک ایسی متضاد صورت حال پیدا ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ہم پر منافقت کا الزام لگ سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، اس سے ہم پر دنیا کا ایسا دباؤ بھی پڑسکتا ہے، جو شاید اس وقت نہ پڑتا، اگر ہم ان اقدار کا دکھاوا نہ کرتے جن پر ہم حقیقت میں یقین نہیں رکھتے۔ اگست 2019 میں ہندوستان نے کشمیریوں کے لیے انٹرنیٹ پر پابندی لگادی تھی۔ اس کے 4 ماہ بعد 6 دسمبر کو امریکہ میں ایک قرارداد پیش کی گئی۔ امریکی کانگریس (پارلیمنٹ) مطالبہ کررہی تھی کہ ہندوستان یہ پابندی ہٹائے۔ اس قرارداد کو پیش کرنے والی خاتون رکن کانگریس ہندوستانی نژاد تھیں۔ اسی ماہ جے شنکر واشنگٹن میں تھے اور انہیں 'ہاؤس فارن افیئرز کمیٹی' کے ارکان سے ملاقات کرنی تھی۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ قرارداد پیش کرنے والی رکن (ڈیموکریٹ پرمیلا جے پال) بھی اس میٹنگ میں موجود رہیں گی تو جے شنکر نے اس میں شامل ہونے سے انکار کردیا۔ یہ ٹرمپ کی پہلی مدتِ صدارت کی بات ہے۔ اس وقت یہ بل پیش تو کیا گیا تھا، لیکن اس پر کوئی ووٹنگ نہیں ہوئی۔ جب ٹرمپ انتخاب ہار گئے اور جنوری 2021 میں جو بائیڈن نے حلف لیا تو ہندوستان نے یہ پابندی ہٹا دی۔ کیوں؟ شاید اس لیے کہ ہماری حکومت کو لگا کہ وہ ڈیموکریٹس کے دباؤ کا سامنا نہیں کرپائے گی۔

یورپ میں بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ 28 جنوری 2020 کو وہاں کی پارلیمنٹ میں 5 مختلف گروپوں نے شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے خلاف ایک قرارداد پیش کی، جس میں اس کی سخت مذمت کی گئی تھی۔ یہاں کے اخبارات میں خبر شائع ہوئی تھی کہ اس قرارداد کو منظور کرانے کے لیے کافی ووٹ موجود تھے۔ 17 فروری کو جے شنکر بروسلز گئے تاکہ کوئی سمجھوتہ کیا جا سکے۔ ہمیں اس کی پوری معلومات نہیں ہیں، کیونکہ یہ حکومت شفاف نہیں ہے، لیکن ہوا یہ کہ وہاں اس قرارداد پر ووٹنگ نہیں ہوئی۔ اور اگرچہ یہ قانون یہاں پہلے ہی منظور ہو چکا تھا، اس کے باوجود ہندوستان نے اگلے چار سال تک اسے نافذ نہیں کیا۔

قول اور فعل کے درمیان فرق سے پیدا ہونے والا مسئلہ کہیں اور بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ گزشتہ سال 'گلوبل الائنس آف نیشنل ہیومن رائٹس انسٹی ٹیوشنز' نے ہمارے قومی انسانی حقوق کمیشن کا درجہ 'اے' سے گھٹا کر 'بی' کر دیا۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس کی بنیادی وجوہات یہ تھیں کہ کمیشن آزاد نہیں تھا، پولیس کے مظالم کی تحقیقات پولیس ہی کی قیادت میں ہورہی تھیں، اس میں تنوع کی کمی تھی اور ریاست یعنی حکومت کی جانب سے کی جانے والی منظم خلاف ورزیوں پر یہ کمیشن خاموش تھا۔

یہ تمام باتیں بالکل درست ہیں۔ ہم نے درجہ گھٹائے جانے کے خلاف اپیل کی ہے اور اس کی سماعت اگلے چند دنوں میں ہونی ہے۔ لیکن اپیل کرنے سے کہیں زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم اپنے طرزِ عمل میں تبدیلی لائیں، تاکہ ہم پر یہ دکھاوا کرنے کا الزام نہ لگے کہ ہم کچھ اور ہیں، جبکہ دنیا کو کچھ اور دکھانا چاہتے ہیں۔ اور اس پورے معاملے میں جب دنیا اس تضاد کو دیکھتی ہے اور اس کی طرف توجہ دلاتی ہے تو حکومت خود کو درست کرنے کے بجائے چڑ جاتی ہے اور بے چینی کے ساتھ ردعمل ظاہر کرنے لگتی ہے۔ اس کی چند مثالیں ہیں۔ فریڈم ہاؤس کی اس رپورٹ پر حکومت کا ردعمل، جس میں ہندوستان کو صرف 'جزوی طور پر آزاد' (پارٹلی فری) کے زمرے میں رکھا گیا تھا۔ 2021 میں حکومت نے اس نتیجے کو 'گمراہ کن، غلط اور بے بنیاد' قرار دیا تھا۔ اسی طرح، جب اکانومسٹ انٹیلی جنس یونٹ نے 2020 میں ہندوستان کو 'ناقص جمہوریت' قرار دیا تو حکومت نے اسے 'گمراہ کن اور مفروضوں پر مبنی' بتایا۔ وہیں، عالمی بھوک اشاریہ (گلوبل ہنگر انڈیکس) میں ہندوستان کی درجہ بندی گرنے پر بھی حکومت کے ردعمل اسی رویے کی عکاسی کرتے ہیں۔ 2021 میں اسے 'غیر سائنسی'، 2022 میں 'ہندوستان کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش' اور 2023 میں 'خراب جائزہ لینے کا طریقہ' قرار دیا گیا۔ اقلیتوں کو نشانہ بنا کر کیے جانے والے حملے عموماً عالمی اشاریوں میں ہندوستان کی درجہ بندی گرنے کی ایک بڑی وجہ ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود، کبھی کبھی حکومت اس بات پر حیرت ظاہر کرتی نظر آتی ہے کہ جمہوریت کی ماں کہلانے والے ہندوستان کو جمہوریت کے معاملے میں اتنے خراب نمبر کیوں ملتے ہیں۔ مسئلہ بالکل واضح ہے، آزادی کو فرد کے حقوق اور شہری آزادیوں سے الگ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا۔ جو حکومت یہ مان کر چلتی ہے کہ جمہوریت کا مطلب صرف آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانا ہے، جبکہ حالیہ دنوں میں اس محاذ پر بھی ہماری صورت حال کمزور ہوئی ہے، وہ اپنی خامیوں کی طرف توجہ دلائے جانے پر ہمیشہ دفاعی رویہ ہی اختیار کرے گی۔ ایک حد تک یہ بات درست ہے۔ خلیجی ممالک اور شمالی کوریا کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دنیا انہیں غیر جمہوری کہتی ہے، کیونکہ انہوں نے کبھی جمہوری ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا تھا۔ مسئلہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو خود کو 'سرکردہ' (یا مثالی) ہونے کا دکھاوا کرتے ہیں۔ وہ دنیا کو یہ بتا کر خود کو مشکل میں ڈال لیتے ہیں کہ وہ کچھ ایسے ہیں، جو حقیقت میں ہیں ہی نہیں۔ ☆

یوگی بمقابلہ اعظم: قانون کی جنگ یا بدلے کی سیاست؟

ناگیندر

سپریم کورٹ نے سماجوادی پارٹی کے لیڈر اعظم خان کو جیل سے رہائی کے دوران ہی ای ڈی کے ذریعے گرفتار کیے جانے کو چیلنج کرنے والی عرضی کو پیر (2 نومبر) کو سماعت کے لیے منظور کرلیا۔ اس عرضی پر اسی ہفتہ سماعت ہوسکتی ہے۔ ممکن ہے کہ ملک کی سب سے بڑی عدالت سے انہیں راحت بھی مل جائے، لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ کیا اتر پردیش حکومت انہیں جیل سے باہر رہنے دے گی؟ کیا اقتدار انہیں کھلی ہوا میں سانس لینے دینا چاہتا ہے؟ خاص طور پر ایسے وقت میں، جب ملک اور ریاست میں انتخابی سرگرمیاں تیز ہو رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں جب سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے رامپور ضلع جیل میں اعظم خان سے ملاقات کی، تو ریاست کی سیاست میں ایک بار پھر زبردست گرما گرمی دیکھنے کو ملی۔ اس کے بعد ہونے والی سماعت میں ہائی کورٹ نے 2 پین کارڈ کے معاملہ میں سزا معطل کرتے ہوئے اعظم خان کو ضمانت دے دی۔ وہ جیل سے باہر نکلنے ہی والے تھے کہ باہر انتظار کررہی ای ڈی کی ٹیم نے انہیں منی لانڈرنگ کے ایک اور معاملے میں دوبارہ گرفتار کر لیا۔ یعنی ایک معاملے میں قانونی راحت ملی نہیں کہ دوسرے شکنجے نے انہیں دوبارہ سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ اتر پردیش کی سیاست میں یوگی آدتیہ ناتھ اور اعظم خان کے درمیان یہ تلخی اب محض دو رہنماؤں کی ذاتی دشمنی تک محدود نہیں رہ گئی ہے۔ یہ کشمکش آج اتر پردیش کے سیاسی کردار، انتظامی مشینری کے استعمال، مسلم قیادت کے مستقبل اور ہندوستانی جمہوریت میں مخالفت کے تئیں اقتدار کے رویے کا ایک بڑا اور پیچیدہ سوال بن چکی ہے۔ ایک طرف اعظم خان کے خلاف درج 80 سے زیادہ مقدمات کی طویل فہرست، ان کی بار بار گرفتاری، جوہر یونیورسٹی پر سرکاری بلڈوزر کی کارروائی اور ایک معاملے سے رہا ہوتے ہی دوسرے میں پھنس جانا ہے، تو دوسری طرف یہ سوال مسلسل گہرا ہوتا جارہا ہے کہ کیا یہ سب صرف 'قانون کی حکمرانی' (رول آف لا) قائم کرنے کی کوشش ہے یا پھر کسی مضبوط سیاسی مخالف کو اس کی جڑ سمیت اکھاڑ پھینکنے کی ایک سوچی سمجھی ضد؟ اس کثیر الجہتی سوال کی تہہ تک پہنچنے کے لیے ہمیں دونوں لیڈران کے درمیان پرانی نظریاتی کشمکش، رامپور اور گورکھپور کے سیاسی مساوات اور 2017 کے بعد انتظامیہ کے بدلے ہوئے تیوروں کا جائزہ لینا ہوگا۔

یوپی کی سیاست کے 2 متضاد قطب

کسی بھی سیاسی نظام میں کچھ چہرے محض افراد نہیں ہوتے، بلکہ وہ اپنے دور کے نظریات کی سب سے بڑی علامت ہوتے ہیں۔ یوپی کی سیاست میں یوگی آدتیہ ناتھ اور اعظم خان ایسے ہی دو متضاد قطب ہیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ جہاں 'گورکش پیٹھ' کی روایت اور ہندوتوا کے جارحانہ ثقافتی قوم پرستی کے سب سے بڑے علم بردار کے طور پر قائم ہیں، وہیں اعظم خان گزشتہ 4 دہائیوں سے اتر پردیش میں مسلم سیاست کے سب سے بے باک، بااثر اور نظریاتی طور پر سخت گیر ستون مانے جاتے رہے ہیں۔ 2012 سے 2017 کے درمیان سماجوادی پارٹی کی حکومت کے دوران جب اعظم خان ریاست کے سب سے طاقتور وزیروں میں شمار ہوتے تھے، تب رامپور ان کی سیاسی تجربہ گاہ اور ناقابل تسخیر قلعہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کے برعکس گورکھپور سے رکن پارلیمنٹ رہنے والے یوگی آدتیہ ناتھ ریاست کی مرکزی دھارے کی سیاست میں ہندوتوا کے ایجنڈے کو تیزی سے آگے بڑھا رہے تھے۔ جب 2017 میں ریاست کے اقتدار میں تبدیلی آئی اور یوگی آدتیہ ناتھ وزیر اعلیٰ بنے، تو یہ تبدیلی محض 2 پارٹیوں کی ادلا بدلی نہیں تھی۔ یہ اقتدار کے مرکز، انتظامی طرزعمل اور نظریاتی بالادستی کی ایک تاریخی منتقلی تھی، جس کے مرکز میں اعظم خان اور ان کی سیاسی سلطنت آگئی۔

دشمنی کی تاریخی شروعات

ایسا نہیں ہے کہ یوگی اور اعظم کے درمیان تلخی حکومت بدلنے کے بعد شروع ہوئی ہو۔ اس کی بنیاد آدتیہ ناتھ کے وزیر اعلیٰ بننے سے بہت پہلے ہی پڑ چکی تھی۔ 26-2015 کے دوران جب اسمبلی کے ایوان میں یا عوامی پلیٹ فارموں سے دونوں رہنما آمنے سامنے آتے، تو سیاسی آداب اکثر پامال ہوتے رہتے تھے۔ اعظم خان نے اس وقت کی سماجوادی پارٹی حکومت کے دوران یوگی آدتیہ ناتھ کی ذاتی زندگی اور سادھو سنتوں کے طریقہ کار کو لے کر کئی بار انتہائی جارحانہ اور متنازعہ رویہ اختیار کیا۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی اعظم خان کے سیاسی تکبر اور انتظامی طرزعمل پر سخت جوابی حملے کیے۔ رفتہ رفتہ یہ ذاتی تلخی گہری سیاسی دشمنی میں تبدیل ہوگئی۔ مئی 2017 میں جب یوگی نے اقتدار سنبھالا، تو ان کی فطرت کے مطابق اس ذاتی دشمنی کو انتظامی طاقت بھی مل گئی۔ اعظم خان نے حکومت کے ابتدائی مہینوں میں ہی وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پر مسلمانوں پر ظلم وستم کا سنگین الزام لگایا۔ یہاں تک کہ انہوں نے بین الاقوامی پلیٹ فارموں اور اقوام متحدہ تک جانے کی بات کہہ کر حکومت کی مشکلات بڑھانے کی کوشش کی۔ آگرہ میں سماج وادی پارٹی کے ایک کنونشن کے دوران اعظم نے رام اور کرشن کو اپنا آئیڈیل بتاتے ہوئے یوگی سے کھل کر سوال کیا کہ کیا وہ پیغمبر محمد اور حضرت عیسیٰ کو اپنا آئیڈیل مانتے ہیں؟ یہ اس سیاسی ثقافت کو براہ راست چیلنج تھا، جسے یوگی آدتیہ ناتھ آگے بڑھا رہے تھے۔ اسی وقت طے ہوگیا تھا کہ آنے والے دنوں میں یہ کشمکش وجود کی لڑائی بننے والی ہے۔

بیانات میں پولرائزیشن اور 'رامپوری چاقو'

جیسے جیسے انتخابات قریب آئے، دونوں لیڈران کے درمیان زبان اور جارحیت میں تلخی بڑھتی گئی۔ 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران رام پور کی جنگ پر پورے ملک کی نظریں جم گئیں۔ اعظم خان نے بی جے پی امیدوار جیا پردا کے خلاف 'بھگوا انڈر وئیر' سے متعلق توہین آمیز تبصرہ کیا، تو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سنبھل میں ایک انتخابی جلسے کے دوران براہ راست جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت نے 'اینٹی رومیو اسکواڈ' ایسے ہی لوگوں کے لیے بنایا ہے۔ سیاسی تجزیہ کار راجیش ملک کہتے ہیں کہ "کسی وزیر اعلیٰ کی جانب سے عوامی پلیٹ فارم سے کسی سیاسی مخالف کو براہ راست پولیس سے جبر کی علامتوں سے جوڑنا معمول کی سیاسی تنقید سے کہیں آگے کی بات تھی۔" اسی انتخابی مہم کے دوران اعظم خان نے بھی یوگی آدتیہ ناتھ پر سخت ذاتی تبصرے کیے۔ اکتوبر 2011 میں رامپور اسمبلی ضمنی انتخاب کی مہم چلانے خود وزیر اعلیٰ یوگی پہنچے تو انہوں نے اعظم کا نام لیے بغیر ان پر غریبوں اور کسانوں کی زمین ہڑپنے کا کھلا الزام لگایا۔ اس کے بعد کے برسوں میں بھی، چاہے وہ 'رام پوری چاقو' کا حوالہ ہو یا 'رسی جل گئی، مگر بل نہیں گیا' جیسے طنز، اعظم پر حملہ کیے بغیر یوگی کی کوئی تقریر کبھی مکمل ہی نہیں ہوئی۔ اقتدار کے اعلیٰ ترین منصب پر بیٹھے یوگی کے لیے اعظم اس وقت تک ایک ایسی علامت بن چکے تھے، جسے نیست و نابود کرنا ان کی سیاسی اور نظریاتی ترجیح تھی۔

قانونی شکنجہ: معمولی معاملات بمقابلہ سنگین الزامات

اعظم خان کے خلاف مقدمات کا انبار لگنا اس پوری کہانی کا سب سے متنازعہ اور پیچیدہ حصہ ہے۔ 2017 کے بعد اعظم خان پر 80 سے زیادہ مقدمات درج کیے گئے۔ ان مقدمات کی نوعیت کو 2 حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

معمولی اور انتظامی تنازعات ان میں بھینس، بکری اور مرغی کی چوری، مدرسہ عالیہ کی پرانی کتابیں اور میونسپلٹی کی صفائی کی مشینیں جو ہر یونیورسٹی کے احاطے میں رکھے جانے جیسے مقدمات شامل ہیں۔ ناقدین اور قانونی ماہرین کے ایک بڑے طبقے کا خیال ہے کہ یہ 'ریاستی مشینری کا حد سے زیادہ استعمال' اور بدنیتی پر مبنی کارروائی ہے، جس کا مقصد کسی شخص کو محض ذہنی اور جسمانی طور پر ہراساں کرنا تھا۔ سنگین، مالی اور مجرمانہ معاملات لیکن اس فہرست میں صرف چھوٹے مقدمات ہی نہیں ہیں۔ جوہر یونیورسٹی کی تعمیر کے لیے کسانوں، دلتوں اور سرکاری زمینوں پر زبردستی قبضہ کرنے کے درجنوں سنگین مقدمات درج ہوئے۔ بیٹے عبداللہ اعظم کے لیے فرضی پیدائشی سرٹیفکیٹ بنوانے، دو الگ الگ تاریخ پیدائش والے دو پین کارڈ اور پاسپورٹ استعمال کرنے کا معاملہ بھی سامنے آیا، جس میں عدالت نے انہیں اور ان کے خاندان کو قصوروار قرار دیا۔ رام پور کے ڈونگر پور علاقے میں غریب لوگوں کے مکانات زبردستی تڑوانے، لوٹ مار اور ڈکیتی (دفعہ 395) کا معاملہ بھی شامل ہے، جس میں ایم پی-ایم ایل اے عدالت نے انہیں طویل سزا سنائی۔ اس کے علاوہ، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے منی لانڈرنگ اور یونیورسٹی کو ملنے والے مالی عطیات میں بے ضابطگیوں کی جانچ جاری ہے، جس میں ان کی حالیہ گرفتاری ہوئی ہے۔ ایسے میں یہ بات تو واضح ہو ہی جاتی ہے کہ اعظم خان کا جیل کا سفر محض پولیس تھانوں میں درج ایف آئی آر کا نتیجہ نہیں، بلکہ ملک کی مختلف عدالتوں کی جانب سے انہیں کئی معاملات میں قصوروار ٹھہرائے جانے کے بعد شروع ہونے والے ایک طویل عدالتی عمل کا حصہ ہے۔

قانون کی حکمرانی یا سیاسی انتقام؟

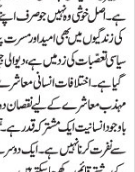
لیکن اصل سوال عدالتی فیصلوں کی تکنیکی باریکیوں کا نہیں، بلکہ ریاستی اقتدار کی نیت کا ہے۔ جب ریاستی حکومت کسی ایک رہنما کو گھیرنے کے لیے اپنی پوری طاقت، خفیہ نظام، محکمۂ مال اور پولیس فورس جھونک دیتی ہے، تو یہ 'انصاف' کم اور 'سیاسی انتقام' زیادہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ اعظم خان مجرم ہیں یا نہیں، اس کا آخری فیصلہ عدالتیں کریں گی۔ لیکن جس طرح ایک مقدمے میں ضمانت ملتے ہی عجلت میں دوسرا مقدمہ زندہ کردیا جاتا ہے اور رہائی پانے والے کے استقبال کے لیے ایک دوسری نفری پہلے سے جیل کے پھاٹک پر موجود دکھائی دیتی ہے، وہ واضح پیغام دیتا ہے کہ اقتدار کا مقصد محض سزا دلانا نہیں، بلکہ اعظم خان کو سیاسی طور پر پوری طرح غیر متعلق اور مفلوج بنا دینا ہے۔ یہ لڑائی اب صرف یوگی اور اعظم کی نہیں رہ گئی ہے۔ یہ اس ملک کی پوری اپوزیشن اور اقلیتی طبقے کے لیے ایک خوفناک سیاسی مثال (پریسیڈنٹ) بن چکی ہے۔ اقتدار آج یہ پیغام دے رہا ہے کہ جو بھی اس کے نظریاتی ایجنڈے کی راہ میں آئے گا، اس کا انجام اعظم خان جیسا ہوگا۔ اس کا سیاسی قلعہ ڈھا دیا جائے گا، اس کا خاندان سلاخوں کے پیچھے ہوگا اور اس کا پورا وجود قانونی چکرویو میں الجھا دیا جائے گا۔ اعظم خان کو نیست و نابود کرنے کی یہ ضد اتر پردیش کی سیاست کو ایک ایسے دوراہے پر لے آئی ہے، جہاں 'قانون کی حکمرانی' خود کٹہرے میں کھڑی ہے۔ اقتدار بھلے ہی اپنی اس ظالمانہ کامیابی پر اپنی پیٹھ تھپتھپا لے لیکن تاریخ یاد رکھے گی کہ جب جمہوری مخالفت کو کچلنے کے لیے قانون کو ہی ہتھیار بنا لیا جائے، تو وہ انصاف نہیں بلکہ 'کینہ پروری کی مکمل سیاست' ہوتی ہے۔

پیشے سے وکیل اور سماجی کارکن پربھات کمار کہتے ہیں کہ جمہوریت کی خوبصورتی اسی بات میں ہے کہ جرم اور بدعنوانی کا حساب ہمیشہ قانون اور غیر جانب دار عدلیہ کے ذریعے ہونا چاہیے، نہ کہ اقتدار کے تکبر یا سیاسی رنجش کی بنیاد پر۔ یوگی بنام اعظم کی یہ لڑائی آخر کار اس بات کا امتحان ہے کہ کیا اتر پردیش میں قانون کی حکمرانی واقعی غیر جانب دار ہے یا پھر اقتدار کی راہداریوں میں طاقتور حکمرانوں کے ہاتھوں انصاف ایک سیاسی ہتھیار بن چکا ہے۔

☆☆☆

ووٹ کی شفافیت پر سوالات: جمہوریت کا امتحان

محمد علاء الدین قادری مصباحی



ضرورت اس بات کی ہے کہ سیاسی اختلافات اور الزام تراشیوں سے بالاتر ہوکر انتخابی نظام کو زیادہ شفاف، قابلِ اعتماد اور جواب دہ بنایا جائے، کیوں کہ مضبوط جمہوریت کا تقاضا یہی ہے کہ اقتدار کے حصول سے زیادہ عوام کے اعتماد اور ان کے حقِ رائے دہی کو اہمیت دی جائے۔

ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے اور اس کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہاں مختلف مذاہب، تہذیبوں، زبانوں اور مختلف رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والوں کو اپنے عقائد ونظریات کے مطابق زندگی گزارنے اور اپنی مذہبی وتہذیبی روایات پر عمل کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ انہیں مختلف آئینی حقوق اور تحفظات بھی میسر ہیں، جنہیں بروئے کار لاکر وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ لیکن گزشتہ چند برسوں سے ہندوستان کی جمہوری شبیہ مختلف وجوہات کی بنا پر زیر بحث ہے، [illegible] ایسے حالات میں جمہوری نظام کی بنیادی اقدار اور آئینی حقوق کے تحفظ کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

جمہوریت کی بنیادی روح عوام کے حق رائے دہی میں مضمر ہے، جس کے ذریعے شہری اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں اور ملک کے سیاسی وانتظامی مستقبل کا تعین کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ آج یہی بنیادی حق مختلف سوالات کی زد میں ہے۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ ملک میں انتخابی بے ضابطگیوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور بعض حلقوں کی جانب سے یہ دعویٰ بھی کیا جارہا ہے کہ موجودہ حکومت انتخابی عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کے نتیجے میں اقتدار تک پہنچی ہے۔ اس سلسلے میں اپوزیشن کی جانب سے نہ صرف حکومت بلکہ الیکشن کمیشن کی کارکردگی اور غیر جانب داری پر بھی سوالات اٹھائے جارہے ہیں۔ یوں انتخابی شفافیت کا معاملہ محض سیاسی بحث تک محدود نہ رہ کر جمہوری نظام کے استحکام سے جڑ گیا ہے۔

اسی تناظر میں اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی نے 1/ نومبر 2026 کو [illegible] ان مسائل کو اٹھایا، [illegible] جب کہ حکومت کی جانب سے ان الزامات کے جواب میں ایسی وضاحت سامنے آنے کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے [illegible] الیکشن کمیشن کی کارکردگی کے حوالے سے بھی اٹھائے جانے والے سوالات پر مزید وضاحت اور اطمینان بخش جواب [illegible] یہی وجہ ہے کہ موجودہ صورت حال میں ووٹ کی شفافیت کا مسئلہ غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے [illegible]

ظاہر ہے کہ ایک جمہوری ملک میں ووٹ ہی عوام کی بنیادی طاقت اور اظہار رائے کا اہم ذریعہ ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعے عوام اپنی پسند کے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں [illegible] اگر اسی بنیادی حق کی شفافیت پر سوالات اٹھنے لگیں تو جمہوری نظام پر عوام کا اعتماد متاثر ہونا فطری ہے۔ [illegible] جس کے نتیجے میں ملک کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

[illegible] لیے ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن اپنی خود مختاری اور غیر جانب داری کو عملی طور پر یقینی بنائے اور اپنے اقدامات کے ذریعے عوام کا اعتماد بحال کرنے کی کوشش کرے۔

اس مقصد کے لیے انتخابی عمل میں شفافیت اور جواب دہی کا مؤثر نظام قائم کرنا ناگزیر ہے، تاکہ کسی بھی قسم کی انتخابی بے ضابطگی یا بدعنوانی کی گنجائش کم سے کم رہ جائے۔ ووٹر لسٹوں کو درست کیا جائے، انتخابی عمل سے متعلق ضروری معلومات عوام کے سامنے واضح انداز میں پیش کی جائیں [illegible] حکومت اور اپوزیشن دونوں کو چاہیے کہ وہ اس معاملے میں اپنی اپنی جمہوری ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ [illegible] انتخابی نظام میں ضروری اصلاحات کرنے کے لیے سنجیدہ رویہ اختیار کریں۔

اگر ان مسائل پر بروقت اور سنجیدگی سے توجہ نہ دی گئی تو آنے والے وقت میں صورت حال مزید پیچیدہ ہوسکتی ہے۔ ایک جمہوری نظام میں عوام کا اعتماد برقرار رکھنا بنیادی اہمیت رکھتا ہے، کیوں کہ اعتماد کے فقدان کی صورت میں غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں اور حکومت وعوام کے درمیان دوریاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اس لیے انتخابی عمل سے متعلق پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کو نظر انداز کرنے کے بجائے ان کے ازالے کی کوشش ہونی چاہیے، تاکہ جمہوری اداروں کی ساکھ متاثر نہ ہو اور عوام کا اپنے نظام پر اعتماد برقرار رہے۔

آخر میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ جمہوریت کی مضبوطی محض انتخابات کے انعقاد سے نہیں، بلکہ ان کی شفافیت، غیر جانب داری اور عوامی اعتماد سے وابستہ ہوتی ہے۔ [illegible] اس بات کی بے حد ضرورت ہے کہ سیاسی اختلافات اور الزام تراشیوں سے بالاتر ہوکر انتخابی نظام کو زیادہ شفاف، قابل اعتماد اور جواب دہ بنایا جائے، کیوں کہ مضبوط جمہوریت کا تقاضا یہی ہے کہ اقتدار کے حصول سے زیادہ عوام کے اعتماد اور ان کے حق رائے دہی کو اہمیت دی جائے۔

(البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ)

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

اردو شاعری میں دیوالی کی پھلجھڑیاں

غوث سیوانی

بھارت میں منائے جانے والے تمام تہواروں میں دیپاوَلی۔ سامعی اور مذہبی دونوں نقطۂ نظر سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اسے دیپ اُتسو بھی کہتے ہیں۔ اسے ہندوؤں کے ساتھ ساتھ سکھ، بودھ اور جین مذہب کے لوگ بھی مناتے ہیں۔ مانا جاتا ہے کہ دیوالی کے دن اجودھیا کے راجہ شری رام چندر اپنے چودہ سال کے بن باس کے بعد واپس آئے تھے۔ اہل اودھ کا دل اپنے اُنصاف پرور راجہ کی آمد سے خوش تھا، لہٰذا ان کے استقبال کے لئے گھی کے دیئے جلائے۔ کارتک ماس کی گھنی، کالی اماوس کی وہ رات دیوں کی روشنی سے جگمگا اُٹھی۔ تب سے آج تک بھارت میں بسنے والے، ہر سال یہ روشنی کا تیوہار خوشی و مسرت سے مناتے ہیں۔ یہ تیوہار زیادہ تر اکتوبر یا نومبر مہینے میں پڑتا ہے۔ اسے دیوالی یا دیپاوَلی کہتے ہیں۔ دیوالی اندھیرے سے روشنی میں جانے کی علامت ہے۔ ہندوستانیوں کا یقین ہے کہ جتنی بھی شبِ ظلمت ہوتی ہے اور باطل کا ناش ہوتا ہے۔ دیوالی یہی سبق دیتی ہے۔ پورے ملک میں کئی ہفتہ قبل ہی دیوالی کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ لوگ اپنے گھروں، دکانوں وغیرہ کی صفائی کا کام شروع کر دیتے ہیں۔ گھروں میں مرمت، رنگ و روغن، سفیدی وغیرہ کا کام ہونے لگتا ہے۔ لوگ دکانوں کو بھی صاف ستھرا کرتے ہیں اور سجاتے ہیں۔ بازاروں اور گلیوں کو بھی سنہری جھنڈیوں سے سجایا جاتا ہے۔ دیوالی سے پہلے ہی گھر مٹھے، بازار صاف ستھرے اور سجے دھجے نظر آتے ہیں۔

دیوالی کا دن کچھ خاص ہے

دیپ جلانے کی رسم کے پیچھے الگ الگ وجہیں یا کہانیاں ہیں۔ رام بھکتوں کے مطابق دیوالی والے دن اجودھیا کے راجہ رام، لکشمن اور سیتا کے عالم سکھراں راون کا قتل کر کے اجودھیا لوٹے تھے۔ ان کے لوٹنے کی خوشی میں آج بھی لوگ یہ تیوہار مناتے ہیں۔ کرشن بھکت دھارا کے لوگوں کا ماننا ہے کہ اس دن شری کرشن نے ظالم راکھشس راجہ نرکاسُر کا قتل کیا تھا، جس کے سبب عوام میں بے پناہ مسرت پھیل گئی اور خوشی سے بھرے لوگوں نے گھی کے دیئے جلائے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ اسی دن سمدر منتھن کے بعد لکشمی دیوی موتر ظاہر ہوئے۔ جین عقیدے کے مطابق مہاویر سوامی کے نروان کا دن بھی دیوالی کو ہی ہے۔ سکھوں کے لئے بھی دیوالی اہم ہے کیونکہ اسی دن امرتسر میں 1577 میں طلائی مندر (گولڈن ٹمپل) کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ 1619 میں دیوالی کے دن سکھوں کے چھٹے گرو گوبند سنگھ جی کو جیل سے رہا کیا گیا تھا۔ نیپال والوں کے لئے تیوہاروں کے اس عظیم سے کیونکہ اسی دن سے نیپال میں نیا سال شروع ہوتا ہے۔

پنجاب میں پیدا ہوئے سوامی رامتیرتھ کی پیدائش دیوالی کے دن ہوئی اور انہوں نے دیوالی کے دن ہی گنگا تٹ پر سَمادھی لے لی۔ مہرشی دیانند نے اسی روز آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔ مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر کے دور اقتدار میں دیوالی کے موقع پر دولت خانے کے سامنے 40 گز اونچے بانس پر ایک بڑی قندیل لٹکائی جاتی تھی۔ بادشاہ جہانگیر بھی دیوالی دھوم دھام سے مناتا تھا۔ مغل خاندان کے آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر دیوالی کو تہوار کے طور پر مناتے تھے اور اس موقع پر منعقد پُررونق میلوں میں وہ حصہ لیتے تھے۔ شاہ عالم ثانی کے وقت میں پورے شاہی محل کو دیوں سے سجایا جاتا تھا اور لال قلعہ میں منعقد پروگراموں کو دیوں سے بنے ہوئے سلسلوں سے سجایا جاتا تھا۔ دیوالی کی یہ تقریب سماجی ہم آہنگی کی مثال ہوتی تھی۔

کئی تہوار ہیں جو ساتھ

دیوالی کے دن ہندوستان میں مختلف مقامات پر میلے لگتے ہیں۔ دیوالی ایک دن کا تہوار نہیں بلکہ تہواروں کا گروپ ہے۔ دیوالی سے دو دن قبل دھنتیرس کا تہوار آتا ہے۔ اس دن بازاروں میں چاروں طرف جم غفیر امنڈ پڑتا ہے۔ کچے برتنوں کی دکانوں پر خاص سازسجا کی بھیڑ دکھائی دیتی ہے۔ ”دھن تیرس“ کے دن برتن خریدنا مبارک سمجھا جاتا ہے۔ اس دن ہر خاندان اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کچھ نہ کچھ خریداری کرتا ہے۔ اس دن گھر کے دروازے پر ایک چراغ جلایا جاتا ہے۔ اس سے اگلے دن چھوٹی دیوالی ہوتی ہے۔ اس دن چراغ جلائے جاتے ہیں۔ اگلے دن دیوالی آتی ہے۔ اس دن گھروں میں صبح سے ہی طرح طرح کے پکوان بنائے جاتے ہیں۔ بازاروں میں پھل، بتاشے، مٹھائیاں، کھلونے، لکشمی، گنیش وغیرہ کی مورتیاں فروخت ہونے لگتی ہیں۔ جگہ جگہ پر آتشبازی اور پٹاخوں کی دکانیں آراستہ ہوتی ہیں۔ صبح سے ہی لوگ رشتہ داروں، دوستوں، کے گھر مٹھائیاں و تحفے بانٹنے لگتے ہیں۔ دیوالی کی شام لکشمی اور گنیش جی کی پوجا کی جاتی ہے۔ پوجا کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کے باہر چراغ و موم بتیاں جلا کر رکھتے ہیں۔ چاروں طرف چمکتے چراغ انتہائی خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ رنگ برنگے برقی بلب سے بازار جگمگا اٹھتے ہیں۔ بچے طرح طرح کے پٹاخوں اور آتش بازیوں سے لطف لیتے ہیں۔ رنگ برنگی پھلجھڑیاں، آتشبازیاں اور انارلوں کے جلنے کا لطف ہر عمر کے لوگ لیتے ہیں۔ پورا ماحول قمقموں اور چراغوں سے منور ہو جاتا ہے۔ دیوالی سے اگلے دن گووردھن پوجا ہوتی ہے جس میں لوگ اپنے گائے، بیلوں کی پوجا کرتے ہیں اور گوبر کا پہاڑ بنا کر پوجا کرتے ہیں۔ اس سے اگلے دن بھائی دوج ہوتا ہے۔ دیوالی کے دوسرے دن تاجر اپنی دکانوں پر لکشمی پوجا کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے دولت کی دیوی لکشمی، ان پر خصوصی نگاہ ڈالتی رہے گی۔ کسان طبقے کیلئے اس تہوار کی خاص اہمیت ہے۔ نئی فصل پک کر تیار ہو جانے سے کسانوں کے کھلیان امیر ہو جاتے ہیں۔ کسان سماج اپنی خوشحالی کا یہ تہوار سمرت کے ساتھ مناتا ہے۔

سماجی روایتیں

بھارت میں دیوالی کے تہوار کی خاص سماجی اہمیت ہے۔ ظلمت پر روشنی کی فتح کا یہ تہوار معاشرے میں مسرت، بھائی چارے اور محبت کا پیغام پھیلاتا ہے۔ یہ تہوار اجتماعی و انفرادی دونوں طرح سے منایا جانے والا ایسا مخصوص تہوار ہے جو مذہبی، ثقافتی و سماجی اثرات رکھتا ہے۔ ہر صوبے یا علاقے میں دیوالی منانے کی وجہ اور طریقے مختلف ہیں مگر تمام جگہ کی نسلوں سے یہ تہوار چلا آرہا ہے۔ لوگوں میں دیوالی کی بہت امنگ ہوتی ہے۔ لوگ اپنے گھروں کا کونا کونا صاف کرتے ہیں۔ نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ مٹھائیوں کے تحفے ایک دوسرے کو بانٹتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ گھر گھر میں خوبصورت رنگولی بنائی جاتی ہے۔ دیے جلائے جاتے ہیں اور آتشبازی کی جاتی ہے۔ بڑے چھوٹے تمام اس تہوار میں حصہ لیتے ہیں۔

اردو میں نظمیں

اردو شاعری چونکہ عوامی شاعری ہے لہٰذا اس میں تمام عوامی موضوعات بھی ملتے ہیں۔ اردو کے شاعروں نے ہندوستان کے سچے تہواروں پر جی کھول کر لکھا ہے پھر یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ دیوالی جیسے اہم ہندوستانی تہوار کے موضوع پر اردو شعراء نظمیں نہ کہیں۔ انھوں نے اسے نہ صرف اپنے اشعار میں استعارہ کے طور پر استعمال کیا ہے بلکہ اس تعلق سے نظمیں بھی کہی ہیں۔ ایسے شاعروں میں سب سے مشہور نام نظیر اکبرآبادی کا ہے جنھوں نے عید، شب برأت، دسہرہ اور ہولی کی طرح دیوالی کے موضوع پر بھی بہت خوب لکھا ہے۔ ان کی ایک نظم کا عنوان ہی ”دوالی“ ہے،

ہر اک مکاں میں جلا پھر دیا دوالی کا
ہر اک طرف کو اُجالا ہوا دوالی کا
سبھی کے دل میں سما یا دوالی کا
کسی کے دل کو مرد خوش نہ ہو دوالی کا
عجب بہار کا ہے دن بنا دوالی کا

دیوالی کے موضوع پر شاذ تمکنت کی بھی ایک خوبصورت نظم ہے جس کا عنوان ”دیوالی“ ہے۔ اس کے چند مصرعے درج ذیل ہیں،

ہو رہے ہیں رات کے دیوں کے ہر سو اہتمام
صبح سے جلوہ نما ہے آج دیوالی کی شام
ہو چکی گھر گھر سپیدی جھل رہی ہیں نالیاں
پھر تی ہیں کوچوں میں مٹی کے کھلونے والیاں
بھولی بھالی پتیاں چنڈول پایا کرکٹن
اپنی گڑیوں کے گھروندوں میں سجی ہے انجمن
رسم کی ان تھکنوں کو کون کہہ دے گا فضول
رکھ دیے ہیں جھنگروں میں خانہ داری کے اصول
”طوطو“ ”پیدو“ کی تھالوں کا سحر پے کر اں
”کھتیاں“ ”بتی“ ہیں یا آجا رہی ہیں ”مہریاں“
یہ جھمگا کر چکا آراستہ جب طاق و در
مرحبا سے زینے پر دوڑا اور پہنچا بام پر
جو نہی ”وہ کاروں پر چھایا“ تھوڑے تھوڑے فرق سے
اوڑھ کر کملی سواد شام نکلا شرق سے
بجھ گئی جمع شفق نظروں میں کہرا بھر گیا
شام کا گیسو کھلا آنکھوں پہ جادو گر گیا
آنکھ ملتا تھی کہ نظارہ پلٹ کر رہ گیا
طور کا جلوہ چراغوں میں سمٹ کر رہ گیا
مختلف آنچل رنگ رنگ پہ پلٹ کھانے لگے
روشنی میں ساریوں کے رنگ لہرانے لگے
یہ دوالی کے مناظر بر نگاہیں کامیاب
یا الٰہی تا قیامت برنہ آید آفتاب

دیوالی کے موضوع پر جن شعراء نے لکھا ہے ان میں ایک بنگلی اتساہی بھی شامل ہیں۔ بنگلی ان شعراء میں گنے جاتے ہیں جنھیں اپنی مٹی سے لگاؤ ہے اور ان کی شاعری کا مٹی سے گہرا جڑاؤ بھی ہے۔ انھوں نے دیپاوَلی کے عنوان سے ایک نظم لکھی ہے جس کا بعض حصہ درج ذیل ہے۔

کا بکشاں ہر شاخ تو ہر اک پھول کو چاند بنا تا ہے
یوں اپنا نور سجاتا ہے
گلیوں کا منہ چم چم کے پر وائی اٹھلاتی ہے
لپک لپک کے من کی دیوی سکھ کے گیت گاتی ہے
فصل گل کی اکتائی ہی میں امرت رس برساتا ہے
یوں اپنا نور سجاتا ہے
صبح کو شاخ لدی پھلوں سے بات کرے رعنائی سے

شام کو دیکھا ٹوٹ چکی ہے اک پلکی پروائی سے
نازک ہیں احساس کی باہیں غم سے انھیں بچاتا ہے
یوں اپنا نور سجاتا ہے

ان نظموں کے علاوہ بھی اردو میں اس موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور جس طرح ہندو شعراء نے نعتیہ کلام لکھے ہیں اسی طرح مسلم شعراء نے بھی ہندو شخصیات اور تہوار و تہواروں پر نظمیں لکھی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اردو وسیع القلب لوگوں کی زبان رہی ہے اور ہندوستان کی مٹی سے اس کی وابستگی رہی ہے۔

بشکریہ ریختہ اردو

☆☆☆☆☆☆

غزل

سہیل کاکوروی

رونق ہے فضا کی یہ ہے شہکار دوالی
پہلو میں ہوئی رات کے بیدار دوالی
روشن ہے محبت کا، وہ بے حس سے جلے ہیں
بس جائے دلوں میں یہ چمک دار دوالی
ہر رات دیوالی ہے جو ہم ایک رہیں گے
پیغام یہ دیتی ہے میرے یار دوالی
یہ بات دوالی ہے کہ بس حق ہے فتح یاب
اک بار نہیں ہم کو یہ سو بار دوالی
جب آتی ہے یہ مٹتے ہیں نفرت کے اندھیرے
ہے پیار کے قابل یہ وفادار دوالی
سکّوں سے نہیں دل سے ہے دل جیتنے والا
ہے ایسے کھلاڑی کی طلب گار دوالی
اُس چاند مے چہرے کا نہیں ہوتا ہے دیدار
کر دے تُو اماوس میں چمنکار اوالی
دل اپنا سہیلؔ اس کی دعاؤں پہ فدا ہے
اُس حُسن کے پیکر کا ہے سنگھار دوالی

دیوالی اور اردو: مشترکہ تہذیب اور محبت کا روشن استعارہ

دیوالی ہندوستان کا ایک قدیم اور مقبول تہوار ہے، جو روشنی، خوشی، امید اور برائی پر اچھائی کی فتح کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس موقع پر گھروں، بازاروں اور گلیوں کو چراغوں اور روشنیوں سے سجایا جاتا ہے، مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور لوگ ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ دیوالی محض ایک مذہبی تہوار نہیں بلکہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کا گہرا جمنی نقاط اور باہمی محبت کی خوبصورت عکاسی بھی کرتی ہے۔ اس تہوار کا اردو زبان و ادب سے بھی گہرا تعلق ہے، جس نے ہمیشہ مشترکہ تہذیبی روایات کو اپنے دامن میں سمیٹا ہے۔

اردو زبان کی سب سے بڑی خوبی اس کی وسعت اور ہمہ گیری ہے۔ اس نے خود کو کبھی کسی ایک مذہب یا طبقے تک محدود نہیں رکھا، بلکہ مختلف تہذیبوں اور معاشرتی روایات کو قبول کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو ادب میں دیوالی، ہولی، عید اور دیگر تہواروں کا ذکر خوبصورتی سے ملتا ہے۔ اردو شاعری میں چراغ، دیوالی کی رات اور روشنی جیسے الفاظ اُمید، محبت، اتحاد اور انسانیت کی علامت ہیں۔

اردو کے شعراء نے ہندوستانی معاشرت اور تہذیبی زندگی کو اپنی تخلیقات کا موضوع بنایا۔ میر، غالب، داغ اور خصوصاً نظیر اکبرآبادی کی شاعری میں ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا حسن اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ نظیر کی نظمیں ”دیوالی“، ”ہولی“ اور ”عید“ ہندوستانی سماج کی اجتماعی خوشیوں کی ترجمان ہیں۔ ان نظموں میں مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے تہواروں میں شریک ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ شاعری اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ تہوار کسی ایک مذہب کی ملکیت نہیں بلکہ پورے سماج کی مشترکہ وراثت ہیں۔

اردو صحافت نے بھی اس روایت کو آگے بڑھایا۔ اردو اخبارات اور رسائل میں دیوالی کے موقع پر خصوصی مضامین، تہنیتی پیغامات اور اداریے شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان تحریروں کے ذریعے تہوار کی سماجی اور تہذیبی اہمیت کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ اردو صحافت نے ہمیشہ یہ پیغام دیا ہے کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کے تنوع، رواداری اور باہمی احترام میں مضمر ہے۔

نئی نسل کے لیے بھی دیوالی اور اردو کے اس رشتے کو سمجھنا ضروری ہے۔ تعلیمی اداروں اور ادبی انجمنوں کو چاہیے کہ مختلف تہواروں کے موقع پر اردو میں ادبی نشستوں، مشاعروں اور مذاکروں کا اہتمام کریں، تاکہ نوجوان نسل اپنے مشترکہ تہذیبی ورثے سے واقف ہو سکے۔

یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ اردو کسی ایک مذہب کی زبان نہیں بلکہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی میراث ہے۔ اس زبان میں رام، لکشمن اور سیتا جیسے ہندو ثقافتی کرداروں پر بھی اربوں کھربوں ادبی تخلیق ہوا ہے اور اسلامی تاریخ و مذہبی شخصیات پر بھی بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہی وسعت اردو کی اصل پہچان ہے۔ اردو نے ہمیشہ مختلف عقائد کے درمیان مکالمے، احترام اور محبت کی فضا قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔

دیوالی کے موقع پر ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم معاشرے میں محبت، بھائی چارے اور مذہبی رواداری کو فروغ دیں گے۔ دسہرہ کی خوشیوں میں شریک ہوں اور ان کے عقائد و روایات کا احترام کریں۔ ایک مہذب معاشرے کی پہچان یہ ہے۔ چراغوں کی روشنی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اندھیرا کتنا ہی گہرا کیوں نہ ہو، ایک چھوٹا سا چراغ بھی اسے دور کر سکتا ہے۔ اسی طرح محبت کا ایک چھوٹا سا عمل بھی نفرت اور تعصب کے ماحول میں بڑی تبدیلی لا سکتا ہے۔

بشکریہ اردو ڈائنا

جمہوری نظام سے سرکاری نظام تک



ڈاکٹر شجاعت حسین

گورنمنٹ آف انڈیا ایک نظام کا نام ہے جبکہ انڈوی معنی استعمالی دنیا میں بالکل مختلف ہو گیا ہے۔ نظام کا معنی طریقہ کار طریقہ نظم وضبط، بندوبست اور ترتیب وغیرہ ہے۔

نظام کے معنی ہے سموتیوں کو دھاگے میں پروتے۔ لغوی تعریف لغت کے مطابق نظام سے مراد چیزوں کو اس طرح ترتیب دینا ہے کہ وہ ایک باقاعدہ دھاگے یا سلسلے سے جڑ جائیں جیسے ہار میں موتی پروئے جاتے ہیں اسی طرح جمہوریت میں باشندوں کی اہمیت موتیوں جیسی ہے۔

اصطلاحی تعریف کسی مقصد کے حصول کے لیے باضابطہ اصولوں ضوابط اور مختلف حصوں یا اجزاء کے باہم مربوط مجموعے کو نظام کہتے ہیں اس میں شامل تمام حصے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں تاکہ تمام حصے مل کر کام کریں تاکہ مطلوبہ ہدف پورا ہو سکے۔

نظام کی اہم اقسام

سیاسی نظام، معاشی/اقتصادی نظام، مذہبی نظام، قدرتی نظام اور جمہوری نظام وغیرہ اہم ہیں۔

ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے جسے گورنمنٹ آف انڈیا کہتے ہیں، یہ آئین کے تین مطابق نظام ہے۔ اس نظام میں لوگ اپنے اپنے حلقوں سے اپنا نمائندہ انتخاب کرتے ہیں۔ وہ منتخب کردہ اس نظام میں اپنے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ لیکن اپنے ملک، عوام اور جمہوری نظام کی بدقسمتی ہے کہ یہ نمائندہ اپنے حلقہ اور اس علاقے کے لوگوں کے لیے عدل، انصاف اور ایمانداری سے جمہوری آئین کے لیے کام نہ کر بےغوبائی اور ارا قانونیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ نمائندہ حلقہ اور عوام سے وفاداری نہیں کرتے بلکہ یہ اپنی پارٹی سے وفاداری یا ذاتی مفاد میں کام کرتے ہیں۔ اکثریت جماعت اپنے آپ کو سرکار سمجھتی ہے جبکہ آئین میں لفظ سرکار کا ذکر نہیں ہے یعنی یہ لفظ غیر آئینی ہے۔

جمہوری نظام پر ایک سیاستدان وفکر نے کہا تھا، اس پر غور وفکر کریں اور کیا اس کی پاسداری ہو رہی ہے؟ یہ مشہور جملہ کہ ”عوام کی حکومت، عوام کی جانب سے اور عوام کے لیے“ ریاست ہائے متحدہ کے 16ویں صدر، ابراہام لنکن نے کہا تھا۔

انہوں نے یہ الفاظ 19 نومبر 1863 کو، پنسلوانیا کے شہر گیٹیسبرگ میں ’سوجرز نیشنل سیمٹری‘ (فوجیوں کے قومی قبرستان) کے افتتاح کے موقع پر اپنے تاریخی ’گیٹیسبرگ خطاب‘ (Gettysburg Address) کے دوران کہے تھے۔

اس قول کی وضاحت:

عوام کی حکومت: سیاسی طاقت کا سرچشمہ کوئی بادشاہ یا حکمران اشرافیہ نہیں، بلکہ عوام ہوتی ہیں۔

اب مشاہدہ کیا جا رہا ہے: جمہوری نظام سے سرکاری نظام تک اور آئینی حکومت سازی سے لیکر شخصی اور آمریت حکومت تک۔ جمہوری نظام کی جگہ فلمی اصطلاحی لفظ و مفہوم سرکار نافذ ہو گیا ہے۔ سرکار کا واضح مطلب ظلم، سوماں، فتنہ اور وبال جیسے فلموں میں ادا کار لوگ ہوتے ہیں۔ موجودہ دور فلمی مناظر نظر آرہے ہیں۔

140 کروڑ کی آبادیوں والے ملک میں جملے بازی کا نظام گزشتہ 12 سال سے چل رہا ہے۔ ان جملوں پر غور کریں: سب کا ساتھ سب کا وکاس، 100 دن میں بیرونی ملک سے کالا دھن واپس آئے گا، سب کو 15 لاکھ ملے گا، ہر سال دو کروڑ لوگوں کو نوکری دی جائے گی، پیٹرول، ڈیزل اور گیس کی قیمتیں کم ہوں گی، بولیٹ ٹرین کا آغاز ہوگا، سبھی شہروں اور گاؤں کو 24 گھنٹے بجلی فراہم ہوگی، غریبوں کے لیے رہائش کا انتظام، مفت علاج اور سستی دوائیاں، معیاری تعلیم، عدل و انصاف، بولے اور سبھی مذاہب کی قدر اور آزادی برقرار رہے گی وغیرہ وغیرہ۔

اب ایک دفعہ جمہوری نظام کو اپنے ملکی سطح پر دیکھیں۔ عوام کی جانب سے: شہری ووٹنگ اور نمائندگی کے ذریعے حکومتی امور میں فعال طور پر حصہ لیتے ہیں، بیلٹ پیپر کے بجائے ای وی ایم کا استعمال ہونے لگا ہے، مطلب استعمال و بٹن یعنی شہری نے اپنے اچھے نمائندہ کو ووٹ دیا لیکن وہ ووٹ حکومت اور چیف الیکشن کمشنر، گیانیش کمار کی دھوکہ دھری، ملی بھگت سے جملے باز پارٹی کو پہنچ جاتا ہے۔ اس بات کو حذف اختلاف پارٹی کے قائدین نے جگتوں کی بنیاد پر عوام کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس معاملے کو لیکر عوام میں بیداری پیدا ہوئی، ملک میں احتجاج جاری ہے۔ لیکن موجودہ حکومت عدلیہ اور پولیس کا غلط استعمال کر اس کو کچلنے میں لگی ہے۔

عوام کے لیے: حکومت کا مقصد عوامی مفاد کی خدمت کرنا اور عوام کے حقوق کا تحفظ کرنا ہوتا ہے۔

ہندوستان میں الیکشن کمیشن، ووٹر لسٹوں کی نظر ثانی، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے انتخابی کا مطالبہ، بیچ لیک، سرکاری نوکریوں سے محرومی، عدالتوں میں نا انصافی، احتجاجیوں پر پولیس والوں کی لاٹھیوں سے پٹائی، زنا بالجبر کرنے والوں کی پذیرائی اور سرکاری عہدوں پر تقرری، خوف و ہراس میں زندگی گزاری، ناجائز طور پر غریبوں و کمزور طبقوں کے بالخصوص پر یلڈوزر چلانا، اقلیتی فرقوں کی عبادت گاہوں کو منہدم کرنا یا پے در پے ظلم کر دینا، واقعی میں ان سب کے خلاف ہونے والے احتجاج کو جمہوریت کے تحفظ کی ایک بڑی تحریک قرار دینا آئینی حقوق اور جمہوریت کی سلامتی کی علامت ہے۔

کسی کو یہ توقع نہیں تھی کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے کے لیے ملک کے متعدد شہروں میں گزشتہ دنوں ہونے والی عوام کی شرکت اور انڈیا اتحاد کی بڑی ریلی اتنی اہمیت اختیار کر لے گی۔ لوگوں کو اس شبت نتیجے سے امید نہیں تھی۔ عالمی اخبارات، نیوز ایجنسی اور چینلوں نے ہونے والے ریلی کو اپنی اپنی سرخیاں، ویڈیو نیوز بنائیاں۔ ان ریلی میں کافی بڑی تعداد میں لوگوں نے جوش و جذبہ سے شریک ہوئے۔ تجربہ نگار کا ماننا ہے کہ اس احتجاج نے توقعات سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل کی اور سرخی بٹوری ہے اور حکمران جماعتوں کی نیند حرام کر دی۔ اب پاگلوں کی طرح خود حکمران جماعت سڑکوں پر جمہوری نظام کی حفاظت کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ یہ بھی کامیابی حاصل کی ہے۔

کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ اس کامیابی کے ساتھ اس تحریک میں شامل سبھی لیڈر، ہر پارٹی، لیڈر اور شخص کی ذمہ داری بھی بڑھ گئی ہے۔ جب تک سرکاران کے مطالبات کو تسلیم نہ کرے تب تک دباؤ بنائے رکھنے کی حکمت عملی برقرار رکھی جائے۔

حزب اختلاف، صرف انڈیا اتحاد ہی نہیں، بلکہ دیگر سیاسی جماعتیں اور 25 کروڑ لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے نام حذف ہونے والے بھی بھارتی الیکشن کمیشن (ECI) کے کردار پر سوال اٹھانے کے لیے اکٹھی ہو چکی تھیں اور دل سے اس تحریک کی حمایت میں ہیں۔ سبھی لوگ اور بھی پارٹیاں اس مقصد کی حمایت کر رہی ہیں۔ یہ تحریر کرنا قابل ذکر ہے کہ جن پارٹیوں نے جیسی غیر انڈیا اتحادی جماعتیں، جو اکثر حکومت کی حمایت کرتی رہی ہیں، وہ بھی اس آئی آر (SIR)، الیکشن کمیشن، بدعنوانیوں اور ملک کی املاک کو فروخت کرنے کے خلاف سامنے آئی ہیں۔

کسی بھی جمہوریت میں پورے پارلیمانی حزب اختلاف کی جانب سے الیکشن کمیشن کے خلاف عدم اعتماد کا اتنا بڑا اظہار ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔ یہ بالکل ایسے ہے جیسے کسی کھیل میں تمام مخالف ٹیمیں مل کر ریفری کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کریں۔

احتجاج کا دائرہ سیاسی جماعتوں سے آگے بڑھ گیا ہے کہ کہیں نہ کہیں کچھ غلط ضرور ہو رہا ہے۔ گیانیش کمار کے خلاف عوامی مواخذہ کے مطالبے نے اس سوچ کو مزید تقویت دی ہے۔

یہ صورت حال ان تمام افراد پر ایک تاریخی ذمہ داری عائد کرتی ہے جنہوں نے اب تک ان احتجاجی تحریکوں کو کامیاب بنانے میں کردار ادا کیا ہے۔ عوام کی رائے ہے کہ آگے چل کر یہ تحریک صرف گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے یا اس آئی آر کو واپس لینے تک محدود نہیں رہنی چاہیے، بلکہ اس کا مقصد گزشتہ 12 برسوں میں کمزور ہونے والی جمہوری آزادیوں اور جمہوری نظام کو دوبارہ بحال کرنا ہونا چاہیے۔

ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر کے خلاف شروع ہونے والی تحریک اب ایک جمہوریت نواز تحریک بننے کی جانب بڑھ رہی ہے۔ یہ تحریک جمہوریت کی مضبوطی و حفاظت کے لیے خوش آئند ہے۔

یقیناً جمہوری انتخابات کے ذریعے حکومت کی تبدیلی کا مطالبہ کرنا غلط ہے اور نہ ہی غیر آئینی۔ لیکن انتخابات کے جمہوری عمل کو شفاف اور آزاد رکھنا موجودہ حکومت اور آزاد اداروں، مثلاً الیکشن کمیشن اور سپریم کورٹ، کی ذمہ داری ہے۔

کسی بھی عوامی تحریک کی کامیابی اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں کے مطالبات پر مبنی ہو، سرکاری طور پر بدعنوانی اور ناانصافی کو دور کرے اور ایسے بنیادی مطالبات پر قائم رہے جنہیں زیادہ سے زیادہ لوگ قبول کر سکیں۔

ابھی کے لیے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا مطالبہ عوام کی سب سے مشترکہ اور مضبوط آواز ہے۔ کیونکہ گزشتہ عام انتخابات میں دھاندلی ہوئی اور ووٹ چوری کر حکومت سازی کی اور مسلسل کئی ریاستوں جیسے ہریانہ، بنگال، مہاراشٹر اور گوا وغیرہ میں ووٹ چوری کر حکومتیں قائم کی گئیں اس کا پختہ ثبوت موجود ہیں۔

یہ مطالبہ صرف چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے، 2023 کے قانون کو منسوخ کرنے اور ایس آئی آر کو واپس لینے تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں جمہوری آزادیوں کی بحالی بھی شامل ہے، بشمول:

اظہار رائے کی آزادی
اختلاف رائے کا حق
احتجاج کرنے کی آزادی

یہ تمام آزادیاں اس لیے بھی اہم ہیں کیونکہ ریاست کی جانب سے بڑھتا ڈانے اور خوف پیدا کرنے کے طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں، جیسے لوگوں سے امن وامان برقرار رکھنے کے نام پر پابندیوں کے معاہدے (Peace Bond) پر دستخط کروانے کا مطالبہ۔

اسی طرح الیکشن کمیشن، عدلیہ، تحقیقاتی اداروں اور میڈیا جیسے خودمختار اداروں کا غیر جانب دارانہ کردار بھی اس جمہوریت نواز تحریک کا حصہ ہونا چاہیے۔

اب آگئے، جنما، سروسی ندیوں اور تہذیب و تمدن کی صفائی، اب وہوا کی صفائی اور جمہوری نظام میں بدعنوانی اور لاقانونیت میں صفائی کی اشد ضرورت ہے کیونکہ یہ عوام، ملک، عدل وانصاف، امن، استحکام ہر ترقی اور تنوع میں اتحاد کے لیے لازمی ہے۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دور زماں ہمارا

7060888223

این سی ایل ٹی نے ویڈیوکان کے سابق پروموٹر وینوگوپال دھوت کو دیوالیہ قرار دیا

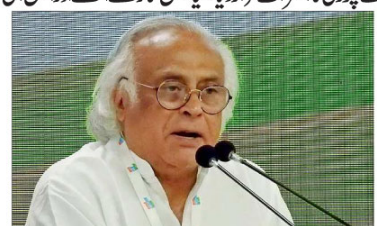
نئی دہلی، (ایوانِ آئی) نیشنل کمپنی لا ٹریبونل (این سی ایل ٹی) کی مبنی بنچ نے اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) کے 12,668 کروڑ روپے کے قرض کی عدم ادائیگی کے معاملے میں ویڈیوکان انڈسٹریز کے سابق پروموٹر اور ڈائریکٹر وینوگوپال نندلال دھوت کو دیوالیہ قرار دے دیا ہے۔ ٹریبونل نے ویڈیوکان انڈسٹریز اور اس کی گروپ کمپنیوں کو فراہم کی گئی قرض سہولتوں کے لیے ذاتی ضمانت دینے والے دھوت کے خلاف اس بی آئی کی دیوالیہ پیش کی درخواست قبول کر لی ہے۔ این سی ایل ٹی کی دو رکنی بنچ نے کارروائی کی نگرانی کے لیے ایک انٹیرِم سِس ٹرسٹی کی تقرری بھی کی ہے۔

ٹریبونل نے ٹرسٹی کو دھوت کے قرض دہندگان سے دعوے طلب کرنے کے لیے عوامی نوٹس جاری کرنے کی ہدایت دی اور کہا کہ ان کی جائیداد اور اثاثوں کو دیوالیہ پن اور عدم ادائیگی ضابطہ کے تحت قابلِ فروخت تقسیم کیا جائے گا۔ ٹریبونل نے دھوت کو دیوالیہ پن کی کارروائی شروع ہونے کے سات دن کے اندر مقررہ فارمیٹ میں اپنی مالی حالت کی تفصیلات بینکرز پس ٹرسٹی کو مہیّا کرنے کی ہدایت دی ہے۔ حکم میں کہا گیا ہے کہ آئی بی سی کی دفعہ 138 کے تحت راحت ملنے تک یہ کارروائی جاری رہے گی۔

ایک اور دن، ایک اور یوٹرن.....

ایس آئی آر پر الیکشن کمیشن کا نیا حکم، کانگریس کا سخت ردعمل

جے رام رمیش نے اسے ووٹ چوری کا اعتراف قرار دیا، گیانیش کمار سے استعفے اور ایس آئی آر معطل کرنے کا مطالبہ کیا



نئی دہلی: کانگریس نے انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے دوران ووٹروں کے اخراج کے معاملے پر ایک بار پھر الیکشن کمیشن کو نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سات ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں اس آئی آر کے عمل سے چھوٹ جانے والے ووٹروں کو شامل کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کی جانب سے نئی ہدایات جاری کیے جانے پر سخت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے اپنی غلطیوں کا اعتراف قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہدایات اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ عمل شروع سے ہی غلط بنیادوں پر شروع کیا گیا تھا۔ رمیش نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا: ”ایک اور دن، ایک اور یوٹرن۔“ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے ابھی سات ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں جاری اس آئی آر کے خلاف غم و غصے اور شدید مخالفت کے بعد الیکشن کمیشن مسلسل اصلاحی اقدامات اور نئی ہدایات جاری کر رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس عمل کے نتیجے میں 13 کروڑ سے زیادہ ہندوستانیوں کو ان کے آئینی حق رائے دہی سے محروم کیا گیا ہے۔ جے رام رمیش نے سوال اٹھایا کہ آخر اس بیہودہ ڈرکٹ مشق کا مقصد کیا تھا، جس سے ملک کے ہر شہری کو گزرنا پڑا؟ ان کا کہنا تھا کہ الیکشن کمیشن کی جانب سے بار بار ضابطوں اور ہدایات میں تبدیلیاں اس پورے عمل کے اہل مقصد کو بے نقاب کر رہی ہیں۔ انہوں نے وزیرِ اعظم اور وزیرِ داخلہ کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ اس معاملے میں ان کی حکمتِ عملی سامنے آ چکی ہے اور اب وہ اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں ایس آئی آر کو ووٹ چوری کی تازہ ترین شکل قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب یہ چوری پکڑی گئی تو الیکشن کمیشن اور وزیرِ داخلہ کی جوڑی اپنے نشانات مٹانے اور معاملے کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ کانگریس لیڈر نے اپنے بیان کے آخر میں دو مطالبات پیش کیے۔ پہلا یہ کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹنا چاہیے اور دوسرا یہ کہ ایس آئی آر کے عمل کو فوری طور پر معطل کیا جانا چاہیے۔ واضح رہے کہ یہ رام رمیش نے نہیں بلکہ الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کی جانے والی ہدایات کے مطابق ہی ہے، جن کے تحت سات ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں جاری ایس آئی آر کے دوران انتخابی فہرستوں سے چھوٹ جانے والے ووٹروں کو شامل کرنے کی بات کہی گئی ہے۔

’دنیا میں ایسا کہیں نہیں دیکھا کہ برسرِ اقتدار طبقہ اپوزیشن کے خلاف ریلی نکال رہا ہو‘، راج ٹھاکرے کا مودی حکومت پر حملہ



ممبئی (ایجنسی) ہندوستان میں ان دنوں سیاسی پارٹیوں کی جانب سے سڑکوں پر احتجاج اور ترنگوں کا سلسلہ جاری ہے۔ کانگریس سمیت انڈیا بلاک میں شامل تمام پارٹیوں کے لیڈران الیکشن کمیشن میں مبینہ ووٹر لسٹ میں گڑبڑی کا الزام لگاتے ہوئے حکومت کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اپوزیشن کی اس تحریک کے خلاف حکمراں بی جے پی نے بھی گزشتہ دنوں سڑک پر نکل کر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس معاملے میں مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے نے بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے بی سر اقتدار پارٹی پر انتخابات میں شکست کے خوف سے ایسے ہتھکنڈے اپنانے کا الزام لگایا ہے۔ راج ٹھاکرے نے جمعہ کے روز سوشل میڈیا کے ذریعہ اپوزیشن کے خلاف مارچ نکالنے پر بی جے پی پر سخت حملہ کیا۔ ایم این ایس سربراہ نے کہا کہ ”جمہوریت چننا پارٹی ایک جیت پارٹی ہے۔ نیچے سے اوپر تک اقتدار میں رہنے کے باوجود جمہوریت بچاؤ کے نام پر مورچے نکال رہی ہے۔ دنیا میں شاید یہ پہلی مثال ہوگی، جہاں حکمراں پارٹی اپوزیشن کے خلاف مورچہ نکالتی ہے۔“ راج ٹھاکرے نے ٹویٹر ہینڈل کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ ”جمہوریت بچاؤ کے نام پر مورچے نکالنے والے بی جے پی کو شکست کے خوف سے ایسے ہتھکنڈے اپنانا بند کرنا چاہیے۔ کسی بھی طریقے سے آپ نے جو اکثریت حاصل کی، اسے تمام اپوزیشن پارٹیوں نے 12 سال تک برداشت کیا ہے۔ اب جب ملک کی عوام اپوزیشن پارٹیوں کی طرف بامبل ہونے لگی ہے تو بی جے پی کو بھی اسے برداشت کرنا سیکھنا چاہیے۔

ہوئے بی جے پی پر دوہرے معیار اپنانے کا الزام بھی لگایا۔ انہوں نے کہا کہ ”اچھا، اگر واقعی آپ جمہوریت کا اتنا ہی احترام کرتا چاہتے ہیں تو گوکل معاملے میں آپ کی بی جے پی ہیڈ کوارٹر کی 12 اور سنتوش پانڈیتل کی 13 امیدوار انتخابات جیت کر آئے تو اس کے فوراً بعد آپ نے حکومت کے (یعنی اپنی ہی پارٹی کی) 5 ڈائریکٹر کیوں مقرر کر دیے؟“ راج ٹھاکرے نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے سوالیہ انداز میں کہا کہ ”انہیں (نوٹفکر ڈائریکٹرز کو) ووٹ دینے کا حق دے کر آپ آخر ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ دو سب ٹیلٹ پیچر کے ذریعہ اور جمہوری طریقے سے انتخاب لڑ کر جیتے تھے۔ اگر آپ کو واقعی جمہوریت کی پروا یا فکر ہوتی تو آپ اس طرح کا کام نہیں کرتے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ”گوکل میں کامیابی نہیں ملی تو سارے اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیا اور اب جمہوریت بچاؤ کے لیے مورچے نکالیں گے۔“ ٹھاکرے نے بی جے پی کو ’جمہوراری کے شدید قحط‘ سے دوچار قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر میں اس وقت پانی کا شدید قحط ہے اور بھارتیہ جنتا پارٹی میں جمہوراری کا شدید قحط ہے۔ یہ دونوں قحط ایک ساتھ کیسے پڑ سکتے ہیں، یہی تعجب کی بات ہے۔ اقتدار میں رہتے ہوئے یا گوک جمہوریت بچاؤ کے نام پر مورچے نکالیں گے اور خود ہی جمہوریت کا گلا گھونٹیں گے۔ راج ٹھاکرے مزید کہتے ہیں کہ ملک کی معیشت بدحال ہو گئی ہے، اب اس کے لیے بھی مورچے نکالے جائیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو شکست کے خوف سے ایسے ہتھکنڈے اپنانا بند کرنا چاہیے۔ کسی بھی طریقے سے آپ نے جو اکثریت حاصل کی، اسے تمام اپوزیشن پارٹیوں نے 12 سال تک برداشت کیا ہے۔ اب جب ملک کی عوام اپوزیشن پارٹیوں کی طرف بامبل ہونے لگی ہے تو بی جے پی کو بھی اسے برداشت کرنا سیکھنا چاہیے۔

’گیانیش کمار امریکہ بھاگ جائیں‘

برازیلی لیڈر بولسونارو کا حوالہ دے کر مہوا موئترا نے چیف الیکشن کمشنر کو دیا مشورہ

نئی دہلی: ایس آئی آر معاملہ پر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو مستقل نشانہ بنا رہی ہیں۔ اپوزیشن کی بھی پارٹیاں ان کے خلاف کانا آر افطاری ہیں اور استعفیٰ کا مطالبہ بھی جاری ہے۔ اس معاملے میں متاثر جنی کی قریبی اور ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں امریکہ کی پرواز پکڑ لینی چاہیے۔ مہوا موئترا نے برازیل کے اپوزیشن لیڈر بولسونارو کی مثال بھی دی، اور کہا کہ گیانیش کمار کا راسر امریکہ فرار ہو جانے میں تو ترمپ انھیں ضرور پناہ دیں گے۔ مہوا موئترا نے کہا کہ جس طرح ٹرمپ نے بولسونارو کو محفوظ پناہ دی ہے، اسی طرح وہ گیانیش کمار کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ گیانیش وہاں ووٹ چوری کر کے ٹرمپ کی مدد بھی کر سکتے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی سے بات کرتے ہوئے مہوا موئترا نے دعویٰ کیا کہ آنے والے وقت میں مرکزی حکومت بدل جائے گی اور گیانیش کمار کو جیل جانا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بہتر ہے وہ پرواز پکڑ کر امریکہ چلے جائیں۔ مہوا نے جمعہ کو یہ بھی لفظوں میں کہا کہ ”ایک بات یاد رکھیے گیانیش کمار بچنے والے نہیں ہیں۔ 2029 میں یا اس سے پہلے ہی یہ حکومت چلی جائے گی، اور جس دن انڈیا بلاک اقتدار میں آئے گا، اسی دن اس ضابطے کو واپس لے لیا جائے گا اور گیانیش کمار کو جیل بھیج دیا جائے گا۔“ مہوا کا کہنا ہے کہ جیسا ابھی جانتے ہیں، برازیل کے لیڈر فلادیو بولسونارو جیل جانے والے تھے، لیکن وہ اسی وقت امریکہ فرار ہو گئے۔ میں گیانیش کمار کو بھی مشورہ دیتی ہوں کہ آپ جیل جانے والے ہیں، اس لیے بہتر ہے کہ امریکہ چلے جائیں۔ ڈونالڈ ٹرمپ کو آپ کی ضرورت ہے۔ وہاں آپ کو تحفظ ملے گا۔ جس طرح ڈونالڈ ٹرمپ کی مدد کیجیے تاکہ وہ ہندوستان کی طرح ووٹ چوری کر کے صدارتی انتخابات جیت سکیں۔ قابلِ ذکر ہے کہ ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار سوشل میڈیا پر گیانیش کمار کی تعریف کی تھی۔ انہوں نے ہندوستان کے الیکشن کمیشن کو ’شاندار‘ کہا تھا۔ اس کے بعد ہندوستان میں اپوزیشن لیڈران نے ان پر سوال اٹھائے تھے۔ اپوزیشن مسلسل چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر ووٹ چوری کے الزامات عائد کرتا رہا ہے اور اس آئی آر کے معاملے پر مسلسل چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کا مطالبہ کر رہا ہے۔

این بی سی سی کا دوسری سمہ ساہی کا منافع 34 فیصد بڑھ کر 210 کروڑ روپے ہوا

نئی دہلی، (ایوانِ آئی) سرکاری شعبے کی تعمیراتی کمپنی این بی سی سی کو رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی بنیاد پر 210 کروڑ روپے کا خالص منافع ہوا ہے، جو گذشتہ سال پہلے کے مقابلے میں 34 فیصد زیادہ ہے۔ این بی سی سی کے بورڈ آف ڈائریکٹرس نے فی شیئر 25 پیسے کے عبوری منافع کا اعلان کیا ہے۔ رواں مالی سال کے لیے کمپنی کی جانب سے دیا جانے والا یہ دوسرا منافع ہے۔ اس کے لیے 11 نومبر کی شیئر ہولڈنگ کو بنیاد بنایا جائے گا۔ سہ ماہی کے دوران کمپنی کی آپریٹنگ آمدنی مجموعی بنیاد پر 17 فیصد بڑھ کر 3396 کروڑ روپے ہو گئی۔ کمپنی نے بتایا کہ سہ ماہی کے دوران اس نے کئی اہم منصوبوں کے لیے آرڈر حاصل کیے۔ اسے ریزرو ویئر کاپ انڈیا سے امراوتی میں اس کے دفتری اور رہائشی احاطوں کے لیے تقریباً 780 کروڑ روپے کا پراجیکٹ مینجمنٹ کنسلٹنسی کا کام اور اندور میں بارڈر پولیس سے لداخ میں سرحدی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے تقریباً 235 کروڑ روپے کا ورک آرڈر ملا ہے۔ کمپنی نے بیسٹلری حکومت کے ساتھ 1008 رہائشی یونٹوں پر مشتمل ایل اور ہدایتی منصوبے کے لیے معاہدہ کیا ہے۔ اس نے آسٹریلیا میں اپنے برانچ آفس کا بھی اندراج کرایا ہے۔

دہلی-این سی آر میں فضائی آلودگی کی شدت بڑھنے پر گریپ کا تیسرا مرحلہ نافذ، کئی پابندیاں عائد



نئی دہلی: قومی راجدھانی دہلی اور قومی راجدھانی خطے (این سی آر) میں فضائی آلودگی کی سطح میں اضافے کے پیش نظر فضائی معیار کے انتظام سے متعلق کمیشن (سی اے کیو ایم) نے جمعہ کو گریپ (مرحلہ وار ردعمل کا منصوبہ) کے تیسرے مرحلے کے تحت پابندیاں نافذ کر دی ہیں۔ دہلی میں فضائی آلودگی کی شرح بہت خراب زمرے میں پہنچنے اور آئندہ دنوں میں اس کے مزید بگڑ کر سنگین زمرے میں جانے کے خدشے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کمیشن کے مطابق، جمعرات کو شام چار بجے دہلی کا ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 382 ریکارڈ کیا گیا تھا، جو بہت خراب زمرے میں آتا ہے۔ فضائی معیار کی مسلسل بگڑتی صورت حال اور آئندہ دنوں کے موسمی و آلودگی سے متعلق اندازوں کو دیکھتے ہوئے احتیاطی اقدامات کے طور پر گریپ کے تیسرا مرحلہ نافذ کیا گیا ہے۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹراپیکل میٹرولوجی (آئی آئی ٹی ایم)، پونے نے اپنے روزانہ کے بلیٹن میں فضائی آلودگی کے حوالے سے تشویش ناک پیش گوئی کی ہے۔ ادارے کے مطابق، 6 نومبر کو دہلی کی ہوا بہت خراب زمرے میں رہنے کا امکان ہے، جب کہ 7 سے 9 نومبر کے درمیان فضائی معیار سنگین زمرے میں پہنچ سکتا ہے۔ اس کے بعد کے چھ دنوں میں بھی آلودگی سے فوری راحت ملنے کی امید کم ہے اور اس دوران ہوا کا معیار سنگین سے بہت خراب زمرے کے درمیان رہنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ گریپ فضائی آلودگی کی ذرائع کو محدود کرنا اور لوگوں کو خراب ہوا کے مضر اثرات سے بچانا ہے۔ آئندہ چند دنوں میں فضائی معیار کی صورت حال پر مسلسل نظر رکھی جائے گی اور پیش گوئی کے مطابق ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔

ابتدا میں ان نمونوں کی متعلقہ تحت کمپنیوں کی لیبارٹریوں میں بھیجا گیا۔ حکومت نے ان کمپنیوں سے سوال کیا تھا کہ ان نمونوں میں (مصنوعی) کی مقدار کتنی ہے۔ کرناٹک حکومت کا کہنا ہے کہ کمپنی نے اس سلسلے میں (مصنوعی) کی مقدار کے تعلق سے واضح جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد ریاستی حکومت نے کچھ نمونوں کو پرائیویٹ لیبارٹریز میں بھیجا۔ 7 اضلاع سے لیے گئے نمونوں کی جانچ میں (مصنوعی) کی مقدار 20 فیصد سے زیادہ پائی گئی ہے۔

’ای 20‘ کے نام پر 31.2 فیصد ملاوٹ والا پٹرول فروخت ہو رہا، کرناٹک حکومت نے مرکز پر عائد کیا سنگین الزام



بنگلورو: ای 20 پٹرول سے متعلق تنازعہ ختم ہوتا نظر نہیں آ رہا ہے۔ مرکزی حکومت اور تیل کمپنیوں کا دعویٰ ہے کہ پٹرول میں صرف 20 فیصد (مصنوعی) ملایا جا رہا ہے، لیکن کرناٹک حکومت نے تیل کمپنیوں کے پٹرول میں مقررہ حد سے زیادہ (مصنوعی) ملائے جانے کا دعویٰ کیا ہے۔ حال ہی میں کرناٹک حکومت نے مختلف پٹرول پمپوں سے نمونے لے کر پٹرول کی جانچ کرائی تھی، جس کا ریزلٹ سامنے آ چکا ہے اور اسی کو سامنے رکھتے ہوئے ریاستی حکومت نے یہ الزام عائد کیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ نمونوں کی جانچ کے بعد کسی بھی پٹرول پمپ سے لیے گئے نمونے میں 20 فیصد (مصنوعی) والا پٹرول نہیں پایا گیا۔ یعنی تمام پٹرول پمپوں پر فروخت ہونے والے پٹرول میں (مصنوعی) کی مقدار مقررہ حد سے زیادہ ہے۔ ریاستی حکومت کے مطابق انڈین آئل (آئی او) ایل)، بھارت پٹرولیم (بی پی ایل)، ہندوستان پٹرولیم (ایچ پی ایل)، بھارت پٹرولیم (بی پی ایل)، نارائر اشرل فیول کمپنیوں کے پٹرول پمپوں سے مجموعی طور پر 63 نمونے لیے گئے تھے۔ ان نمونوں کی جانچ میں 7 اضلاع کے پٹرول میں (مصنوعی) کی مقدار 20 فیصد سے زیادہ پائی گئی ہے۔ بعض معاملات میں یہ ملاوٹ 31.2 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ کرناٹک حکومت نے کہا ہے کہ وہ ان جانچ رپورٹس کو مرکزی حکومت کے پاس بھیجے گی۔ ریاستی حکومت نے بتایا کہ تیل کمپنیوں سے پٹرول میں (مصنوعی) کی صحیح مقدار کے تعلق سے واضح جواب نہ ملنے کے بعد یہ جانچ کرائی گئی۔ کرناٹک حکومت نے بتایا کہ ریاست کے مختلف علاقوں میں تیل کمپنیوں کے پٹرول پمپوں سے مجموعی طور پر 63 نمونے جمع کیے گئے تھے۔

سی بی ایس ای نے اسکولوں سے طلبہ کو مفت ڈیجیٹل لائبریری فراہم کرنے کی اپیل کی

نئی دہلی، (ایوانِ آئی) مرکزی ثانوی تعلیمی بورڈ (سی بی ایس ای) نے اپنے ملحقہ اسکولوں سے کہا ہے کہ وہ طلبہ کو ڈیجی لائبریریوں تک انداج کرانے اور ان کے استعمال میں مدد کریں۔ یہ ایک مفت قومی ڈیجیٹل لائبریری ہے، جس میں 23 زبانوں میں 5500 سے زیادہ غیر نصابی کتابیں دستیاب ہیں۔ بورڈ نے اسکولوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ طلبہ میں ڈیجیٹل مطالعے کو فروغ دینے کے لیے اپنی اطلاعاتی و مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) اور اسمارٹ کلاس رومز کی سہولتوں کا استعمال کریں۔ وزارت تعلیم کے تحت بنیادی تعلیم کی جانب سے جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ڈیجی لائبریری پلیٹ فارم کے ذریعے 200 سے زیادہ ناشرین کی کتابوں تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ سی بی ایس ای نے کہا ہے کہ عمر کے لحاظ سے مطالعے کا مواد فراہم کرنے کے لیے کتابوں کو عمر کے 4 گروپوں، 3 سے 8 سال، 8 سے 11 سال، 11 سے 14 سال اور 14 سال سے زیادہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سرکلر میں کہا گیا ہے کہ اساتذہ کو بھی باقاعدہ ٹریننگ دلائون ڈاؤن لوڈ کرنے کی ترغیب دی جا سکتی ہے، تاکہ وہ اسے سمجھ سکیں اور طلبہ کو بھی بھی مطالعہ کرنے کی ترغیب دے سکیں۔ اس اقدام کا مقصد طلبہ کو مقررہ درسی کتابوں کے علاوہ دیگر کتابیں پڑھنے کی ترغیب دینا اور بغیر کوئی قرم خرچ کیے باقاعدگی سے مطالعے کی عادت پیدا کرنے میں ان کی مدد کرنا ہے۔

مقامی ٹیکنالوجی سے تیار جنگی جہاز امینی بحیرہ کے بیڑے میں شامل

نئی دہلی، 06 نومبر (یوایٹن آئی) مقامی ٹیکنالوجی سے تیار آبدوز شکن جنگی جہاز امینی کو ہندوستانی بحریہ کے بیڑے میں شامل کر لیا گیا ہے، جس سے بحریہ کی پانی کے اندر پیچھے خطرات کا پتہ لگانے اور ان سے نمٹنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ بحریہ نے جمعہ کو بتایا کہ امینی کی تعمیر میں 80 فیصد مقامی ساز و سامان استعمال کیا گیا ہے اور اسے کوکاتا میں واقع کارگن رچ شپ بلڈر اینڈ انجینئرز (جی آر اے ایس ای) نے تیار کیا ہے۔ اس جنگی جہاز کا ڈیزائن بھی مقامی ماہرین نے ہی تیار کیا ہے۔ یہ جنگی جہاز پانی کے اندر چھپی آبدوزوں کا پتہ لگانے اور ان سے نمٹنے کے لیے جدید ہیلی کاپٹر پیڈ، مقامی راکٹ لانچر اور سونار نظام سے لیس ہے۔ اسے وائزچیٹ سے چلنے والے ہندوستانی بحریہ کے سب سے بڑے جنگی جہازوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس سے بحریہ کی آبدوز شکن صلاحیت، ساحلی نگرانی اور سمندر میں بالادوی سرگرمیں بچھانے کی صلاحیت مزید مضبوط ہوگی۔ امینی کا نام لکشدیپ کے امینی جزیرے کے نام پر رکھا گیا ہے۔

راہل گاندھی ہریانہ آ کر بحث کریں، میں جگہ فراہم کروں گا: سینی



چنڈی گڑھ، 6 نومبر (یوایٹن آئی) ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے کانگریس رہنما راہل گاندھی کی وزیر اعظم نریندر مودی کو بحث کا چیلنج دینے پر جوابی حملہ کرتے ہوئے انہیں ہریانہ آ کر بحث کرنے کی دعوت دی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مسٹر گاندھی ہریانہ آئیں، حکومت انہیں بحث کے لیے جگہ فراہم کرے گی۔ وہاں بی جے پی لیڈر موجود ہے کہ صدر بھی موجود ہیں گے اور مسٹر گاندھی سے سوالات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ صرف جھوٹے الزامات لگا کر بھاگنے سے کام نہیں چلے گا۔ ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کانگریس کے ووٹ چوری کے الزامات پر بھی نشانہ سادھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس کو انتخابی عمل میں کوئی بے ضابطگی نظر آتی ہے تو اسے چیف الیکشن کمشنر کے سامنے شکایت کرنی چاہیے یا عدالت سے رجوع کرنا چاہیے۔ الیکشن کمیشن ایک آزاد ادارہ ہے اور شکایات کے لیے مقررہ طریقہ کار بھی موجود ہے۔ صرف سیاسی بیان بازی سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

مسٹر سینی نے الزام لگایا کہ کانگریس کے پاس سچ تک کوئی مسئلہ نہیں ہے، اسی لیے وہ الیکشن کمیشن اور جمہوری نظام پر سوال اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں اضافے کا بھی ذکر کیا۔ خواتین سے کیے گئے وعدوں کے معاملے پر انہوں نے پنجاب کی عام آدمی پارٹی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ انتخابات کے وقت خواتین کو 1,000 روپے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن 5 سال تک اسے پورا نہیں کیا گیا۔ انہوں نے ہریانہ میں 500 روپے میں گیس سلنڈر عام کے درمیان جانے کے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر قیادت ملک نے غریب کلیانکاری کا فائدہ براہ راست لوگوں کے بینک کھاتوں میں پہنچتے رہا ہے، جبکہ کانگریس کے دور حکومت میں غریبوں اور بزرگوں کو پنشن اور دیگر سہولیات حاصل کرنے کے لیے پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

غذائی اشیا کی کوالٹی کے معاملے میں دہلی حکومت سخت

ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم تیز، کسی بھی طرح کی لاپروائی برداشت نہیں



نئی دہلی (یوایٹن آئی) دہلی حکومت نے دیوالی اور دیگر تہواروں کے دوران لوگوں کو خالص اور محفوظ غذائی اشیا فراہم کرنے کے لیے ملاوٹ کرنے والوں اور غذائی تحفظ کے ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی تیز کر دی ہے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعہ کو کہا کہ تہواروں کی خوشیاں اسی وقت باسمتی ہوتی ہیں جب ہر خاندان تک پختہ والی غذائی اشیا خالص، محفوظ اور صحت کے لیے موزوں ہوں۔ کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ، آلودہ اشیا کی فروخت اور صفائی کے معیارات کو نظر انداز کرنا عوام کی صحت سے جڑا ایک سنگین معاملہ ہے۔ دہلی حکومت اس معاملے میں کسی بھی طرح کی لاپروائی برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے تحفظ غذائی تحفظ کو ہدایت دی ہے کہ مٹھائی کی دکانوں، ڈیریوں اور غذائی اشیا تیار کرنے والی اکائیوں کا باقاعدگی سے معائنہ کیا جائے اور ہریانہ کی کیماس ترقی کر رہی ہے۔ اس موقع پر کابینہ وزیر گرکرن بیدی اور چیف سکریٹری انوراگ رستوگی سمیت دیگر افسران موجود تھے۔

ضابطگیوں کے خلاف کارروائی کرنا نہیں بلکہ ان نظام قائم کرنا ہے جس کے تحت دہلی کے باشندوں کو پورے سال، خصوصاً تہواروں کے دوران، معیاری اور قابل اعتماد غذائی اشیا دستیاب ہو سکیں۔ عوامی صحت کا تحفظ اور صارفین کا اعتماد برقرار رکھنا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

محکمہ غذائی تحفظ کی ٹیموں نے شمال مشرقی، مشرقی، شاہدرہ، جنوبی اور جنوب مشرقی دہلی کے مختلف علاقوں میں مٹھائی کی دکانوں، ڈیریوں اور غذائی اشیا تیار کرنے والی اکائیوں کا معائنہ کیا۔ اس دوران 12 اداروں کا معائنہ کیا گیا۔

نبین نے بی جے پی ہیڈ کوارٹر کے ملازمین کے لیے دیوالی ملن تقریب منعقد کی

نئی دہلی، 06 نومبر (یوایٹن آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر نتن نبین نے جمعہ کو پارٹی ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والے ملازمین کے لیے دیوالی ملن تقریب کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر انہوں نے پارٹی ہیڈ کوارٹر کے ملازمین میں مٹھائیاں تقسیم کیں اور انہیں دیوالی کی مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں تہوار کا ماحول ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے مشورے پر انہوں نے محسوس کیا کہ دیوالی کے اس موقع پر سب سے ملنا اچھا رہے گا۔ انہوں نے سبھی کو دیوالی کی دلی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی ہمیشہ خواہش رہی ہے کہ یہ فقرہ بھی اتنی ہی زندہ دل اور پرجوش ہے۔

انہوں نے کہا، یہ فقرہ بھی واقعی زندہ دل ہوگا، جب آپ کے چہروں پر مسکراہٹ ہوگی۔ آپ کے رویے اور آپ کا کام ہی اس کی شناخت طے کرتے ہیں۔ مسٹر نبین نے کہا کہ وزیر اعظم کے وژن کی طرح ان کا مقصد بھی پارٹی کارکن کے ساتھ اپنے رابطے کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

تبدیلی مذہب معاملہ: الہ آباد ہائی کورٹ نے کی مولانا کلیم صدیقی اور عمر گوتم کی ضمانت مسترد



پریاگراج: 6نومبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے مبینہ غیر قانونی مذہبی تبدیلی کے نیٹ ورک سے متعلق مقدمے میں مولانا کلیم صدیقی اور محمد عمر گوتم سمیت آٹھ سزا یافتہ افراد کی سزا کے بعد ضمانت کی درخواستیں مسترد کردی ہیں، جبکہ اسی مقدمے میں سزا پانے والے آٹھ دیگر افراد کو ان کی اپیلوں کی سماعت مکمل ہونے تک ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جسٹس راجیش سنگھ چوہان اور جسٹس رام منوہر نارائن مشرا پر مشتمل ڈویژن بنچ نے بدھ کے روز 16 فوجداری اپیلوں میں دائر ضمانت کی درخواستوں پر یہ فیصلہ سنایا۔ یہ اپیلیں ستمبر 2024 میں لکھنؤ کی خصوصی عدالت (این آئی اے) کی جانب سے سنائے گئے مشترکہ فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھیں۔ ہائی کورٹ نے مولانا کلیم صدیقی اور محمد عمر گوتم کے علاوہ مفتی قاضی جہانگیر قاسمی، صلاح الدین جینن الدین شیخ، پرسادرامیشور کاورے عرف آدم، عرفان شیخ، کوثر عالم اور ڈاکٹر فراز باب اللہ شاہ کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کردیں۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ اگرچہ ان آٹھ افراد نے مقدمے کی سماعت اور سزا کے بعد مجموعی طور پر چار سال چھ ماہ سے زیادہ عرصہ جیل میں گزارا ہے، تاہم ریکارڈ پر موجود مواد، وکلا کے دلائل اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے کا جائزہ لینے کے بعد ان کے خلاف عائد الزامات کو انتہائی سنگین نوعیت کا پایا گیا۔ عدالت کے مطابق اپیلوں کی زیر سماعت مدت کے دوران انہیں ضمانت پر رہا کرنے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں ہے۔ دوسری جانب ہائی کورٹ نے مقدمے کے دیگر آٹھ سزا یافتہ افراد کی درخواستیں منظور کرلیں۔ ان میں منو یادو، عبداللہ عمر، دھیراج گووند راؤ جگتاپ، بھوپریا بانڈو عرف ارسلان مصطفیٰ، سرفراز علی جعفری، محمد سلیم، کنال اشوک چودھری عرف عاطف اور راہل بھولا شامل ہیں۔ عدالت نے ان افراد کے خلاف عائد الزامات، مقدمے میں ان کے مبینہ کردار اور پیش کیے گئے شواہد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ ان کے معاملات میں الزامات اور شواہد کی نوعیت نسبتاً کم سنگین دکھائی دیتی ہے۔ عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ان میں سے بعض افراد کو تعزیراتِ ہند کی دفعہ 121A کے تحت سزا نہیں سنائی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے ضمانت منظور کرتے ہوئے آٹھوں افراد کو ذاتی مچلکہ اور مساوی رقم کے دو ضامن پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے ان پر متعدد شرائط بھی عائد کی ہیں۔ ضمانت پانے والے افراد کو اپنے پاسپورٹ، اگر جاری ہوئے ہوں اور پہلے سے جمع نہ کرائے گئے ہوں، متعلقہ ٹرائل کورٹ میں جمع کرانے ہوں گے۔ انہیں اپنی اپیلوں کی سماعت میں تعاون کرنا ہوگا اور غیر ضروری وجوہات کی بنیاد پر سماعت ملتوی کرانے کی درخواست نہیں دینی ہوگی۔ عدالت کی اجازت کے بغیر وہ ملک سے باہر نہیں جاسکیں گے اور ضمانت کی مدت کے دوران کسی اسی نوعیت کی مجرمانہ سرگرمی میں ملوث نہیں ہوں گے۔ ان شرائط کی خلاف ورزی کی صورت میں استغاثہ کو ضمانت منسوخ کرانے کے لیے درخواست دائر کرنے کا اختیار ہوگا۔ عدالت نے یہ بھی حکم دیا کہ ضمانت پر رہا ہونے والے آٹھوں افراد کو جیل سے رہائی کے دو ماہ کے اندر ٹرائل کورٹ کی جانب سے عائد مجموعی جرمانے کی 50 فیصد رقم جمع کرانی ہوگی۔ باقی 50 فیصد جرمانے کی وصولی پر فی الحال روک رہے گی۔ مقررہ مدت میں نصف جرمانہ جمع نہ کرانے کی صورت میں ضمانت منسوخ ہوجائے گی اور متعلقہ افراد کو دوبارہ جیل بھیج دیا جائے گا۔ یہ معاملہ 2021 میں لکھنؤ کے گومتی نگر میں واقع اینٹی ٹیررسٹ اسکواڈ (اے ٹی ایس) پولیس اسٹیشن میں درج ایک مقدمے سے متعلق ہے۔ اس سے جڑے چارسیشن ٹرائلز کے نتیجے میں مجموعی طور پر 16 افراد نے اپنی سزا کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیلیں دائر کی تھیں۔ مقدمے میں تعزیراتِ ہند کی دفعات 120B، 153A، 153B، 295A، 417، 298، 121A اور 123 کے علاوہ اتر پردیش غیر قانونی مذہبی تبدیلی کی روک تھام ایکٹ 2021 اور فارن کنٹری بیوشن (ریگولیشن) ایکٹ 2010 کی متعلقہ دفعات کے تحت الزامات عائد کیے گئے تھے۔

لکھنؤ کی خصوصی عدالت (این آئی اے) نے 11 ستمبر 2024 کو مشترکہ فیصلے کے ذریعے ملزمین کو قصوروار قرار دیتے ہوئے سزائیں سنائی تھیں۔ استغاثہ کا الزام تھا کہ عمر گوتم اور ان کے ساتھی معاشرے کے کمزور طبقات، بچوں، خواتین اور درج فہرست ذاتوں وقبائل سے تعلق رکھنے والے افراد کو نشانہ بناتے ہوئے بڑے پیمانے پر مذہبی تبدیلی کی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ استغاثہ نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ ان سرگرمیوں کا مقصد ملک کی آبادیاتی ساخت میں تبدیلی لانا اور معاشرتی امن وامان کو متاثر کرنا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے عمر گوتم کو مبینہ نیٹ ورک کا مرکزی کردار قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ دہلی میں اسلامک دعوہ سینٹر (آئی ڈی سی) چلاتے تھے اور مبینہ طور پر ملکی وغیر ملکی مالی وسائل کے ذریعے مذہبی تبدیلی کی سرگرمیوں میں سہولت فراہم کرتے تھے۔ عدالت کے مطابق عمر گوتم نے ایک ہزار سے زیادہ افراد کی تبدیلی ؟ مذہب سے متعلق دستاویزات تیار کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ مولانا کلیم صدیقی کے بارے میں ٹرائل کورٹ نے کہا تھا کہ وہ جمعیت امام ولی اللہ ٹرسٹ اور گلوبل پیس سینٹر کے ذریعے سرگرم تھے۔ عدالت کے مطابق ان اداروں کے تحت مدارس چلائے جاتے تھے اور مذہبی مبلغین، جنہیں داعی کہا جاتا ہے، کو مذہبی تبدیلی کی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

ٹرائل کورٹ نے اپنے فیصلے میں 2006 سے 2021 کے درمیان ٹرسٹ کو موصول ہونے والی دو کروڑ 16 لاکھ روپے سے زائد کی رقم کا بھی حوالہ دیا تھا۔ اس کے علاوہ مولانا کلیم صدیقی سے منسوب بعض تقاریر اور آڈیو ریکارڈنگز کو بھی اپنے فیصلے میں زیرِ بحث لایا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے دیگر ملزمین کے کردار کے بارے میں بھی الگ الگ الزامات کا ذکر کیا تھا۔ مفتی قاضی جہانگیر قاسمی پر آئی ڈی سی کے ذریعے مذہب کی تبدیلی اور شادی سے متعلق سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا الزام تھا۔ صلاح الدین زین الدین شیخ کے بارے میں الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے 2018 سے 2021 کے درمیان حوالہ نیٹ ورک کے ذریعے عمر گوتم کو تقریباً 62 کروڑ روپے منتقل کیے۔ عرفان شیخ پر نوئیڈا ڈیف سوسائٹی میں سماعت اور گویائی سے محروم طلبہ کی مبینہ مذہبی تبدیلی میں اشاروں کی زبان کے ذریعے مدد کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

پرسادرامیشور کاورے عرف آدم پر اپنی والدہ اور بہن سمیت دیگر افراد کی مذہبی تبدیلی میں سہولت فراہم کرنے اور دعوتی سرگرمیوں کی حمایت کرنے کا الزام تھا۔ کوثر عالم پر بھی مذہبی تبدیلی میں مدد کا الزام لگایا گیا تھا، جبکہ ڈاکٹر فراز باب اللہ شاہ کے بارے میں استغاثہ کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے ڈاکٹر کی حیثیت سے غیر مسلم مریضوں کو متاثر کرکے مذہبی تبدیلی کی سرگرمیوں میں سہولت فراہم کی۔ یہ تمام تفصیلات ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور استغاثہ کے الزامات سے متعلق ہیں۔ ہائی کورٹ کا موجودہ حکم ضمانت کی درخواستوں پر ہے، مقدمے کی اپیلوں کے حتمی فیصلے پر نہیں۔ ضمانت کی درخواستوں پر فیصلہ سنانے کے بعد ہائی کورٹ نے ہدایت دی ہے کہ ٹرائل کورٹ کا ریکارڈ طلب کیا جائے، اگر پہلے سے موصول نہ ہوا ہو، اور مقدمے کی سماعت کے لیے پیپر بک تیار کی جائے۔ عدالت نے تمام 16 فوجداری اپیلوں کو جنوری 2027 کے پہلے ہفتے میں سماعت کے لیے فہرست بند کرنے کی ہدایت دی ہے۔

علی گڑھ: امراضِ چشم کی 60ویں ڈائمنڈ جوبلی کانفرنس اختتام پذیر

آٹھ سو سے زائد ماہرین کی شرکت



علی گڑھ: 6نومبر (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج میں یو پی اسٹیٹ آپتھلمولوجیکل سوسائٹی کی 60ویں ڈائمنڈ جوبلی سالانہ کانفرنس "علیگ آئیکون 2026" اختتام پذیر ہوگئی۔ تین روزہ اس کانفرنس میں ملک اور بیرون ملک کے ممتاز ماہرین امراضِ چشم سمیت 800 سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ کانفرنس کے دوران علمی مباحثوں اور سائنسی مقالوں کی پیش کش کے ساتھ جدید سرجری تکنیکوں کی عملی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ کانفرنس کے سائنسی پروگرام میں تقریباً 300 مقالے پیش کیے گئے۔ اس دوران 5 بین الاقوامی، 75 قومی اور 256 ریاستی سطح کے ماہرین نے اپنے خطبات پیش کیے۔ پروگرام کا ایک اہم حصہ نادر اور پیچیدہ امراضِ چشم کے معاملات میں لائیو سرجری کے مظاہرے تھے۔ ان مظاہروں کے ذریعے جدید جراحی تکنیکوں، طبی فیصلوں اور سرجری کے نتائج میں ہونے والی تازہ پیش رفت سے مندوبین کو آگاہ کیا گیا۔ کانفرنس کی افتتاحی تقریب میں اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ ڈاکٹر چترا راما مورتی اور ڈاکٹر سنتوش جی ہونا ور مہمانانِ اعزازی تھے۔ اس موقع پر پروفیسر نعیمہ خاتون نے ڈائمنڈ جوبلی کانفرنس کے انعقاد کے لیے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا انتخاب کرنے پر یو پی اسٹیٹ آپتھلمولوجیکل سوسائٹی کے عہدیداران کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے انسٹی ٹیوٹ آف آپتھلمولوجی کی علمی وتحقیقی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ادارہ امراضِ چشم کی تعلیم اور مریضوں کی بہتر نگہداشت کے لیے اہم کردار ادا کررہا ہے۔ کانفرنس کے دوران شعبہ امراضِ چشم میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ پروفیسر ایف اے جیلانی اور ڈاکٹر ریکھا گوئل کو ان کی طویل اور قابلِ قدر پیشہ ورانہ خدمات کے اعتراف میں یو پی اسٹیٹ آپتھلمولوجیکل سوسائٹی کے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ امراضِ چشم کے ڈاکٹر محمد ثاقب کو قرنیہ کی نگہداشت اور مغربی اتر پردیش میں قرنیہ کے اندھے پن کے خاتمے کے لیے ان کی کوششوں کے اعتراف میں سوسائٹی کے صدر کی جانب سے توصیفی ایوارڈ پیش کیا گیا۔ اسی طرح ایل وی پرساد آئی انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد کے ڈاکٹر جاوید علی کو ان کی علمی اور پیشہ ورانہ خدمات کے لیے اعزاز سے نوازا گیا۔ آرگنائزنگ چیئرپرسن ڈاکٹر اے جے سکینہ نے مندوبین کا خیر مقدم کیا اور معزز مہمانوں کے تئیں اظہارِ تشکر کیا۔ کانفرنس کی آرگنائزنگ سکریٹری پروفیسر سیمیں ذکاء الرّب نے اس کے علمی مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ پلیٹ فارم ممتاز ماہرینِ امراضِ چشم کو سائنسی تبادلہ خیال، نئی تحقیق اور نگاہ کی بہتر نگہداشت کے شعبے میں ہونے والی پیش رفت سے روشناس کرانے کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ کانفرنس یو پی اسٹیٹ آپتھلمولوجیکل سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر ششانک کمار کی قیادت میں منعقد ہوئی۔ اس کے انعقاد میں سوسائٹی کے دیگر عہدیداران خصوصاً ڈاکٹر ابھیشیک چندرا، ڈاکٹر دیپک مشرا اور ڈاکٹر شالنی موہن نے بھی اہم تعاون کیا۔ کانفرنس میں نظریاتی مباحثوں کے ساتھ عملی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے ویٹ لیب ٹریننگ اور سرجیکل اسکل ٹرانسفر کورس کا بھی اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر ایس ایم ذاکر کی نگرانی میں تقریباً 90 ماہرینِ امراضِ چشم کو عملی تربیت فراہم کی گئی۔ سائنسی پروگرام کی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر ناہید اختر تھیں۔ اس پروگرام میں ماہرین کے خطبات، سائنسی نشستیں، سرجری کے مظاہرے اور تبادلہ خیال کے سیشن شامل تھے۔ کانفرنس کے انعقاد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف آپتھلمولوجی، گاندھی آئی ہاسپٹل اور علی گڑھ کے دیگر ماہرینِ امراضِ چشم نے مقامی آرگنائزنگ کمیٹی اور یو پی اسٹیٹ آپتھلمولوجیکل سوسائٹی کی قیادت کے ساتھ مل کر اہم کردار ادا کیا۔ اختتامی تقریب میں پروفیسر سیمیں ذکاء الرّب نے مہمانوں، سوسائٹی کے عہدیداران، قومی وبین الاقوامی ماہرین، مندوبین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔

وہ جس کا خواب دکھایا تھا اہلِ گلشن کو☆ اے باغبانِ چمن یہ تو وہ بہار نہیں

بزم رہبر دریاباد کے زیر اہتمام مدرسہ معین الاسلام کے ماجدی ہال میں ماہانہ طرحی شعری نشست کا انعقاد



دریاباد، بارہ بنکی (محمد مدثر): بزم رہبر دریاباد کے زیر اہتمام ماہانہ طرحی شعری نشست حسب سابق مدرسہ معین الاسلام دریاباد کے ماجدی ہال میں شبیر دریابادی کی سرپرستی میں منعقد ہوئی جس کی صدارت عمران علی آبادی نے اور نظامت جنید علی آبادی نے انجام دیے جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے شیخ اظہر علی اور مہمان اعزازی کے طور پر حمید احمد شریک رہے۔ نشست کا آغاز شبیر دریابادی کی طرحی نعت پاک سے ہوا۔ سامعین کے ذریعہ پسند کئے گئے اشعار نذر قارئین ہیں:

کسی طرح سے وہ کمبخت ہاں نہیں کرتا
بس ایک رٹ ہے یہی اُس کی بار بار نہیں
عمران علی آبادی

وہ جس کا خواب دکھایا تھا اہلِ گلشن کو
اے باغبانِ چمن یہ تو وہ بہار نہیں
عقیل ضیاء

بھٹک کے دیکھ لی دنیا ترے دوانے نے
ترے دیار سے بہتر کوئی دیار نہیں
جنید علی آبادی

جو دیکھیں آپ بدن پر کوئی بھی وار نہیں
ہمارے درد کا لیکن کوئی شمار نہیں
شبیر دریابادی

نہ جانے کس کی نظر لگ گئی ہے گلشن کو
بہار آئی چمن پھر بھی مشکبار نہیں
شکیل دریابادی

سدھر تو سکتا ہے سرور وہ ایک ہی دن میں
پڑی اُسے ہے ابھی قاعدے کی مار نہیں
سرور بلہروی

دیا ہے درد محبت میں اس قدر تم نے
ہمارے زخم جگر کا کوئی شمار نہیں
غلام محمد ملک

بہار آئی تو ہر سمت رنگ بکھرے مگر
مرے نصیب کے موسم میں ہی نکھار نہیں
عظیم علی آبادی

اس موقع پر اسرار احمد، اسرار راعین، حمید احمد، گڈو قریشی، نعیم قدوائی، حنیف احمد، سہیل احمد، عبد الوحید، عبدالکریم، ماسٹر مقصود وغیرہ موجود رہے۔ نشست کے اختتام پر بزم کے سیکریٹری عقیل ضیاء نے شعراو سامعین کا شکریہ ادا کیا اور بزم کے صدر عمران علی آبادی نے آئندہ ماہ کیلئے مصرعہ طرح شاخ کو پرندوں کا انتظار رہتا ہے کا اعلان کیا۔

طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے مقابلہ جاتی پروگرام انتہائی اہم ہیں

جے ایس ڈگری کالج سکندر آباد میں دیوالی میلے کے انعقاد پر شرکاء کا اظہار خیال



بلند شہر 6/نومبر (پریس ریلیز) اجے۔ ایس۔ ڈگری کالج سکندر آباد میں مکند سروپ شکشا سمیتی کے زیر اہتمام دیوالی میلے کا انعقاد جوش وخروش کے ساتھ کیا گیا۔ میلے کا افتتاح بلند شہر پریس میڈیا کلب کے سرپرست آصف خان، صدر موہت گومت، سکریٹری پونیت شرما اور روہت گوئل نے مشترکہ طور پر فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر مختلف تعلیمی اداروں کے طلبہ وطالبات نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں، فنکارانہ ہنر اور کاروباری صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا۔ پروگرام میں مکند سروپ شکشا سمیتی کے سرپرست نتن بھٹناگر، جے۔ ایس۔ کالج کی سکریٹری رچنا بھٹناگر، سابق طلبہ یونین کے صدر اعجاز الدین، کالج کے پرنسپل پروفیسر دیبھوجین، ایم۔ ایس۔ انٹر کالج کے پرنسپل رام موہن وششٹھ، سوامی دیال گرلز انٹر کالج کی پرنسپل ڈاکٹر دیپتی بھدوریا اور ویریندر سروپ بھٹناگر ماڈرن اکیڈمی کی پرنسپل نیلم دویدی بطور مہمان خصوصی موجود رہے۔ اس کے علاوہ مکند سروپ شکشا سمیتی کے تحت چلنے والے تمام تعلیمی اداروں کے اساتذہ، طلبہ وطالبات اور ان کے سرپرستوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ میلے میں طلبہ کے ذریعے مختلف اقسام کے کھانے پینے، آرٹ، کرافٹ اور خریداری کے خوبصورت اسٹال لگائے گئے تھے۔ پورے کالج کیمپس کو دیوالی کی روایتی سجاوٹ اور رنگ برنگی آرائش سے سجایا گیا تھا۔ اس موقع پر رنگولی اور بہترین اسٹال کے مقابلوں کا انعقاد جونیئر اور سینئر دونوں زمروں میں کیا گیا، جن میں مختلف تعلیمی اداروں کے طلبہ نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ بہترین اسٹال مقابلے کے جونیئر زمرے میں ایم۔ ایس۔ انٹر کالج کے طلبہ نے پہلی پوزیشن حاصل کی، جبکہ ویریندر سروپ بھٹناگر ماڈرن اکیڈمی کی طالبات نے دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ سینئر زمرے میں سوامی دیال بھٹناگر گرلز کالج کی طالبات پہلی، جے۔ ایس۔ ڈگری کالج کے بی ایڈ شعبے کی طالبات دوسری اور سوامی دیال گرلز انٹر کالج کی طالبات تیسری پوزیشن پر رہیں۔ رنگولی مقابلے کے جونیئر زمرے میں ویریندر سروپ بھٹناگر ماڈرن اکیڈمی کے طلبہ نے پہلی اور تیسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ ایم۔ ایس۔ انٹر کالج کی طالبات دوسری پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب رہیں۔ سینئر زمرے میں جے۔ ایس۔ ڈگری کالج کی ایم اے کی طالبات نے پہلی اور تیسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ سوامی دیال بھٹناگر گرلز کالج کی طالبات نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ مقابلوں میں طلبہ وطالبات نے اپنی تخلیقی سوچ، فنکارانہ دلچسپی، ٹیم ورک اور صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا۔ فیصلہ ساز کمیٹی میں ڈاکٹر شویتا شرما، ندھی سارسوت، رینو شرما، چنچل شرما، کملیش، مونیکا شرما اور عشرت شامل رہیں، جنہوں نے غیر جانبداری کے ساتھ شرکاء کی صلاحیتوں کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر مکند سروپ شکشا سمیتی کے سرپرست نتن بھٹناگر نے اپنے خطاب میں کہا کہ کالج اور اسکولوں میں اس طرح کے تخلیقی اور غیر نصابی پروگرام طلبہ میں زندگی گزارنے کا ہنر پیدا کرتے ہیں۔ ایسے پروگرام بچوں کو صرف کتابی علم تک محدود نہیں رکھتے بلکہ ان میں خود اعتمادی، خود انحصاری، قائدانہ صلاحیت، باہمی تعاون اور عملی زندگی کے ہنر کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے تمام شرکاء اور منتظمین کی کوششوں کی ستائش کی۔ پریس میڈیا کلب کے صدر موہت گومت نے کہا کہ طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے اس طرح کے پروگرام انتہائی اہم ہیں۔ ایسے میلے بچوں کو اپنی فنکارانہ صلاحیتوں، ہنر اور تخلیقی سوچ کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو پہچاننے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کی جوش وخروش کے ساتھ شرکت اور مختلف تعلیمی اداروں کے درمیان باہمی تال میل کو قابل ستائش قرار دیتے ہوئے کالج اور شکشا سمیتی کو کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ پریس میڈیا کلب کے سکریٹری پونیت شرما اور روہت گوئل نے بھی پروگرام کی ستائش کرتے ہوئے طلبہ کی صلاحیتوں اور اساتذہ کی اجتماعی کوششوں کو سراہا۔ اس موقع پر آصف خان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے پروگرام طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے ساتھ ان میں سماجی شرکت، باہمی تعاون اور خود اعتمادی کے جذبے کو مضبوط بناتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کی سرگرم شرکت اور منتظمین کی کوششوں کی تعریف کی۔

رفیع احمد قدوائی ضلع اسپتال میں مریضوں کے درمیان پھل تقسیم

آل انڈیا پیام انسانیت فورم کی بارہ بنکی یونٹ نے تقریباً سو مریضوں میں پھل تقسیم کیے



بارہ بنکی، 6نومبر (پریس ریلیز): آل انڈیا پیام انسانیت فورم کی بارہ بنکی یونٹ کی جانب سے جمعہ کے روز رفیع احمد قدوائی ضلع اسپتال میں مریضوں کے درمیان پھل تقسیم کیے گئے۔ بارہ بنکی یونٹ کے صدر مولانا عاصم ندوی کی قیادت میں تنظیم کے اراکین نے اسپتال میں زیرِ علاج تقریباً 100 مریضوں میں پھل تقسیم کرکے ان کی عیادت کی اور انسانی خدمت کا پیغام دیا۔ اس موقع پر اسپتال کے چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (سی ایم ایس) ڈاکٹر جے پرکاش موریہ بھی موجود رہے۔ انہوں نے تنظیم کی اس کوشش کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ مریضوں کی خدمت اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے اس طرح کے اقدامات قابلِ تحسین ہیں۔ انہوں نے آل انڈیا پیام انسانیت فورم کی جانب سے گزشتہ کئی برسوں سے مسلسل انجام دیے جانے والے فلاحی اور انسانی خدمت کے کاموں کو سراہا اور تنظیم کے ارکان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر رہبری ادم، عمران احمد، جلیل احمد، وارث، خالد خان سمیت بارہ بنکی یونٹ کے متعدد اراکین موجود رہے۔ تنظیم کے ذمہ داران نے کہا کہ انسانی خدمت کے جذبے کے تحت اس طرح کے فلاحی پروگرام آئندہ بھی جاری رکھے جائیں گے۔

امریکہ میں اے ایم یو کی بیٹی نے کامیابی کا پرچم بلند کردیا

صبا حیدر کی تاریخی جیت پر حیدر علی خان اسد کا پر تپاک استقبال اور اعزاز



علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): امریکہ کی ریاست الینوائے میں اسٹیٹ ریپریزنٹیٹو کے انتخاب میں ڈسٹرکٹ 84 سے 71.8 فیصد ووٹ حاصل کرکے شاندار کامیابی درج کرنے والی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی سابق طالبہ صبا حیدر کی تاریخی کامیابی پر خوشی کا ماحول ہے۔ اس موقع پر اے ایم یو طلبہ یونین کے سابق نائب صدر اور صبا حیدر کے رشتہ دار حیدر علی خان اسد کا ان کی رہائش گاہ پر ڈسٹرکٹ اولمپک ایسوسی ایشن کے سکریٹری مظہر القمر نے استقبال کیا اور انہیں دلی مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے صبا حیدر کو بھی مبارکباد دی گئی۔ اس موقع پر حیدر علی خان اسد نے جذباتی انداز میں کہا کہ صبا حیدر کی کامیابی صرف خاندان کی کامیابی نہیں بلکہ اے ایم یو کی تعلیم، تہذیب اور ہندوستانی تعلیمی ورثے کی بین الاقوامی شناخت ہے۔ اے ایم یو نے ہمیشہ ایسے باصلاحیت طلبہ وطالبات تیار کیے ہیں جنہوں نے دنیا کے مختلف حصوں میں اپنی محنت اور قابلیت کے ذریعے ملک کا نام روشن کیا ہے۔ صبا کی کامیابی اس کی زندہ مثال ہے۔ اسد خان نے کہا کہ امریکہ کی سرزمین پر ہندوستانی نژاد بیٹی کی یہ شاندار کامیابی پوری دنیا میں ہندوستان کی صلاحیت اور جمہوری اقدار کا پرچم بلند کرتی ہے۔ آج عالمی سطح پر ہندوستان کا ترنگا مزید سربلند ہوا ہے، جس سے ہر ہندوستانی کا سر فخر سے بلند ہوا ہے۔ یہ کامیابی آنے والی نسلوں کی بیٹیوں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔ موقع پر مظہر القمر، بوبی وصی، ممتاز الاسلام شیروانی، محمد اقبال، شعیب پہلوان، فرحان شیروانی اور جاوید انصاری نے مشترکہ بیان میں کہا کہ ہم امریکہ تو نہیں جاسکتے، لیکن اپنے اسد بھائی کی رہائش گاہ پر پہنچ کر ان کا استقبال اور اعزاز افزائی کرتے ہوئے ایسا محسوس ہورہا ہے، گویا ہم نے خود صبا حیدر کا اعزاز کیا ہو۔ صبا کی یہ کامیابی اے ایم یو، علی گڑھ اور پورے ہندوستان کے لیے باعثِ فخر ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ اپنی نئی ذمہ داری کو پوری لگن، دیانت داری اور عوامی خدمت کے جذبے کے ساتھ انجام دیتے ہوئے ہندوستان کا نام مزید روشن کریں گی۔ قابلِ ذکر ہے کہ صبا حیدر نے اے ایم یو کے شعبۂ علم الحیوانات (وائلڈ لائف سائنس) سے ایم ایس سی کی تعلیم حاصل کی اور طلائی تمغہ بھی حاصل کیا تھا۔ انہوں نے امریکہ کی ریاست الینوائے کے ڈسٹرکٹ 84 سے انتخاب میں 71.8 فیصد ووٹ حاصل کرکے ریپبلکن امیدوار برائن اسکوبا کو شکست دی۔ سال 2024ء میں وہ ڈوپیج کاؤنٹی بورڈ کا انتخاب بھی جیت چکی ہیں۔ یہ ان کی تیسری انتخابی کامیابی ہے۔ مظہر القمر، بوبی وصی، ممتاز الاسلام شیروانی، فرحان شیروانی اور محمد اقبال نے رہائش گاہ پر پہنچ کر حیدر علی خان اسد کو مبارکباد پیش کی، جبکہ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے صبا حیدر کو بھی مبارکباد دی۔

سرو ودئے گیان پبلک اسکول دیوبند میں والدین اور اساتذہ کی میٹنگ کا انعقاد

دیوبند، 6/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) سرو ودئے گیان پبلک اسکول دیوبند میں والدین اور اساتذہ کی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اسکول کیمپس میں منعقدہ اس میٹنگ میں طلبہ کی مجموعی ترقی، موبائل فون اور سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے برے اثرات کو روکنے اور طلبہ کے مسائل کو حل کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ والدین نے اپنے بچوں کی تعلیمی اور اخلاقی نشوونما کے حوالے سے تجاویز پیش کیں۔ زیادہ تر نے تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں میں اچھی اقدار پیدا کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا۔ پرنسپل روپیش سینی نے کہا کہ آج کی تیز رفتار زندگی میں والدین اپنے بچوں کے لیے مناسب وقت نہیں دے پا رہے ہیں، جس کی وجہ سے طلبہ اپنے مسائل کو کھل کر بتانے سے قاصر ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ اخلاقی اقدار کھو رہے ہیں اور سوشل میڈیا کی زد میں آرہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بچوں کا بہتر مستقبل بنانے کے لیے اسکول انتظامیہ، اساتذہ اور والدین کو مل کر اپنی ذمہ داریوں کو بانٹنا چاہیے۔ اس موقع پر پیرنٹ ٹیچر ایسوسی ایشن کے صدر ہری سنگھ سینی نے انجمن کے نومنتخب اراکین کو عہدہ اور رازداری کا حلف دلایا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سشیل کمار، سچن تیاگی، منوج تیاگی، دیپک پرمار، راجکمار سینی، انیتا سینی، شیو کمار سینی، وندنا دھروا اور سنیتا چودھری وغیرہ موجود تھے۔

مٹی برتن کے کاروبار سے گھر کا خرچ نکلنا بھی مشکل



دیوبند، 6/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) قدیم فنون اور کاریگریوں سے جڑے ہوئے دیگر روزگار ہی کی طرح شہر کے کمہار بھی بہت ساری پریشانیوں کا شکار ہیں، ان کی اس بدحالی کے لئے جہاں وقت اور حالات کی تبدیلی سمیت مٹی کے برتنوں کے استعمال کے سلسلہ کا خاتمہ ذمہ دار ہیں، وہیں کمہاروں کا کہنا ہے کہ ریاستی حکومت ان کے حالات میں بہتری کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہی ہے، دیوبند میں مٹی کے برتن بنانے کا کام کررہے 82 سالہ عطر سنگھ نے بتایا کہ ہم میٹھی اشیاء کے لئے چھوٹے چھوٹے برتن، پانی رکھنے کے لئے گھڑے، دیوالی تہوار پر دیئے، بچوں کے لئے گلق، چائے کے لئے کلہڑ اور لسی کے لئے گلاس سمیت کھانے پینے میں استعمال ہونے والے دیگر برتن بھی تیار کرتے ہیں لیکن ان کی قیمت چند روپے ہوتی ہے، اپنی روزی روٹی کے لئے۔

دیوبند کے بازار ناجائز قبضوں کی وجہ سے تنگ گلیوں میں تبدیل



دیوبند، 6/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) تاریخی شہر دیوبند کے بازار ناجائز قبضوں کی وجہ سے تنگ گلیوں کی شکل اختیار کرچکے ہیں، یہاں کے بازاروں میں پیدل چلنا تک دشوار ہو چکا ہے۔ جس سے لوگوں کو دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، سب سے زیادہ پریشانی ایم بی ڈی چوک سے ریلوے روڈ تک جانے والے مریضوں اور اسکول جانے والے طلبہ وطالبات کو اٹھانی پڑ رہی ہے، تاجران نے اپنی دوکانوں کے آگے سرکاری زمین پر ناجائز قبضہ کرکے اسے اپنے استعمال میں کررکھا ہے اس کے بعد موٹر سائیکلیں کھڑی ہوجاتی ہیں جو کہ چوڑی سڑک کو بھی تنگ گلی میں تبدیل کردیتی ہیں، شہر کے ریلوے روڈ، دارالعلوم چوک، مسجد رشید، ایم بی ڈی چوک، اناج منڈی، سبزی منڈی، بس اسٹینڈ، بینا بازار، منگلور روڈ، ریتی چوک اور مترسین چوک سمیت پورا شہر ناجائز قبضوں کی زد میں ہیں باقی رہی سہی کمی ای رکشاؤں نے پوری کر دی ہے، مین بازار میں پیدل گزرنا بھی دشوار کن مرحلہ ہے، شاستری چوک اور سانپلہ روڈ تراہے پر بھی ناجائز قبضہ کرنے والوں کا بول بالا ہے، فلائی اوور کے نیچے اور جی ٹی روڈ پر بھی لوگوں نے ناجائز قبضہ کرکے وہاں سے گزرنے والی گاڑیوں کو مشکل میں ڈالا ہوا ہے، بازاروں میں دوکانداروں نے کئی کئی فٹ سڑک پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، عام بازاروں اور سڑکوں کے دونوں کنارے ریڑھیوں اور موٹر سائیکل وغیرہ کے کھڑی رہنے سے بازار میں دن بھر جام کی صورت بنی رہتی ہے، ریلوے اسٹیشن سمیت شہر کے زیادہ تر بینکوں کے باہر بائک ودیگر گاڑیاں کھڑی ہونے سے بھی راستے تنگ ہوگئے ہیں جس سے لوگوں کو آنے جانے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ شہر کے بازاروں میں ٹریفک نظام نہ ہونے سے ہر وقت جام کی کیفیت رہتی ہے، فور وہیلر کے دن میں شہر کے بازاروں میں آنے پر پابندی نہیں ہے جس وجہ سے دن میں فور وہیلر کی آمد ورفت بازاروں میں رہتی ہے اور یہی وجہ جام کی بنتی ہے۔ عوام کا کہنا ہے کہ دن میں مین بازاروں میں فور وہیلر کا داخلہ ممنوع ہونا چاہئے، دوسری جام کی خاص وجہ ای رکشا بھی ہیں، شہر میں ان دنوں ای رکشاؤں کی بھر مار ہے، بازراوں میں بھی ای رکشاؤں کی وجہ سے جام لگنا عام بات ہے۔ ای رکشا پولر اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے کبھی کبھی ضد پر آجاتے ہیں اور بیچ بازار میں اپنی جگہ سے ہٹنے کو تیار نہیں ہوتے اسی دوران مار پیٹ تک کی نوبت آجاتی ہے، عوام نے اس سلسلہ میں بھی مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ای رکشاؤں کا روٹ تیار ہونا چاہئے اور ان کو شہر کے باہری علاقوں سے ان کی آمد ورفت کو متعین کیا جائے۔ اس سلسلہ میں دیوبند ایس ڈی ایم وجے سنگھ کا کہنا ہے کہ بہت جلد مہم چلا کر شہر کو ناجائز قبضوں سے آزاد کرایا جائے گا۔

’شدھ ہی شبھ ہے‘ مہم کے تحت 86 فوڈ اداروں کے لائسنس بحال

3035 معائنے 112 لائسنس معطل 1.41 کروڑ روپے کی غیر معیاری اشیاء ضبط



لکھنؤ: 6 نومبر۔ ریاست میں خوراک کے معیار، پاکیزگی اور محفوظ دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ایس ڈی اے) ڈپارٹمنٹ کی جانب سے چلائی جاری شدھ ہی شبھ ہے مہم کے مثبت نتائج برآمد ہونے لگے ہیں۔ جہاں فوڈ سیفٹی کے معیارات کی سنگین خلاف ورزی کرنے والے اداروں کے خلاف کارروائی کی گئی، وہیں ان کاروباری اداروں کو بھی موقع دیا گیا جنہوں نے خامیوں کو دور کیا، انہیں ضابطوں کا پابند بنانے کے لیے مشاورت شروع کرنے کا موقع دیا گیا۔ جن 112 فوڈ اداروں کے لائسنس معطل کیے گئے تھے، ان میں سے 86 لائسنس کوتاہیوں کو دور کرنے اور نگہداشت کے ذریعے بہتری کی تصدیق کے بعد بحال کر دیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محکمے کا ارادہ صرف تعزیری کارروائی تک محدود نہیں ہے بلکہ کھانے پینے کے کاروباروں کو معتبر معیارات کے مطابق چلانے کی ترغیب دینا بھی ہے۔ 17 ستمبر کو شروع ہونے والی اس مہم کے تحت 5 نومبر تک، ریاست بھر میں کل 3035 معائنہ کیا گیا۔ 112 فوڈ اداروں کے لائسنس معطل کیے گئے جبکہ 1752 کو درست کرنے کے لیے نوٹس جاری کیے گئے۔ نگہانہ ہدایات کی تعمیل میں ضروری بہتری لانے والے 86 اداروں کے لائسنس معطل کر دیے گئے، اور انہیں دوبارہ کاروبار شروع کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس طرح مہم مکمل کے ساتھ ساتھ بہتری اور تعمیل کو بھی یکساں اہمیت دیتی ہے۔ کاروبار بہتر کام کے طریقوں، معیارات کی تعمیل پر زور دیتے ہیں۔ یہ مہم کے دوران، فوڈ بزنسز کو ہدایت دی گئی کہ ویمپائر چیگرگ، اسٹوریج اور فروخت کے پورے عمل میں فوڈ سیفٹی کے مقررہ معیارات پر عمل کریں۔ اداروں میں صفائی ستھرائی، خوراک کی محفوظ ذخیرہ اندوزی، عام مال کے معیار، پیداواری عمل میں حفظان صحت، اور خوراک کے اجزا اور اضافی اشیاء کو مقررہ مقدار میں استعمال کرنے پر خصوصی زور دیا گیا۔

کاروباروں کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ اپنے طرز عمل میں خامیوں کی نشاندہی کریں اور انہیں دور کریں تاکہ صارفین کو خوراک کی محفوظ ترسیل یقینی بنایا جا سکے۔ مثال کے طور پر لکھنؤ میں، پرکاش والا، چاپمان، موتی محل ڈیلیکس، کلب جلوا، اور رسیل فوڈس جیسے اداروں نے ضروری اصلاحات کیں اور دوبارہ کام شروع کرنے کی اجازت حاصل کی۔ محکمہ کی طرف سے اس اقدام کا مقصد خوراک کے کاروبار کو ضوابط کے مطابق منظم کرنا اور ایک کام کا ڈھانچہ تیار کرنا ہے جس میں معیار اور حفظان صحت کاروباری طریقوں کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ 86 ادارے جن کے لائسنس بحال کیے گئے تھے وہ اس بات کی ایک مثال ہیں کہ کس طرح کاروباروں نے بہتری کی طرف قدم اٹھایا اور نگہانہ کارروائی کے بعد مقررہ معیارات کی تعمیل کو یقینی بنایا۔ ہم کا مقصد جبر نہیں بلکہ اصلاح اور تعاون ہے۔ فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی سکریٹری اور کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب کے مطابق شدھ ہی شبھ ہے مہم کا مقصد کسی فوڈ بزنس مالک کو ہراساں کرنا یا ان کے کاروبار کو زبردستی بند کرنا نہیں ہے۔ محکمہ چاہتا ہے کہ ریاست میں کھانے کے کاروبار سے وابستہ ہر فرد فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ کے دفعات اور مقررہ معیارات کی تعمیل کرے۔ انہوں نے کہا کہ خامیوں کو دور کرنے کے بعد 86 اداروں کے لائسنس کی بحالی مہم کا مثبت نتیجہ ہے۔ ان اداروں نے اپنے طرز عمل میں ضروری اصلاحات کیں اور نگہانہ جانچ اور تصدیق کے بعد انہیں معیارات کے مطابق پایا جانے کے بعد کاروبار کو دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے واضح کیا کہ محکمہ بہتری کا موقع فراہم کرنے کے حق میں ہے تاہم کھانے پینے کی اشیاء میں جان بوجھ کر ملاوٹ کرنے، ممنوعہ کیمیکل استعمال کرنے اور عوام کی صحت سے کھیلنے کرنے والوں کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ مہم کے دوران ایسے سنگین معاملات میں تین ایف آئی آر درج کی گئیں۔ اس کے علاوہ، تقریباً 60.55 کوئنٹل کھانے پینے کی اشیاء خلاف ورزیوں اور غیر معیاری کھانے کی اشیاء کو ضبط کیا گیا، جس کی تخمینہ قیمت 1.41 کروڑ روپے ہے۔ مہم کے تحت فوڈ بزنس کے تمام بڑے شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مہم کے دائرہ کار کو وسیع کر دیا گیا ہے تاکہ صارفین کی روزمرہ زندگی اور فوڈ سپلائی چین میں شامل تقریباً تمام اہم شعبوں کو شامل کیا جا سکے۔ ان میں فاسٹ فوڈ چین، ریستوران، فوڈ کورٹس، ہیلتھ کیٹرنگ اور کارپوریٹ کینٹین، ہیلتھ کیئر سینٹرز اور اسپتال، ہوٹل اور ریزورٹ، ریلوے اور ایئر لائن کیٹرنگ یونٹس، فلائٹ کچن، بیس کچن، گودام، اور سرکاری اسپتالوں اور میڈیکل کالجوں میں کینٹین اور کھانے کے ادارے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دودھ اور دودھ کی مصنوعات، پنیر، مکھن، مٹھائیاں، پھل اور دیگر موسمی کھانوں کی تیاری اور فروخت کے اداروں کو بھی مہم میں شامل کیا گیا ہے۔ آن لائن فوڈ سپلائی سے وابستہ ڈارک اسٹورز، گوداموں اور تھوک مراکز کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے۔ دیوالی جیسے تہواروں سے پیش نظر ضلعائی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں، جو مٹھائی کی دکانوں، ریستوران، ہوٹلوں اور کھانے پینے کی اشیاء بنانے والے یونٹس پر خصوصی توجہ دے رہی ہیں۔ ان ٹیموں نے اب تک 1752 یونٹس کا معائنہ کیا ہے، جن میں سے 1,666 یونٹس کو مکمل طور پر تعمیل کرنے والا پایا گیا۔ ان یونٹس کو ایک سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے، جو ان کے کاروبار کی جگہ پر نمایاں طور پر آویزاں کیا جانا ہے۔ ان یونٹس کو ایک ’ہیپی لیٹر‘ بھی دیا گیا ہے، جو ان کے کاروبار کی اچھی ساکھ کی علامت ہے۔ ان یونٹس کو ایک ’ہیپی لیٹر‘ بھی دیا گیا ہے، جو ان کے کاروبار کی اچھی ساکھ کی علامت ہے۔ ان یونٹس کو ایک ’ہیپی لیٹر‘ بھی دیا گیا ہے، جو ان کے کاروبار کی اچھی ساکھ کی علامت ہے۔

ڈاکٹر عمار رضوی نے کی راج ناتھ سنگھ سے ملاقات

پیش کی دیوالی مبارک باد، محمود آباد روڈ برج کی منظوری اور اگنی ویروں کی مستقل ملازمت پر گفتگو



لکھنؤ۔ 6 نومبر۔ وفاقی وزیر راج ناتھ سنگھ سے ان کی دہلی واقع رہائش گاہ 17 اکبر روڈ پر ملاقات کی اور انہیں دیوالی کی مبارک باد و نیک خواہشات پیش کیں۔ اس موقع پر ہندوستان کو خود کفیل بنانے کی سمت میں کیے گئے اقدامات پر بھی مبارک بادی دی اور یوپی سمیت اتر پردیش کی ترقی سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ان کی درخواست پر معزز تین گذ گری نے 110 کروڑ روپے کی لاگت سے لکھنؤ سے محمود آباد روڈ پر تعمیر ہونے والے ریلوے اور برج کو منظوری دی ہے۔ اس کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کے لیے آنے کی درخواست کی گئی۔ اس کے علاوہ اگنی ویروں کو ہندوستانی فوج میں مستقل ملازمت دینے کے اعلان کے سلسلے میں وزارت دفاع کی جانب سے اٹھائے گئے قدم کو انتہائی قابل ستائش قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم اور وفاقی وزیر کو دلی مبارک باد پیش کی۔

راشن کوٹے داروں کے کھاتوں میں 20.90 کروڑ روپے منتقل

کوٹے داروں کو ریاست کے اضافی ڈیوڈنڈ کے طور پر منتقل کیے گئے: منوج کمار پانڈے

لکھنؤ: 6 نومبر۔ اتر پردیش کے غذا و رسد کے وزیر منوج کمار پانڈے نے بتایا ہے کہ ریاست کے اضافی ڈیوڈنڈ کی ادائیگی کے لیے کوٹے داروں کے کھاتوں میں ادا کیا جا رہا ہے۔ فوڈ اینڈ سول سپلائیز کے وزیر نے کہا کہ ڈیوڈنڈ بڑی تصدیق میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ پہلی قسط ڈیوڈنڈ کی تصدیق، جو 26 اکتوبر کو 61 فیصد تھی، 6 نومبر 2026 تک بڑھ کر 9.99 فیصد ہو گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت، 10779 کوٹے داروں کی تصدیق ہو چکی ہے، اور صرف 15 کوٹے داروں کی تصدیق باقی ہے۔ اسی طرح سپلیمنٹری مارجن منی کے بجٹ سے اضافی ڈیوڈنڈ کا اعلان کیا تھا۔ نتیجتاً، 25 روپے فی کوئنٹل کا اضافی ڈیوڈنڈ 2182 راشن کوٹے داروں کے کھاتوں میں ادا کیا جا رہا ہے۔ فوڈ اینڈ سول سپلائیز کے وزیر نے کہا کہ ڈیوڈنڈ بڑی تصدیق میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ پہلی قسط ڈیوڈنڈ کی تصدیق، جو 26 اکتوبر کو 61 فیصد تھی، 6 نومبر 2026 تک بڑھ کر 9.99 فیصد ہو گئی ہے اور 6137 کوٹے داروں کی تصدیق ہو چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ PFMS کے ذریعے 70.9 کروڑ کے مختلف کھاتوں میں پیش کیے گئے۔ ان میں سے، 16.2 کروڑ روپے کے مل پاس ہونے کے بعد اسی دن متعلق دکانداروں کے کھاتوں میں فنڈز منتقل ہونا شروع ہوئے۔ مزید برآں، 6 کوٹے داروں کو موصول ہونے والے مشورے کے خلاف کل 20.11 کروڑ کے مل ٹریڈری میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

ادائیگیوں میں مشکلات کو دور کرنے کے لیے 4 نومبر 2026 کی ترسیم کے بعد، 2182 راشن کوٹے داروں کے کھاتوں میں 3.41 فیصد کمیشن کی ادائیگی کی گئی ہے۔ اس ہیڈ کے تحت کل ملوں کا 3.41 فیصد فنڈ اسٹیٹ کرتا ہے۔ مسٹر پانڈے نے بتایا کہ 5 نومبر کو موصولہ ادائیگی کے مشورے کے خلاف کل 70.9 کروڑ کے مل پاس ہوئے تھے۔ ان میں سے، 16.2 کروڑ روپے کے مل پاس ہونے کے بعد اسی دن متعلقہ دکانداروں کے کھاتوں میں فنڈز منتقل ہونا شروع ہوئے۔ مزید برآں، 6 کوٹے داروں کو موصول ہونے والے مشورے کے خلاف کل 20.11 کروڑ کے مل ٹریڈری میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

مولانا آزاد ہندستانی تہذیب وثقافت کے سچے علم بردار تھے: پروفیسر عمر کمال الدین

مانو لکھنؤ کیمپس میں مختلف انعامی مقابلوں کا انعقاد اور کتابوں کی نمائش کا اہتمام



لکھنؤ۔ 6 نومبر۔ مولانا ابو الکلام آزاد کی حیثیت صاحب علم و فضل شخصیت کی تھی۔ ہندستان کی تاریخ میں ایسا بالغ نظر، سماوات کا حامی اور ہندستانی تہذیب و ثقافت علم بردار پیدا نہیں ہوا۔ ان خیالات کا اظہار آج یہاں مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی کے لکھنؤ کیمپس کے ریجنگ ہال میں شعبہ تاریخ لکھنؤ یونی ورسٹی کے سابق صدر پروفیسر عمر کمال الدین نے مولانا آزاد کی کتابوں اور ان سے متعلق کتابوں کی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ ابتدا میں کیمپس کی انچارج نے خیر مقدم کرتے ہوئے کتابوں کی اس نمائش کو ایک خوش گوار علمی روایت سے تعبیر کیا۔ ڈاکٹر شامہ فیصل نے فاضل مقرر کا تعارف پیش کیا۔ پروفیسر عمر کمال الدین نے کہا کہ یہ بہت اچھا قدم ہے۔ نئے طلبہ کو مولانا آزاد کے پیغام اور آزاد شناسی کا یہ نہایت عمدہ طریقہ ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی کے لکھنؤ کیمپس میں یوم آزاد تقریبات کے موقع پر مختلف ادبی انعامی مقابلوں میں طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے کہا کہ انعامی مقابلے طلبہ کے حوصلوں کے لیے تحریک کا کام کرتے ہیں۔ اس موقع پر مضمون نویسی، نغمہ سرائی اور اکلاگنگ کے مقابلے میں طلبہ نے حصہ لیا۔ مضمون نویسی کے مقابلے میں محمد سلیمان (بی۔اے) حرم فاطمہ (ایم اے۔ انگریزی) اور محمد سمیع (بی اے) بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ نغمہ سرائی کے مقابلے میں محمد عارف اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس موقع پر کیمپس کی طالبہ مصباح افتخار نے داستان گوئی پیش کی، جسے بہت پسند کیا گیا۔ ان مقابلوں میں ڈاکٹر شاہد محمد، ڈاکٹر ریاض عشرت جبیدہ، ڈاکٹر نوشاد فاطمہ، ڈاکٹر ریاض احمد، ڈاکٹر اسامہ اور ڈاکٹر عدنان بسم اللہ نے جج کے فرائض انجام دیے۔ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے کام یاب ہونے والے طلبہ کو مبارک باد پیش کی۔

بی جے پی سماجوادی پارٹی کو بدنام کرنے کی سازش کر رہی ہے: اکھلیش یادو

2027 کا اسمبلی انتخاب جمہوریت اور آئین بچانے کی لڑائی ہے



لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی سماجوادی پارٹی کو بدنام کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ بی جے پی جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے کے لیے کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے۔ بی جے پی کے ساتھ کئی دیگر جماعتیں بھی سماجوادی پارٹی کے خلاف سازش میں مصروف ہیں۔ بھگوا لوگوں کو پیغام کہیں اور سے آتا ہے تو کچھ لاؤڈ اسپیکر ہوتے ہیں اور ہوتا ہے۔ بی جے پی کی پری پیڈ پارٹیوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ بی جے پی نے دس برسوں میں ریاست کے عوام کے لیے کوئی کام نہیں کیا، بلکہ سب کو دھوکہ دیا ہے۔ عوام بی جے پی کی بدانتظامی سے پریشان ہیں۔ جمعہ کو سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر لوک بھون میں مختلف اضلاع سے بڑی تعداد میں آئے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی نے اتر پردیش کو برباد کر دیا ہے۔ تعلیم، صحت اور نظم ونسق سمیت تمام شعبے تباہ ہو چکے ہیں۔ بی جے پی ریاست میں افراتفری پھیلا رہی ہے اور اس نے اقتدار کا غلط استعمال کیا ہے۔ اسمبلی انتخابات میں عوام جواب دیں گے۔ بی جے پی ریاست کے دیہی علاقوں میں ہر طرح کی برائیاں پھیلا رہی ہے۔ ریاست کا ہر شہری تباہ کن پالیسیوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ کسانوں، نوجوانوں، تاجروں اور طلبہ سب کا مستقبل تاریک ہے۔ انتخابات میں بی جے پی کو شکست دے کر بربادی اور اندھیرے کو ختم کرنا ہے اور بی جے پی کو اقتدار سے باہر کرنا ہے۔ بی جے پی اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنے کے لیے سماجوادی پارٹی کی قیادت اور پی ڈی اے پر بے بنیاد الزامات لگا رہی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں کو ہر طرح کے مقدمات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ سب کے ساتھ انصاف اور شانہ بشانہ کھڑا ہونا چاہیے۔ سب کے ساتھ انصاف کیسے ہوگا، اس پر بھی غور کرنا چاہیے۔ پی ڈی اے کی اصطلاح کیسے وجود میں آئی، اس کی تاریخ بھی سمجھنا چاہیے۔ کارکن اور رہنما پارٹی کی پالیسیوں اور پروگراموں کو لے کر عوام کے درمیان رہیں اور ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے پاس جھوٹ بولنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچا ہے۔ جو دوسروں کے لیے گڑھا کھودتا ہے، ایک دن خود اسی گڑھے میں گرتا ہے۔ بی جے پی دوست چودری، چندہ چودری اور چرھادا چودری کے معاملے میں بے نقاب ہو چکی ہے۔ بی جے پی نے جمہوریت کے خلاف سازش کی ہے۔ بی جے پی کے اشارے پر انتخاب کمیشن بلدیاتی اداروں اور پنچایتوں کے دوٹوں کا دوبارہ سے ملان کرا رہا ہے۔ انتخاب کمیشن کو اپنی غیر جانب داری ثابت کرنی چاہیے۔ بی جے پی کے ساتھ دوست چودری میں شامل ہو کر انتخاب کمیشن نے مجھے گناہ گار کیا ہے۔ اسے اپنی ساکھ پر پھر اثاثہ نہ کرنا چاہیے۔ بی جے پی چاہے جتنی بھی سازش کر لے۔ اس کی شکست یقینی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کے ایجنڈا نہیں چلنے دی جائے گی۔ پریورتن یاترا پر بی ڈی اے کے محافظ مستعد رہیں گے۔ اتر پردیش میں جمہوریت اور آئین کو بچانے گا۔ جو لوگ اتر پردیش کے راستے اقتدار میں آئے ہیں، وہ اسی راستے سے اقتدار سے باہر بھی جائیں گے۔ جمہوریت کا راستہ عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے ہے۔ جمہوریت بھی ختم نہیں ہو سکتی۔ اکھلیش یادو نے پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں سے کہا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات انتہائی اہم ہیں۔ یہ انتخاب جمہوریت اور آئین کو بچانے کی لڑائی ہے۔ اسمبلی انتخابات میں اسی شخص کو امیدوار بننے کا دعویٰ کرنا چاہیے جو جیتنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ سماجوادی پارٹی کا مقصد حکومت بنا کر ریاست کے بگڑے ہوئے نظام کو درست کرنا ہے۔ اتر پردیش کو ایک بار پھر ترقی اور روزگار کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ اس موقع پر اکھلیش یادو نے کہا کہ دیوالی کی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ سب کو اچھائی سیکھنی چاہیے، ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے اور کسی کی توہین نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اندھیرے کو اندھیرا اور برائی کو برائی ضرور کہنا چاہیے۔ اندھیرے اور برائی کے خاتمے کے لیے تبدیلی ضروری ہے۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے مغربی بنگال میں ایس آئی آر کے بعد مرکزی فورس تعینات کر کے اسمبلی انتخابات میں دھاندلی کی۔ بی جے پی دراندازوں کا جھوٹا مسئلہ اٹھاتی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ اتر پردیش میں وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ایس آئی آر میں 27.1 کروڑ ہندوؤں کے ووٹ کٹ گئے ہیں۔ اس حساب سے ہر اسمبلی حلقے میں 31 ہزار ووٹ کٹے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کو ووٹ کٹنے کا پتا کہاں سے لگا؟ اس اعداد وشمار سے ثابت ہوتا ہے کہ انتخاب کمیشن وزیر اعلیٰ دفتر کے ساتھ معلومات شیئر کرتا ہے۔ اکھلیش یادو نے پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں سے کہا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں 27 ہزار ووٹ بڑھائیں۔

معاشرتی فلاح کے ادارے اور ہماری ذمہ داری کی موضوع پر فکری نشست

زکوٰۃ کے اجتماعی نظام، تعلیمی ترقی اور بلاسودی مالی تعاون پر گفتگو



لکھنؤ، ۶ نومبر (پریس ریلیز) دعوۃ شرعی فلاح وبہبود اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے اجتماعی ذمہ داریوں کو اجاگر کرنے کے مقصد سے ”معاشرتی فلاح کے ادارے اور ہماری ذمہ داری“ کے عنوان سے ایک فکری نشست کا انعقاد معروف خان کی میزبانی میں ان کی رہائش گاہ آسرے کے دلا، اشرف آباد لکھنؤ میں کیا گیا، جس میں ساٹھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ نشست میں زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن اور الخیر آپریٹو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ کے ذمہ داران نے اپنے اداروں کی خدمات اور سرگرمیوں کا تعارف پیش کرتے ہوئے زکوٰۃ کے اجتماعی نظام، تعلیم، صحت، ہنرمندی اور چھوٹے کاروباروں کے فروغ پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد سکندر علی اصلاحی نے معاشرے کے موجودہ حالات اور سماجی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے افراد معاشرہ کی اصلاح کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ منظم نظام کے ذریعے مستحقین تک صحیح شناخت اور ان تک امداد کی مؤثر ترسیل ممکن ہے۔ زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن کے ٹرسٹی نیز اقبال خان نے ادارے کی سرگرمیوں کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ چار برسوں سے فاؤنڈیشن صحت، تعلیم، ہنرمندی کی ترقی اور خودروزگار کے شعبوں میں کام کر رہی ہے۔ ادارہ بنیادی حالات میں بھی ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے، جس کی مثال وبا کے دنوں میں آٹھ زندگی اور فیض الدین کے سیلاب کے دوران انجام دی گئی امدادی سرگرمیاں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ادارے کے تحت چیریٹیبل ہاسپٹل کے علاوہ بی پی ایل کے کورس جاری ہیں اور طلبہ کے لیے ہاسٹل کی سہولت بھی موجود ہے۔ تعلیمی میدان میں طلبہ نے گورنمنٹ کالجوں میں داخلے اور نیٹ امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے ان پیش رفت کو اجتماعی محنت اور منظم منصوبہ بندی کا نتیجہ قرار دیا۔ الخیر کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ کے ذمہ دار ڈاکٹر خالد نے ادارے کی خدمات سے واقف کراتے ہوئے بتایا کہ سہولتی چھوٹے اور عام کاروباری افراد کو بلاسودی قرض فراہم کرتی ہے، تاکہ وہ اپنے کاروبار کو ترقی دے سکیں۔ ادارہ مائیکرو فنانس کے شعبے میں بھی سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے شرکاء کو اس سہولت سے استفادہ کرنے کی ترغیب دی۔ اسلامک اسکالر مولانا ذکی الدین عظیم ندوی نے اپنے تکلیدی خطاب میں کہا کہ مال و دولت انسانی زندگی کی اہم ترین اور بنیادی ضرورتوں میں سے ہے لیکن یہ بذات خود نہ ہی مطلوب و مقصود ہے اور نہ اس کی فراوانی بہتر اور افضل ہونے کی دلیل ہے بلکہ اس کے تئیں اللہ اور رسول کی طرف سے فراہو معاشرہ کو اپنی ذمہ داریوں کے تئیں متوجہ کیا۔ ڈاکٹر محمد مشتر نے زکوٰۃ کے اجتماعی نظام کی اہمیت و افادیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ منظم نظام کے ذریعے مستحقین کی صحیح شناخت اور ان تک بلا دقت مؤثر ترسیل ممکن ہے۔ زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن کے ٹرسٹی نیز اقبال خان نے ادارے کی سرگرمیوں کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ چار برسوں سے فاؤنڈیشن صحت، تعلیم، ہنرمندی کی ترقی اور خودروزگار کے شعبوں میں کام کر رہی ہے۔ ادارہ بنیادی حالات میں بھی ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے، جس کی مثال وبا کے دنوں میں آٹھ زندگی اور فیض الدین کے سیلاب کے دوران انجام دی گئی امدادی سرگرمیاں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ادارے کے تحت چیریٹیبل ہاسپٹل کے علاوہ بی پی ایل کے کورس جاری ہیں اور طلبہ کے لیے ہاسٹل کی سہولت بھی موجود ہے۔ تعلیمی میدان میں طلبہ نے گورنمنٹ کالجوں میں داخلے اور نیٹ امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے ان پیش رفت کو اجتماعی محنت اور منظم منصوبہ بندی کا نتیجہ قرار دیا۔ الخیر کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ کے ذمہ دار ڈاکٹر خالد نے ادارے کی خدمات سے واقف کراتے ہوئے بتایا کہ سہولتی چھوٹے اور عام کاروباری افراد کو بلاسودی قرض فراہم کرتی ہے، تاکہ وہ اپنے کاروبار کو ترقی دے سکیں۔ ادارہ مائیکرو فنانس کے شعبے میں بھی سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے شرکاء کو اس سہولت سے استفادہ کرنے کی ترغیب دی۔ اسلامک اسکالر مولانا ذکی الدین عظیم ندوی نے اپنے تکلیدی خطاب میں کہا کہ مال و دولت انسانی زندگی کی اہم ترین اور بنیادی ضرورتوں میں سے ہے لیکن یہ بذات خود نہ ہی مطلوب و مقصود ہے اور نہ اس کی فراوانی بہتر اور افضل ہونے کی دلیل ہے بلکہ اس کے تئیں اللہ اور رسول کی طرف سے

مولانا مرزا محمد اطہر کی دسویں برسی پر تصویری نمائش کا انعقاد

ڈاکٹر دنیش شرما نے کیا افتتاح، مولانا اطہر کی خدمات اور اتحادِ انسانیت کو خراجِ عقیدت



لکھنؤ: 7 نومبر۔ آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے بانی صدر مولانا مرزا محمد اطہر کی دسویں برسی کے موقع پر جمعہ، 6 نومبر 2026 کو شیعہ ڈگری کالج کے مخالف کیمپس میں تصویری نمائش کا افتتاح کیا گیا۔ نمائش کا افتتاح اڈمان وکھوبار جزائر کے لیفٹیننٹ گورنر ڈاکٹر دنیش شرما نے کیا۔ ان وائس چانسلر شیعہ عالم دین مولانا اطہر کی مذہبی، سماجی اور عوامی زندگی سے وابستہ یادگار تصاویر پیش کی گئیں۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر دنیش شرما نے مولانا اطہر سے وابستہ اپنی یادیں تازہ کیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا اطہر ان چند ممتاز علمائے دین میں شامل تھے جنہیں تمام مذاہب اور طبقات کے لوگ عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ انسانیت، بھائی چارے اور باہمی اتحاد کا پیغام دیا۔ ڈاکٹر شرما نے کہا کہ کسی بھی مذہب میں شدت پسندی معاشرے کے مفاد میں نہیں ہے۔ لکھنؤ کے تہواروں سے وابستہ یادیں بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عید کے موقع پر مبارک باد دینے کا سلسلہ وہ ہمیشہ مولانا اطہر کے گھر سے شروع کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ لکھنؤ کے میئر کی حیثیت سے انہوں نے حسین آباد میں بڑا امام باڑہ اور چھوٹا امام باڑہ کے درمیان واقع سڑک کا نام تبدیل کر کے ”عزاداری روڈ“ رکھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ دونوں شیعہ سنی طبقات کے لوگوں کے عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا اطہر کی قرنزعہ اور آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ ان کے والد نے تیس سال سے زیادہ مسلسل 58 برس تک محاسن کی خطاب کیا اور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیتؑ کی تعلیمات کو عام لوگوں تک پہنچانے کا فریضہ انجام دیا۔ نمائش کے منتظمین ایس این لال اور اعظم حسین نے کہا کہ مولانا اطہر کی سادگی اور ان کے مؤثر انداز خطابت نے انہیں اس تصویری نمائش کے انعقاد کے لیے تحریک دی۔ مولانا ڈاکٹر اعجاز اطہر نے کہا کہ مولانا اطہر کی تقاریر نے دیا بھر میں لوگوں کو متاثر کیا اور انہیں دین کے حقیقی پیغام کو سمجھنے میں مدد فراہم کی۔ اس موقع پر مولانا زاہد احمد، مولانا صائم مہدی، مولانا مہدی رضوی، مولانا ڈاکٹر اعجاز زیدی، مولانا جعفر عباس اور مولانا انور حسین سمیت متعدد علمائے کرام اور معزز شخصیات موجود تھیں۔

ڈیاری میں سندھی ثقافت اور لوک گیت“ کے موضوع پر سیمینار اختتم

لکھنؤ: 6 نومبر۔ دیوالی کے موقع پر، اتر پردیش سندھی اکیڈمی نے آج لکھنؤ کے اندرا بھون میں ڈیاری میں سندھی گلوکار اور لوک گیت کے موضوع پر ایک خصوصی سیمینار کا انعقاد کیا، جس میں پرنسپل سکریٹری، زبان اور اکادمی کے گائیڈ مسٹر منیش چوہان نے شرکت کی۔ سیمینار میں سندھی معاشرے کے بھرپور ثقافتی ورثے، ڈیاری فیسٹیول کی منفرد روایات، لوک گیتوں کی اہمیت اور نئی نسل تک اپنی ثقافتی شناخت کو منتقل کرنے کی ضرورت پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ پروگرام میں مقررین شری پرکاش گوٹھوانی، ڈاکٹر کپل امرانی، محترمہ اندرا مانے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سندھی گلوکاروں مسز رتنا کر کھیمانی، سیتا رہانی، مسز کنیکا گرسانی نے سندھی لوک گیت گائے۔ شری پرکاش گوٹھوانی نے کہا ڈیاری صرف دیوالی کا جشن نہیں ہے بلکہ سندھی برادری کے عقیدے، ثقافت اور باہمی ہم آہنگی کی علامت ہے۔ یہ تہوار ہمیں اپنی جڑوں، روایات اور آباؤ اجداد سے جوڑتا ہے۔ سندھی خاندان اس موقع کو عبادت، روایتی رسومات، اجتماعات اور لوک گیتوں کے ذریعے مناتے ہیں۔ آج ہمیں اسے اپنے ثقافتی تہوار کے طور پر منانے کی ضرورت نہیں، بلکہ اسے اپنے ثقافتی تہوار میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ رودمزہ کی زندگی۔